

Mohammed Robin Hussaini Iftekhan.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وصل ہی وصل ہے پھر بھی میں بے چین ہوں
مبتا ہونے کی میں نے یہ سُزا پا تی ہے

کلامِ ریحان



محب اللہ شاہ افتخاری

عرف چھوٹے خان صاحب

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب :	کلام نجیبین
نام مصنف :	محمد اللہ شاہ افتخاری نجیبین
صفحات :	دو سو آٹھ (۲۰۸)
سال اشاعت اول :	۱۹۹۳ء
سال اشاعت ثانی :	۲۰۰۳ء ماہ جولائی
تعداد :	پانچ سو (۵۰۰)
ناشر :	محمد عبدالحکیم خاں افتخاری قادری
مطبع :	بھارت آرٹ پرنس، نور علی لین، کلکتہ
ہدیہ :	چالس روپیے (-۴۰)

ملنے کا پتہ

- (۱) محمد عبدالحکیم خاں افتخاری قادری - موضع: انگلش - پوسٹ: انگلش - ضلع سیوان، بہار
- (۲) محمد عبدالحکیم خاں افتخاری - گوری شنکر روڈ، جگ سلامی، جمشید پور، نانا
- (۳) محمد خورشید عالم افتخاری، ۱۲۶ - کیش چندر سین سڑیت، راجا بازار، کلکتہ - ۹

(الف)

،سَمِّ اللَّهُ مَا شَاءَ فِي الْحُمْرَةِ

ہرگز نمی رواں دل زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دار المعا (حافظ شیرازی)

یہ دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ محمد چھوٹے خاں صاحب عرف بچیں افتخاری رحمۃ اللہ علیہ جنکا اسم طریقت محبا اللہ شاہ ہے، کامجموعہ کلام "کلام بچیت"، کے نام سے آپکے خلیفہ محمد عبد الحکیم خاں صاحب جنکا اسم طریقی جیب اللہ شاہ افتخاری ہے، مرتب کر کے شائع کر لے ہیں۔ عبد الحکیم بھائی کا یہ بہت بی خوش کن اور احسان اقدام ہے جو کہ انہوں نے اپنے پیر و مرشد کے لئے اٹھایا ہے چونکہ محمد چھوٹے خاں صاحب کو اس وقت سے میں اچھی طرح جانتا ہوں جبکے میں نے ہوش سنبھالا ہوں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ انہوں نے مجھے اپنی گود میں کھلایا ہے۔ یوں تو ہمارے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کے لاکھوں مریدین و معتقدین تھے اور بھی جانشان مرشد تھے مگر ان تمام مریدین کی جھروٹ میں ہمارے چھوٹے خاں بھائی کا جو مقام متحادہ رہے منفرد اور افضل و اعلیٰ احتکا کیوں کی طرح کسی نے بھی رات دن اپنے شیخ کی اتنی خدمت انہیں نہیں دی جتنی کے انہوں نے کی وہ صرف ہفتہ میں بھٹکی کے دن اپنے مکھر پتھر تھے تھا باقی چھروڑ اپنے شیخ کی خدمت میں ملازمت کے اوقات کے بعد لگائی رہتے تھے اطاعت کا یہ عالم تھا کہ اگر مرشد نے کہدا کہ یہ رات ہے تو انہوں نے قرآن امانتاً صمد قنہ کہکر یقین کر لیا کہ یہ رات ہی ہے۔ اور دن کہا تو یقین کر لیا کہ یہ دن ہی ہو گا۔ اکثر وہ میسر ہمارے پیر و مرشد جب سفر کرتے تو چھوٹے خاں بھائی ان کے ہمسفر ہوا کرتے اور ان کو عنینہ و جوہات کی بنابر ہمارے پیر و مرشد چھوٹے خاں بھائی سے بہت محبت کرتے اور ان کو عنینہ سمجھتے ان کو اپنی برباد تعلیمات سے اور اسرار و فرائیت مقصود فرم سے بہرہ مند کرتے رہتے۔ اس امر کا اعتراف خود چھوٹے خاں بھائی نے اپنے ایک شعر میں یوں کہا ہے ۔۔۔ کجہاں کجا یہ رموز تصوف ۔۔۔ یہ مرشد کا اپنے کرم دیکھتے ہیں۔ محمد محمود الجی

(ب)

تصویر شیخ کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کلکتہ ماؤنٹین پولیس میں بہاں چھوٹے خان بھائی ماز کرتے تھے وہاں کی ایک عاملت کی منزل پر کچھ کام ہو رہا تھا کسی بیرونی دیوار کی باہری طرف ایک کیل بھی جسے نکالنے کے لئے بہت سالے لوگوں نے یہ بعد یہ گرے کو شش کیس لیکن ناکام رہے تھے۔ اخیر میں چھوٹے خان بھائی اور پڑھو گئے اور بیٹھ کچھ کھے سنے کیل پیڑ کے دونوں ہاتھوں سے کھنپ کھنپ کے ساتھ تصویر شیخ نے رکھا تھا، اس زور از مانی میں کیل تو نکل آئی لیکن وہ اس اوپنیانی سے فرش پر پیچے آگئے۔ لوگوں میں ایک شور برپا ہو گیا اور تمام لوگ جمع ہو گئے۔ ماؤنٹین پوس کا انگریز افسران پارچے نے فوراً ٹیلیفون کے ذریعہ قریبی ہسپتاں سے رابطہ قائم کیا تاکہ جلدی سے ایک بولینس آجائے اس کے بعد وہ چھوٹے خان بھائی کی طرف پہکا تو اسے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ وہ کھڑے ہو کر لوگوں سے تہس ہنس کر باتیں کہے ہیں۔ ان کے جسم پر اس حدادی کی وجہ سے کہیں خراش تھا نہیں آئی تھی اس نے ٹھیک حیرت و تعجب سے دریافت کیا۔ «ول یا چھوٹے خان تمہارا بھائی ہے میر سلامت ہے» اسے حیرت زدہ ہونا القینی تھا کہ اتنی اوپنیانی کرنے کے بعد وہ صحیح سلامت لیکے تھے انگریز افسران نے اس انہوں نے کاراز جانا چاہا۔ چھوٹے خان بھائی نے بتایا کہ انہوں نے گرنے سے پہلے اپنے پیر و مرشد کا تصویر لے رکھا تھا جسکی نیا پر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نہ نہیں اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر زمین پر چھاٹا آسانی سے لٹا دیا اور اس طرح انہیں بالکل چوتھے نہیں آئی۔ اس واقعہ میں تصویر شیخ کی اہمیت بہت پڑھ جاتی ہے معلوم ہوا کہ تصویر شیخ سے دنیا وی دنیوں کی دونوں ہی فائدہ حاصل ہوتے ہیں۔

چھوٹے خان بھائی کے کلام سے سیڑھا ہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے پیر و مرشد کی تعلیمات کو اپنے دل و دماغ میں بذریح احسن رچایا وہ سالیا تھا۔ میر ان کے کلام کا ہر لفظ و جملہ اس بات کی فی رہا ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ کی تعلیمات کو کس حد تک اپنے دل کی گہرائیوں سے

(ج)

قبول کیا جس کا عکس ان کے کلام کے ہر شعر میں نظر آتا ہے میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے کم از کم چالیس سال تک اپنے پیر و مرشد کی گزارا اور فیضیاں ہوتے۔ ہمارے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جھوٹے خان بھائی سید پور (سابقہ مشرقی پاکستان) برگل دیش میں جا کر مقیم ہو گئے۔ اکثر و بیشتر ڈھاکہ کو جھوٹے ملنے آتے تو انکی ملاقات کا شرف حاصل ہو جاتا تھا کچھ عرصہ کے بعد کراچی چلا گیا تو اسی درمیان جنمی کہ ۲۳ ربیعہ المظہم ۱۳۸۵ھ جو کوآپ کا ۸۳ برس کی عمر میں وصال ہو گیا۔ ﴿لَنَا دِلْهِ وَلِنَا إِلَيْنَا مُرْجَحُونٌ طَمَّرٌ﴾

وصلہ ہی اصل ہے کچھ بھی میں یہ بھین ہوں

مبتلا ہونے کی میں نے یہ سزا پائی ہے

اللہ تعالیٰ اپکو غریبی رحمت فرمائے امین۔ گرجہ آپ کے وصال کو تقریباً بالیس سال ہو گئے۔ لیکن آپ کے کلام کے اندر جو معجزاتی حرارت اور حیات ابدی کے اشارے متحرک ہیں انہیں پڑھنے کے بعد ایک نئی زندگی اور ایک سرمدی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بدشک یہ کچھ ہمارے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ کا خاص تصرف ہے جو ہمارے جھوٹے خان بھائی کے کلام کے اندر یہ خاص بات محسوس ہوتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ کلام سیچیں، کی اشاعت نہ صرف اہل تصوف کے لئے ایک پر خلوص تھامہ ثابت ہو گا بلکہ ادبی دنیا میں بھی اسکی اپنا ایک خاص رنگ اور مقام ہو گا جس کا آئندہ آنے والے زمانے میں اہل دانش و بش اعتراف کریں گے۔ سید پوری میں ہاتھی خاکے بغیر میں پیکے مریدین و معتقدین اپکا فرار افسوس باقاعدہ مقبرہ کی صورت میں تعمیر کیا ہے جسیں ہمارے عزیز الحی ضاہ کا نام پیش پیش ہے ایک انہم لوگوں کی اخلاقیت و خدمت شیخ کو قبول فرمائے امین جھوٹے خان بھائی کا آبائی وطن فیضن باد (یوپی) اتحاد مالازمت کے سلسلہ میں ملکتہ تشریفی لائے تھے عالمیاں بگان بدیا گھصہ میں قیم رہے۔ میری یہ عاہدہ کہ ہمارے عبد الحکیم خان بھائی کو اللہ تعالیٰ اس کا انتقال اور خدمت مرشد پاک کے صلی بیل جر عظام و حریز اس خیر عطا قرائے اور اسی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ دعا گو، خالکاری و دلیتائی میں کین خجھ محو الحتی شام افتخاری اصدر قی قادر گچھی نقشبندی سہو گو ادا و جائے نشیں سلسہ افتخار ہے۔

مرشد کی ملاقات چند سطروں میں

میں صوفی جبیر اللہ شاہ عرف عبد الحکیم پچن سے شریعت
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند رہا۔ جب میں آٹھویں کلاس میں پہنچا تو شاہ
شاہ علی سبز پوش گورکھیوری سے بیعت کی خواہش ہوئی، لیکن موقع نہیں ملایا پھر
میرا حصہ دہاں نہیں تھا اور وہ پرده کر گئے۔ دش سال بعد یہ آگ پھر بھڑکی۔ اس
دقت میں بنگلہ دیش، رنگپور ضلع کے سید پور میں تھا۔ ہر نماز میں میری ہبی دعا ہوتی
...."یا اللہ میں ناصح ہوں، مجھے کوئی شیخ مکمل عطا کر۔" وہیں سید پور میں میرے ساتھ
ایک سپاہی صالح نام کا تھا۔ جو حافظ حشمت علی خان افخاری کے مرید تھے۔ وہ
اکثر وہی شرمند کر تے کہ "میرے پیر صاحب نے لکھا ہے کہ سید پور میں میرے پیر
بھائی چھوٹے خان افخاری ہیں ان سے تعلیم لیا کرو۔ اور میرا قرعان کو دیدو" انہیں
کتنی ماہ سے تلاش کر رہا ہوں، پتہ نہیں چلتا۔
بلکہ

اتفاق کی بات ہے کہ صوفی چھوٹے خان افخاری کے چھوٹے داماد
یہیں بھائی جواب ہمارے پیر بھائی ہیں اور کراچی میں اپنے والد کے گدی پرسجدا
نشین ہیں، وہ بھی یوس میں تھے اور اس جگہ پہنچے جہاں میں اور صالح بھائی
موجود تھے۔ دورانِ گفتگو یہیں بھائی سے میں نے پوچھا۔ آپ یہاں رہتے ہیں
یہاں کوئی بزرگ چھوٹے خان ہیں، آپ ان کو جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا "ہاں"
(بیو) پور، نا،
اوہ میرے خسر ہیں۔ میں نے کہا ان کی بزرگی کا کر شتمہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا۔ میں
ایک آرجنٹ ڈاک لے کر گھر چلا گیا اتفاق کہ وہ ڈاک گھر رکھیں گم ہو گئی۔ میں، یہوی
با بازا

اور ساس گرچہ سارا کنبہ پریشان ہو گیا لیکن ڈاک نہیں ملی۔ آپ جمرے سے باہر تشریف لاتے اور کہا، کہیں تکریہ وغیرہ میں رکھا ہو گا، تلاش کرو، جس تکریہ کو میں کہی بار تلاش کر چکا تھا۔ اسی میں مجھے ڈاک ملی۔ میں یہیں بھائی سے ان کا پستہ پوچھ لیا چانگے بعد صالح بھائی تھانے سے واپس آتے۔ تو میں ان سے کہا، جس بزرگ کو تلاش کر رہے ہو ان تک میں پہنچا دوں تو کیا آپ میٹھائی کھلائیں گے۔ صالح بھائی نے میٹھائی منگوا یہیں۔ اس کے بعد میں انہیں لے کر نیا ٹولہ سید پور تھانے کے پاس پہنچا اور مرشد کے چہرہ اور کو دیکھا۔ آپ جمرے سے باہر تشریف فرماتے۔ صالح بھائی سے کیا کیا باتیں ہوئیں میرے سمجھ میں نہیں آیا۔ دوسرے روز میں صالح بھائی سے کہا، آپ جب بھی جائیں تو مجھے سا تھے لیں۔ ایک روز میں واپس ہوتے ہوئے آپ سے کہا "حضور مجھے آپ بیعت کر لیں۔" جواب ملا "میں بیعت نہیں کرتا۔" میں اس لائق نہیں ہوں "ہم دونوں روزانہ جاتے اور میں بیعت ہونے کی خواہش ظاہر کرتا لیکن آپ ملتے رہتے۔ پاچوں روز آپ نے کہا" یہاں چھوچھہ اور اجیر شرفی کے خانقاہ ہے وہاں بڑے بڑے اولیاء اللہ ہیں، میں کہہ کر بیعت کرنا دوں گا" چھٹے روز آپ نے کہا "تو نہیں مانے گا کل مصری لے کر آنا۔" چھر روز کے بعد آپ نے بیعت کی۔ پہلا جملہ ————— بھتی مرید ہونا مکال نہیں۔ پاچوں سواروں میں نام لکھا لینے سے کیا فائدہ، جبکہ گھورا دوڑانا نہیں آتا۔ گھوڑا سوار اگر بنلے تو ایسا گھوڑا سوار بنو کہ دوران سواری اگر لڑھا بھی آجائے تو گھوڑے کو بچا لو اور خود بھی پکونتہ کہ اپنا بھی پیر توڑا الوا اور گھوڑے کا بھی"

میں اس قابل کہاں تھا یہ آپ کا ہی کرم ہے جو مجھے آپ اپنے دیوان کی افتاءت کا کام لے رہے ہیں اگر میں کوئی خایہ ہے تو یہ میرا ہی ذمہ ہے اس کتابت و اشاعت میں کوئی فلسفی ہوئی ہے تو یہ میری ناسمجھی کا شمر ہے۔ آپ سے امید

(س) س

ہے کہ مکنہ خامیوں کی نشاندہی فرمائیں گے۔ میں محمد خورشید عالم افتخاری
بھائی کا بھی منون ہوں جنہوں نے اس کی انساعت میں دُورِ دھوپ کی۔

ہو وحداً

آنکھوا

تیری

جنکوا

کونوا

دیکھ

ٹاچیز

عبدالحکیم خان افخاری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَمْدَ بَارِكِي تَعَالَى

ہو وحدانیت کیا کسی سے ریغ فورتیرا
ہر شعی میں تو ہی تو ہے ہر سو ہے نور تیرا
آنکھوں میں نور تیر ادل میں سرور تیرا
پیش نظر ہے ہر دم یارب خلہور تیرا
تیر کی ہی ذات میں جو یارب ہوا ہے فلان
آنکھوں میں آنکھیں دیکھتے ہیں ہر دم
حاصل آسے نہ کیوں قرب حضور تیرا
جنتکو ایسی ہیں آنکھیں دیکھتے ہیں ہر دم
پھیلا ہوا ہے جلوانزدیک و دور تیرا
کونو مکاں میں یارب تیرے سوانہ نہیں
ہر زنگ ہر خلی سب ہے خلہور تیرا
دویکھا اپہاں د ہیں پر کم دیکھتے ہیں جنکو
موسیٰ نے جلوادیکھا بالائے طور تیرا
یچین تیری صورت قدرت کا آئینہ ہے
تو دیکھتا نہیں ہے یہ ہے تصویر تیرا

نعت سرور کائنات

او ر میس کے سر زین دے سودا رسول اللہ کا
اور خدا کے در دل میں سجدہ رسول اللہ کا
دہ زبال یارب عطا کراز پی خیر البشر
دہ زبال یارب عطا کراز پی خیر البشر
شیرا حمد ہو بیان النسا میں ممکن نہیں
شیرا حمد ہو بیان النسا میں ممکن نہیں
پوچھتے اللہ سے ربہ رسول اللہ کا
پوچھتے اللہ سے ربہ رسول اللہ کا
جلوہ معیود ہے جلوہ رسول اللہ کا
جلوہ معیود ہے جلوہ رسول اللہ کا
قبر میں جب مجھ سے پوچھا جائیں گا ممن ریکا
قبر میں جب مجھ سے پوچھا جائیں گا ممن ریکا
صاف یہ کہدوں گا ہوں بندہ رسول اللہ کا
صاف یہ کہدوں گا ہوں بندہ رسول اللہ کا
دہ زبال یارب عطا کراز خدا بہر رسول
دہ زبال یارب عطا کراز خدا بہر رسول
مجھ کو وہ آنکھیں عطا کر لے خدا بہر رسول
مجھ کو وہ آنکھیں عطا کر لے خدا بہر رسول
دہ سراپا نور رکھتے یچین بیشک بر ملا
دیکھتا کیسے کوئی سایا رسول اللہ کا

جنتک کر کوئی عشق میں کامل نہیں ہوتا
 دو کچھ بھی کرے کچھ اُسے حاصل نہیں ہوتا
 پر تجھے سے خلائی تیرا ناجبل نہیں ہوتا
 بے مرشد کامل کوئی کامل نہیں ہوتا
 جنتک نہ مٹائے خود کی حاصل نہیں ہوتا
 اسرار الہی کے وہ تابل نہیں ہوتا
 انگل سسی پر بھی میرا دل نہیں ہوتا

جنتک کر کوئی عشق میں کامل نہیں ہوتا
 ہر یاد فراموش تو کردیتا ہے دل سے
 اے زاہد ناداں ہے عبادت تیری بیکار
 پس ہے کہ نہاں یار وہ دل ہی بینے لیکن
 جود رِ محبت نہ کرے ضبط تو ہرگز
 جیسے تو سمایا ہے مری آنکھوں میں دلیر

قریان جو یحییٰ نہ ہو یار پہ دل سے

جانیازوں میں اس یار کے شامِ نہیں ہوا

صورت مرشد میں اے دل گرفنا ہو جائیگا
 کیا بتاؤں میں تجھے پھر کیا سے کیا ہو جائیگا
 تجھپے پھر بیشک خیال شیر خدا ہو جائیگا
 پڑھتے پڑھتے در دل خود ہی دوا ہو جائیگا
 خود خود تجھ میں عیاں دل گربا ہو جائیگا
 عکس اُس کا خود بخود جلو انما ہو جائیگا
 انتہائے عشق کا طے مر حالا ہو جائے گما
 پھر محمد بھی تو ہی تو ہی حندا ہو جائیگا

صورت مرشد میں اے دل گرفنا ہو جائیگا
 گرتا پی شکل سے اے دل جدا ہو جائیگا
 کس لئے ڈھونڈوں مدارے دل شوریدہ
 آرزوئے وصل جب حد سے سوا ہو جائیگا
 اپنی صورت کو بن کر آئینہ دیکھا کرو
 گر سمجھتا ہے وہی صورت وہی ہے آئینہ
 تیری صورت صورت مرشد اگر ہو جائی

او دلِ یحییٰ کر دے آپ کو گم یار میں

یار کا تو یار تیرا آئینہ ہو جائے گما

رُوب رو ترے ہی بہتر ہے تر طپنا میرا تاکہ تو دیکھ لے جی بھر کے تماشہ میرا
 ہوتی تلوار کی گر چوٹ دوا کرتے ہم دل اداوں نے صنم تیری ہے مارا میرا
 نظروں میں شمشیر کہ بر جھی ہے تیری مجھپے پڑتے ہی کیا چلنی لکھا میرا

کیوں نہ ہو جائے رجوع آپ سے تیری جا۔
لے مری جان تری شکل ہے قبلہ میرا
جنابِ حی چاہے چلا تیر نظر تو مجھ پر
تیر سے تیر دل کیلئے و قعہ ہے سینہ میرا
میرا کیا چانا ہے بن جانا ہے بن جانا ہے
میرے پیاسے تیری الفت میں بکر دناتا ہے
در دبڑھنے ہی میں چھپیں امزا مٹا ہے
آرزو ہے گھبھی درد ہوا چھا میرا

ول ہی میں اپنے جلوہ دلدار دیکھتا
لیکن خودی مٹا کے ذرا یار دیکھتا
دکھلا دیا جو یار نے رخسار دیکھتا
کافر بیس کے آپ سے دیندار دیکھتا
زادہ ہایے ندہب ملت کی کچھ نہ پوچھ
ما فر کبھی کبھی ہیں دیندار دیکھتا
مقبول بارگاہ عبادت ہی ہے شیخ
اپنے سوانح غیر کو زینی ہے ار دیکھتا
جنبا پلا سکے مرے ساقی پلا نے جبا
ممکن نہیں گرے ترا میخوار دیکھتا
ہے عشق پل صراط ذرا دیکھہ محال کر
چھسلے کہیں قدم نہ خبردار دیکھتا
بیچین حسرے آگے گذر تے ہو جان لو

کھلنے نہ پائے پر دُر اسرار دیکھتا

کیا کام تو نے جلوہ جبانا نہ کر دیا
آنکھیں ملا کے عقل سے بیگانہ کر دیا
میں کیا کہوں کہ یار نے کیا کیا نہ کر دیا
دل خانہ خدا کو بھی بُت خانہ کر دیا
سماں و محل کا یہ طریقہ تو دیکھئے
خود شمع بن گئے مجھے پر دانہ کر دیا
کیوں یتنے لیکے آپ ڈراتے ہیں بار بار
سر ہم نے اپنا پہلے ہی نذر انہ کر دیا
تو ہے تو وہ نہیں ہے جو وہ ہے تو تو نہیں
اتی ہی بات کھتی جسے افسانہ کر دیا
شاید رگاہ یار نے دیوانہ کر دیا
واعظ کے بھی حواس ٹھکانے نہیں ہی لج

بیچین عشق یار کا پوچھو نہ ما جرا

پھونچا جہاں جہاں وہیں دیرا نز کر دیا

جو ٹھنی بھی دل میں تیرے دل کا کہنا کر لیا
چاند سی صورت دیکھا کر مجھ کو اپنا کر لیا
آج مجھ سے وصل کا دلبرنے وعدہ کر لیا
آج ہم نے یار کی چوکٹی پہ سجدہ کر لیا
ماشقا ناشاد ہے ایسا نہ چھپنا چاہئے
جلوہ گردل میں رہے آنکھوں سے پردہ کر لیا
ایکونکر میکر دل پہ تو نے اپنا قبضنا کر لیا
مفت ہم نے دل میں اپنے درد پیدا کر لیا
یار کے رخسار کو اپنا کعبا کر لیا
سیکھوں نہ ہو جائیں ہماری چشم دل روشن بھلا
کیا کروں تعریف میں بھیں ان کے حسن کی

جسکو دیکھ لا کر صنم نے اپنا بندہ کر لیا

ظالم کہاں یہ تو نے خخبر رکھ دیا
حلق پر رکھنا تھا یہ سینے کے اندر رکھ دیا
درد تو تھا ہی نیا کب درد پیدا کر دیا
زخم تھا سینے کے اندر دل میں نشر رکھ دیا
قتل کرنا ہے تو کر کس بات کا ہے انتظار
ہم نے اپنا فیصلہ تجھ پرستم گر رکھ دیا
آج ساتی سے نظر ہوتے ہی اے زاہد و
ہم سیکھیں گیا دل تن بدن جب جل کئے کثہ ہو گیا
یار نے کیا کوہ آتش دل کے اندر رکھ دیا
ذبح کرنے تعلی ہے بستا او کس لئے

اس دل بھیں کا اچھا کیا یہ فیصلہ

درد غم سکھنے کی خاطر سب میں چنگر رکھ دیا

حرم میں دیر میں وہ دل ربانہ میں ملتا
 قیام اس کا تودل کے سوا نہیں ملتا
 مٹے نہ شیخ پہ جبتک خدا نہیں ملتا
 خدا خدا کرے یوں کوئی عمر بھر لیکن
 مٹاۓ خود کو نہ جبتک کہ عشقِ احمد میں
 خدا کو دیکھنے کا آئینہ نہیں ملتا
 ملاش جس کی تجھے در بدر پھراتی ہے
 وہ تیرے ڈمیں ہیں ہے چھپا نہیں ملتا
 ملاۓ حق سے جروہ رہنا نہیں ملتا
 وہ دور ہے کہ سوا افتخار کے ہم کو
 نرگاہ و عقل جہاں نک گئی تلاش سیا
 مرے حضور کوئی آپ سانہ میں ملتا
 غریبِ حرفنا ہو کے دیکھ تو بیچیں!
 وہ کیا جگہ ہے جہاں دل ربانہ میں ہوتا

محبت کا میری اثر دیکھ لیتا
 تم آؤ گے تھاں جگر دیکھ لیتا
 بہتائے سوامی کے دل میں مریجاں
 نہ ہو گا کسی کا گذر دیکھ لیتا
 میں عشق پی لی اگر تو نے زاہد
 نہ ہو گی کہیں کاشن دیکھ لیتا
 لکھی لآگ کی آگ یہ کیا بجھے گی
 جلاۓ گی یہ عمر بھر دیکھ لیتا
 کر و تم بوجا ہو مگر ہم تو ہرگز
 نہ جائیں گی خالی یہ آہ میں ہماری
 سب کرو فرد دیکھ لیتا
 ہزاروں میں لاکھوں میں جاکر چھپو تم
 اپنا چن لیں گے اہل نظر دیکھ لیتا
 چھپائے چھپے گی نہ بوئے محبت
 یہ پھیلے گی بو در بدر دیکھ لیتا
 جو بولے گا بیچیں تخم محبت
 ملے گا یقینی نمر دیکھ لیتا

گرتے ہوں دل افروز کا چرچا ہوگا
 سارا عالم بخدا شن ہی کے شیدا ہوگا
 جان دے ڈالی کسی نے کوئی یہوش ہوا
 پر داشاید کہ رُخ یار سے سر کا ہوگا

تیرا بھین ترا غیر ہو یہ ناممکن!

تو اگر زخم ہے وہ بھی تو ہے قطرا میرا

مریضِ عشق فگار کیا ہوگا جسے قرار نہ بخشنے قرار کیا ہوگا
 نظر اٹھائی جدھر قتل عام کر ڈالا
 تمہارے قتل کیا کسی سے شمار کیا ہوگا
 ابھی سے کردیا خستہ خراب الفت
 مٹانہ یار پے وہ پروردگار کیا ہوگا
 جمال یار نہ دیکھ گا جو یہ سال زاہد
 پھر اسکو محشر میں دیدا یا کیا ہوگا
 خود سی مٹا کے ابھی دیکھ دیکھتا، اگر
 مٹانہ یار پے وہ پروردگار کیا ہوگا
 اسی کی آنکھ سے دیکھو تو دیکھ سکتے ہو
 تمہارے کی آنکھ سے دیدار یار کیا ہوگا

ازل سے ہے تیرا بھین اسے چین کھاں

دوایک جام سے اسکو قرار کیا ہوگا

اسی سے ہے بدنام بندہ خدا کا
 بنا دل کو آئیں سے پھر دیکھا سی میں
 نظر آئے گا ردنے زیبا خدا کا
 اگر تو مٹے ہو عیاں اس کا جلوہ
 خدا کی قسم تو ہے پردا خدا کا
 اگر جان لے تو حقیقت کو اپنی
 ارادہ ہو تیرا ارادہ خدا کا
 عیاں نور ہو گا سر اپا خدا کا
 اگر چشم اور گوشیں تو بند کر لے
 نہ کیوں اپنے مرشد پے قربان جاؤں
 دیدار دل سریں سودا خدا کا
 رکاہ حقیقت سے بھی پسین دیکھو

تمہاری ہی صورت ہے نقش اخدا کا

جو عشق نبی میں فنا ہو گیا
 خدا ہانے اس کو وہ کیا ہو گیا
 اسے نقش اصرہ عطا ہو گیا
 فنا ہو گیا شکل مرشد میں جو

بحمدکوں و مرکاں میں کوئی تیراثانی
نہ تو پہلے بختا نہ اب ہے نہ تو پیدا ہوگا
آپ کے درد محبت کا جسے ہو آزار
یہ تو فرمائیے پھر کیسے وہ اچھا ہوگا
شدت درد سے میں خوب ترڑپتا ہوں مگر
اُن بھی لب پر نہیں آتی کہ تو وسوہ ہوگا
دل میں اہستہ ہیں پرانے گھوٹے چھپا کر تیں
ایسا پروانہ کسی نے کبھی دیکھا ہوگا
نہیں آسان ہے یچین رگا نا دل کا
دیکھ آگئے کہ اس عشق میں کیا کیا ہوگا

مجموعی سلتا ہے کہ ہیں تجھکو یہ شیدا تیرا
ہر گھر طی پیشِ تظر رہنا ہے جلد ایسا
نہ عرض دیر سے مجھکو نہ حرم مطلب
دین ولیمان مرال تو ہے میں بند اسیرا
کس طرح غیر ترا پائے جگہ دل میں میرے
جبکہ اے جان جہاں دل پہ ہے قبضنا تیرا
خلق دیوانہ کہیے کیوں نہ تیکر شیدا کو
دل میں ہے دھیاں ترالپ پا چرچا تیرا
ایسے بیمار کو کیا کوئی کرے چارا گری
آرزو ہے دم آجیز بھی تیرا دھیا ہوا سودا تیرا
ایسا یچین بنادے نہ ملے چین کبھی

درد وہ دیدے کہ ترڑپا کرے شیدا تیرا

میں نے دیکھا ہے تری آنکھ سے جلوا تیرا
مری آنکھیں ہیں مریجاں عقیں پردہ ایسا
اس قدر محو تصور ہوں کہ ہر وقت مجھے
اپنی صورت پر ہوا کرتا ہے دھوکا تیرا
دل و جاں کیوں نہ کروں تجھی مصروف
مجھنچ گیا صاف مری شکل پر نقشا تیرا
جنکوشای کی تھتا ہے انہیں شاہی
مری آنکھوں کے ذرا کوئی تجھے دیکھے تو
ذرے ذرے میں منتظر آتے ہیں جلوا تیرا
یوں تو حافظت ہیں بہت حافظت آئے وہی

جسے نقشِ احمد صد ہوا ہے عطاء
 وہ مقیولِ رب العلاما ہو گیا
 ہوا وہ حسینوں میں ایسا حسین
 خدا اُس پر خود مبتلا ہو گا
 ہوا پاک غیرِ حندا سے بودل
 خدا اُس میں جبلوانا ہو گیا
 نزکاہ کرم جپپے کی شیخ نے
 اُسے وصلِ خیرِ الورا ہو گیا
 مٹا عشقِ مرشد میں یحییٰ چینِ بو
 دہی واصلِ کبیر یا ہو گیا

پیا میں نے جب سے ہے پیمانہ تیرا
 جبھی سے ہوا ہوں میں دیوار نہ تیرا
 تھملی چشم باطن تو یہ میں نے دیکھا
 کہ کعبہ ہے تیرا صنم خانہ تیرا
 تو وہ شمع روشن ہے اے جانِ عالم
 خدا بھی بنادیکھ پر وابنہ تیرا
 سمائے ترا غیر کس طرح دل میں
 مرا ذل تو پیارے ہے کاشانہ تیرا
 فقط یہ ہے پچان مستونگی تیرے
 نگاہوں میں تولی پہ افسانہ تیرا
 تیرے مست کمظفر ایسے نہیں ہیں
 کہستی میں محولیں یہ شکرانہ تیرا
 بلائے گاجبیک نہ تو جام وحدت
 نہ چھوڑے گا یحییٰ چینِ میمانہ تیرا

یوں ہی جاں بھر بھر پلائے چلا جا
 مجھے مست و بخود بنائے چلا جا
 میجا تو مٹھو کر لگائے چلا جا
 ابھی مردے آجائیں قبر و لئے باہر
 دکھا کر جوموسی کو بخود دکیا اکھا
 دکھا کر جوموسی کو بخود دکیا اکھا
 محبت کے اب پکھ مزے آئے ہیں
 نہ اپنی خبر ہو نہ غیروں کی مجھ کو
 مجھے ایسا بخود بنائے چلا جا
 کیا جن نگاہوں نے بیت اپ دل کو
 دہی تیر دل میں چھپائے چلا جا

نہ راضی ہو یچکیں جب تک وہ کافر
تو قدموں پہ سر کو جھکائے چلا جا

پر دہ مسیم میں ہے نور جہلکتا اپنا
دیکھتے دیکھتے کیونکہ نہ ہو حیرت طاری
خود پیوں یاروں کو دوں جام عجابت بھر
شو ق سجدے کا ہے اور غیر نہیں ہے موجود
کیوں نہ پر دہ رہوں اور نہ کیوں پر دہ کرو
کیوں اے نہ مزہ رمز بیاں کرنے میں
کیوں نہ یچکیں ملے لطف ترڑپے میں میں
تیرا پا ہے کمال اپنی کلمبی اپنا

راہ الفت میں قدم اپنا جسم ائے رہنا
تیر جانان کو کلیجے سے لگائے رہتا
راہ الفت کی کسوٹی پہ کھرے ٹھروگے
دل میں اسرارِ محبت کو چھپائے رہتا
آپ جو چاہیں کریں یہ ہے تمذبہ میری
مری انکھوں میں کے دل میں سمائے رہتا
دل کے ازالہ محبت کے مزے ملتے ہیں
اس شیش عشق نہ ہو سرد خیردار ہیں
جس طرح تیر چھایا ہے چھبائے رہتا
جیسے یعنی میں دلبی ہے یہ دبائے رہتا
عرض اتنی ہے کہ اب ہوش نہ آنے پائے
لکھ وہ ظلم دستم دھائیں گے مگر ائے یچکیں

لپے دلدار پہ سر اپنا جھکائے رہنا
وصل ہوتے ہی صنم سے کیا کہیں کیا ہوگا
چار ہوتے ہی لگائے ہیں دل میں ہمارا کھوگیا
انکی رحمت کے تصدیق درد الفت کے نثار میں مٹا اتنا تیری الفت میں کہ تو ہو گیا

کر دیا ہے جھکو یون نیخود کسی کے عشق نے
عشق کیا تھا کسی کا کچھ نہ پرچھ ائمہ نہیں
دل کو رہ کر محبت کے مزے ملے پہلاب
رفتہ رفتہ عشق کی اب انتہا اب ہو گیا
میں رہا باقی زندہ جو کچھ تھا سب ہو گیا
سب کے سب نیخود ہوئے ساقی کی انکید دیکھر
کب پچاہیں کوئی رو برو جو ہو گیا

ایسی پلائی آج کہ مستانہ کر دیا
ایسے عقل و ہوش اب نہیں تم سے غرفہ نہیں
کیونکر رہنے لگاہ میں تصویر غیری کی
خود شمع بن گئے وہ محبت کی لاگ سے
ہم نے تو آج زاہد و جامِ شراب پر
محنوں بنا تھا لیلا تو لیلا بی تھی قیس
پچھیں خوب ہے نہیں پسکا شراب سا
مسجد کو آج تم نے تو مسخا نہ کر دیا

یوں تو ہر شے میں نظر آتا ہے جلوا آپ کا
آپ کی تصویر سے اب کیا ہے جھکو غرض
بجز تھا اے چھ نہیں گر ہے خیال خام ہے
مجھ کو دنیا سے ہے کچھ مطلب نہ عقبی غرض
آنکھ والے دیکھتے ہیں کور سیاد کھیں بھلا
آپ کے عاشق جو ہیں انکی یہی پہچان ہے

خواب بمحی جس میں نہیں س نیڈیں میں ہو گیا
غیرتی کا داع غو سینے میں تھا وہ دھوگیا
اس کے صدقے جو کر دل میں تھم الفت ہو گیا
میں رہا باقی زندہ جو کچھ تھا سب ہو گیا
سب کے سب نیخود ہوئے ساقی کی انکید دیکھر
کب پچاہیں کوئی رو برو جو ہو گیا

دو لوز جہاں سے ہمیں بیگانہ کر دیا
ہمکو رکاہ پارنے دیوانہ کر دیا
آنکھوں کو وقف جلوہ جانا نہ کر دیا
جلنے کے واسطے ہمیں پر وانہ کر دیا
ایماں و دین و دل سمجھی نذر ان کر دیا
بچپن عشق بار نے کیا کیا نہ کر دیا
پچھیں خوب ہے نہیں پسکا شراب سا

بارے جنت زاہدوں ہی کو مبارک ہو حضور
 آپ کے یتھیں کو کافی ہے کوچ آپ کا
 جسے مرشد کی میں خاک پا ہو گیا کیا بتاؤں کر میں کیا سے کیا ہو گیا
 ذاتِ مرشد میں جسے ہوا ہوں فنا اب خدا کی قسم میں یقہ ہو گیا
 کردیا آج قطرے سے دریا مجھے یہ کرم مرشد پاک کا ہو گیا
 جو مٹا شنخ میں وہ محمد ہوا جو مخدود ہوا
 در دل بڑھ گیا جبکہ جد سے سوا در دل بڑھ گیا جبکہ جد سے سوا
 اپنے کنیزِ خفی سے جو باہر نوا اپنے کنیزِ خفی سے جو باہر نوا
 مختا جو کل تک گدا وہ کرم سے تیرے مختا جو کل تک گدا وہ کرم سے تیرے
 ہو گئے سب منور زمین وزیان ہو گئے سب منور زمین وزیان
 غیرے جب نہ راہِ حقیقت ملی غیرے جب نہ راہِ حقیقت ملی
 عشقِ تیری بدلت خدا کی قسم عشقِ تیری بدلت خدا کی قسم
 عشق میں جب مٹا یہ شکوفہ کھلا عشق میں جب مٹا یہ شکوفہ کھلا
 مت گیا غیر کامیرے ادراک جب مت گیا غیر کامیرے ادراک جب
 سب سمجھتے ہیں اب تک لذیپھیں ہے سب سمجھتے ہیں اب تک لذیپھیں ہے
 یہ سمجھنا کوئی کیا تھا گیا ہو گیا سمجھنا کوئی کیا تھا گیا ہو گیا
 سریں سودا ہو گیا ہے جس بستے پیر کا دل پچاری بن گیا اس شوخ کی تصویر کا
 فکر چاہ رگر عبادت ہے معا لم کچھ اور ہے زخم میرے دل پچھر کا نہ ہے شمشیر کا
 زرے در کی خاک ہی اکسیر ہے اسکیلے جو تیرا عاشق ہے کب طالب ہے وہ جائیکا
 تو ہی سنبھالنیں تو ہی بتا تیرے سوا حال پوچھئے کون اکر عاشق دلگیر کا

گر رض ہوتا طبیون کو دکھاتا میں زور زخم ہے دل پر سمنا وک فگن کے تیر کا
دین واہان کر دیا قربان جس کی راہ میں بھر بھی وہ ظالم نہ سمجھا اپنیر ہے تقدیر کا
بن گین بچین جبکے میں سگ کوئے حسیب
کیا کہوں جو ہو گیا عالم مرتو قدر کا

اے حضم تیرنی لگا ہوں کا بجہ مارا ہو گا
بھر بھلا کیسے سیحانے وہ زندہ ہو گا
تو ہی تبا درے یہ کہ بھر کیسے وہ اچھا ہو گا
نہ پہلے تھا نہ اب ہے نہ تو پیدا ہو گا
جان دے ڈالی کسی نے کوئی بیہوش ہوا
دل میں رہتے ہیں پر آنکھوں گے حیا کر رہیں
ایسا پر دانہ کسی نے کبھی دیکھا ہو گا
و عدہ و حل سے تسکین اسے کیا ہو گی
اے مری جاں جو تیرے وصل کل پیائنا
نہیں آسان بچین لگانا دل کا

دیکھتا جا کے ابھی عشق میں کیا کیا ہو گا

پہ باطن میں ہے جگ اُ جاں ملیاں
فقط مصطفیٰ نے سنبھالی ملیا!
بچھنے لگے دیکھ کر سے پیمبر
ہے ظاہر سی احمد کی کامی کملیاں
کسی سے نہ سنبھالی رسالت کی کملی
پھملنے لگے دیکھ کر سے پیمبر
رسالت سے پرستی نہ اٹھی کسی سے
منور نہ کیوں لوزِ حق سے وہ دل ہو
خدا نے اُسے حُسن سے پر جو دیکھا
نہ دانے اُسے حُسن سے پر جو راگے سے لگا لی ملیا
کرے و صفت کیا کوئی بیچن اُس کا
ہے وہ قدرت کے سانچے میں ڈھالی ملیا

جوہٹ جائے چھرے سے بر قعہ تمہارا
 بھلا بھول جائیں تمہیں کس طرح ہم
 خدا کی فسم جانبِ حور و عسلہاں
 میرا تام گر ناشقوں میں نہیں ہے
 غرض کیا بھلا مجھ کو دیر و حرم سے
 مرادین واپسان حبائے تو جائے
 مثادل سے دنیا و عقبہ کا کھٹکا
 حسینان عالم میں اے مدیگ پیائے
 تمہیں فکر نیچیں اب کیون گئے لاحق

جو صورت ہے اسکی نقشاتمہارا

جامِ الفت ہے تراساً قی عجیب تاثیر کا
 پیٹتے ہی دل میں گھنپی انقت تیری تصویر کا
 نقش ہر سو ہے عیاں یہ تیری ہی تحریر کا
 کام کرتی ہے یہ تیری خاک پا اسیر کا
 ہو گیا ہوں جیسے میں تیری محبت میں فنا
 کیا کہوں کیا ہو گیا عالم مری تو قیر کا
 صیف ہے تیری زبان نظروں میں پہاڑ ہی
 حور تک درد مجھ کو زاہد و حق نے دیا
 اس میں شکوہ کچھ نہیں ہے شومی تقدیر کا
 یہ تھوف کا بیان نیچیں یہ تراخیاں

تیری یہ طاقت کہاں ہے فیض ہے یہ پر کا

لیا ہے جو دل تو نہ کتا پڑے گا
 میرا ناز بھی کچھ اٹھا ناپڑے گا
 نہ چھوڑوں گا دامن نہ مالوں کا ہرگز

بزم لے گا عاشق گھری بھر کھی صبا ۱۳ ابھی تم کو جلواد دیکھا ناپڑے گا
 مجھے ایک ہی جام دیکر نہ طالو
 نہ جب تک کھرے جی پلانا پڑے گا
 تصور کروں گا تو آنا پڑے گا
 جو مستظر ہو عاشق وصل دلبر من و تو کا جھگڑا مٹانا پڑے گا
 ابھی تم نے بچین دیکھا ہی کیا ہے
 محبت میں سر کھی کٹانا پڑے گا

پری حور و غلام کیا کیا نہ دیکھا
 حسین لے مریجاں تجھ سانہ دیکھا
 ابھی تو نہ ڈالو نقاب اپنے شرخ پر
 ابھی ہم نے جی بھر کے جلوانہ دیکھا
 مرے دل میں رکھر کر و مجھے پردا
 تماشا ہے یہ ایسا پردانہ دیکھا
 پڑتا ہوا چھوڑ کر حب اس ہے ہو
 تمہارا سا ہم نے کلیجیا نہ دیکھا
 سمائے ہو جنت کی نظر میں تمہیں تم
 انہیں دینا و دنیا کہیں کانہ دیکھا
 جسے دیکھو ہے طالب دینا و دنیا
 کسی کو بھی طالب خدا کانہ دیکھا

چلا اپنے بچین کو کر کے بسم

ذرائع کے تو نے ترٹ پناہ دیکھا

عیاں و نہاں جب ہے جلوا تمہارا
 تمہیں کہہ دیکسا ہے پر دا تمہارا
 خیالوں سے بچکر کہا جاؤ گے تم
 کھینچا ہے رگا ہوں میں نقش تمہارا
 جگہ دل میں آپ عنز کو کیا ملے گی
 میرے دل پر جبکہ ہے قبضہ تمہارا
 بھلا دینا و دنیا نہ کیوں چھوڑ دیھو
 سما یا ہے جب سریں سودا تمہارا
 اجی شیخ جی تم نے مانی نہ میری
 لو آخر گیا زہد و تقویٰ تمہارا
 تمہیں ہر گھری تیغ کھینچے ہی دیکھا
 خدا جانے کیا ہے ارادا تمہارا

تمہیں دیکھ کر کیوں نبھپین دل ہو

عجب دل ربا ہے یہ مکھڑا تمہارا

مرے وصل سے تم نہ انکار کرنا مری زندگی نہ دشوار کرنا

ستم مجھ پہ جو جی میں آئے کرو پر ستم

رس ہے کوئی حسرت نہ دلمیں تمہارے ستم

میں کمی تم نہ زنہار کرنا پیوں لگا مگر شرط کے ساتھ ساقی

کہ دیوانہ کر کے نہ ہبشاہ کرنا دم واپس اپنے دیدار سے تم

خدا را نہ محروم سرکار کرنا بڑی دیر سے میں بھی سینہ سپریوں

زگا ہوں سے مجھ پر بھی اک دار کرنا

کبھی بخود میں بھی بھپین ہرگز

رموز محبت نہ اٹھا کرنا

مجھ کو جب سے تیرا سودا ہو گیا درد میکر دل کا دوتا ہو گیا

چلد یئے جلوا دکھا کر آپ تو اور یہاں ایک حشر برپا ہو گیا

اب بھلا مجھ کو کسی سے کام کیا یارب میں تیرا بندرا ہو گیا

جھانک کر روپوش ہو جاتا تیرا درد میں اور دل پیٹا ہو گیا

اللہ اللہ یہ جمالِ دل رہا جھکو شیدا ہو گیا

کافر تیری الفت میں میں در بدر بذنم در سوا ہو گیا

کیوں نہ میں بھپین اب دمر ہوں

زخم جب دل کا زیادہ ہو گیا

یاخدا ہند سے یشرب میرا جانا ہوتا تما قیامت نہ بھی لوٹ کے آنا ہوتا

آپ کا درد نہ ہوتا جو میرے سینے میں ہر گھر میں آنکھوں سے لنسونہ بہانا ہوتا

عقل ہوتی نہ میری راندھ درگاہ کسی
اس نے فرمان خداوند جو مانا ہوتا
آپ کی نظر عنایت جو نہ ہوتی مجھ پر
کھر تو ہر گز نہ کہیں میرا طھکا نا ہوتا
درد الفت جو تیرے دل میں بھی ہوتا زاہد
بخدا تیرا مختلف نہ زما شہ ہوتا
آن واحد میں دگر گوں مری حا ہوتی
اس کو منظور جو بگڑتی کا بنا نا ہوتا
آرزو ہے دلِ یچین کی اے جاں جہاں
میرا سینہ تیرے تیر فریکاشا نہ ہوتا

یترا ہوتے ہی نظارہ بسم پیا
دل چھینا ہمسارا بسم پیا
ہو مرض کچھ تو اس کی دوا بھی کرو
میں ہوں نظروں مارا بسم پیا
کیا رضا ہے تمہاری بتا دو یہی
میں پھر دل مارا مارا بسم پیا
اب نہ ہدم رہا ہے نہ عزم خوار ہی
ہو مرض کچھ تو اس کی دوا بھی کرو
میں پھر دل مارا مارا بسم پیا
ہے سہارا تمہارا بسم پیا
اب کروں کیا میں چارا بسم پیا
ہوتا جاتا ہے دونا یہ درد بگر
تم رہو گئے نگاہوں میں کبتک میری
آؤ دل میں خندارا بسم پیا
جائے یچین در سے تمہارے کھاں
جبکہ سگ ہے تمہارا بسم پیا

میں تو تم پر ہوں قربان بسم پیا
ہو تمہیں تو میری جان بسم پیا
آرزو ہے کہ پیش نظر تم رہو
جنکہ نکلے میری حان بسم پیا
گرم صیبیت میں کوئی پکارے تمہیں
مشکلیں سب ہوں آسان بسم پیا
میسے کعبہ تمہیں میسے رقبلہ تمہیں
ہو تمہیں دین دایاں بسم پیا
کیا کرے وصف کوئی بشر آپ کا
تم ہو محبوب رحمان بسم پیا
ہے یہی میرا ارمان بسم پیا
اپنے در کا مجھے سگ بنایجھے

اسکو یچین پھر کوئی خطرہ نہیں
جسکے خود ہوں نگہداں بستم پیا

کیا شنا ہو تھا اری بستم پیا تم ہو محبوب باری بستم پیا
کیوں نہ شیدا تھا را ہوتا خدا
شکل ہے پیاری پیاری بستم پیا
ہرگز دا آپ کا بن گیا بادشہ
ہے بمحب فیض باری بستم پیا
اپنی الفت کا پیا لا پلا دممحجھ
جاوں تم پر میں واری بستم پیا
گرم صیبت میں نام آپ کا لے کوئی
مشکلیں حل ہوں ساری بستم پیا
آن واحد میں بندیکو مولا کیا
شان ہے یہ تھا اری بستم پیا
تجھکو یچین اب کیا ہے خوف و خطر
رکھ وظیفہ پہ جباری بستم پیا

درد جس دل میں نہ ہو وہ صنایاں نہیں
عشق احمد نہ ہو جس دل میں وہ انساں نہیں
ہاں مگر سیار تیرے
لے کبھی پی نہ پلانی ہے کسی نے بمحب مجھ
لا کھ مومن ہو تو کیا
ہے وہ حیوان بخدا
ہاں مگر سیار تیرے
بے پلائے بخدا
اے مرے ہوش گریا
چشمِ مخور کے تطالے سے سرتاسر ہو نہیں
غور سے دیکھ ذرا
کہ تیری شکل کا آئینہ مرے یا ہوں میں
ہے مرا ناز بحبا
کیوں نہیں فیز کروں ناز کروں اس پر بھلا
بادشہ ہوں بخدا
کھڑا نہ میں تو مشہور سگ یا رہو نہیں
مرأت حق ہوں
عشق جس وقت سینے میں ہوا جلوانا
پائے سکا جھو میں خدا
دیکھو یچین مجھے مظہر اسرار ہوں میں

دل و جان محمد پر دارے چلا جا دو عالم کو دل سے اُتارے چلا جا
تو شاہی پہ بھی لات مائے چلا جا خدا سے جو ملتا ہو پیارے چلا جا

محمد محمد پکارے چلا جا
خدا تک اسی کے سہارے چلا جا

کرے عمر بھر چا ہے جیسی ریاضت محمد سے جب تک نہ ہوگی محبت
نہ کام آئے گی یتری کوئی عبادت اگر چاہتا ہے خدا کی عنایت

محمد محمد پکارے چلا جا
صنم خانہ ہو یا کہ زاہد ہو کعبہ نہ پائے گا ہر گز پستہ تو خدا کو
نہ کھاٹھو کریں تو نہ پھر مارا خدا کی قسم گر خدا تک ہو جانا
محمد محمد پکارے چلا جا

خدا تجھکو ملتا نہیں گر خودی میں تو پائے گا ہر گز نہیں پھر کسی میں
تو دیکھ آئینہ بن کے شکل بنی میں ملے گا لیقینی اسی ارسی میں

محمد محمد پکارے چلا جا
نگھبر ہے سینے میں گر عشق اے دل یقینی تو ہو جائے حق سے واصل
گود شوار ہے یہ محبت کی منزل یہ آسان ہو جائے گی ساری مشکل

محمد محمد پکارے چلا جا
مٹا خود کو پہلے محبت میں ایسا کہ کھینچ جائے مطلوب کا دل پر نقشہ
تو عرش بریں پر خدا سے بھی مل آ نہ رو کے گا کوئی بھی تجھکو کسی جا

محمد محمد پکارے چلا جا
نشان غیر کا اپنے دل سے مٹا کر محمد کو آنکھوں میں اپنی بیٹھا کر

محمد پہ بیچیں تن من لٹا کر
محمد محمد پکارے چلا جا

تیری تقدیر ہے گر عشق ہو رہ تیرا تو وہ مل جائے گا!
اور تدبیر کوئی دصل کی آسان نہیں کشی عشق ہے دریائے تحریم پھنسنی
بیکھی کی ہے گھر طی اب سوا تیرے مرا کوئی نگہبان نہیں
نسبت سرو کوئین نہ ہو دل میں اگر کہ اللہ کے نزدیک مسلمان نہیں
دیکھنا حق ہو تو پھر حق کی نظر پیدا کر
یوں تو نظروں میں وہ آئے گا میر جان نہیں
عشق کیا چیز ہے زاہدیہ بتاؤں تجھے کیا
مجبکہ چکھی کبھی تو نے مئے عرفان نہیں
نظر آنا نہیں لسان میں زلہ خون خدا
شکل انسان اگر مظہرِ حمان نہیں
تصوف کا بیال درد سے پر ہر صرعے
ایسے استعارہ ہوں یہ تو مری شان نہیں
دل بیچیں میں کیا خوب سایا آ کے
اتوباقی کوئی دل میں مرے ارمان نہیں
دام الفت میں مری جان گرفتار ہوں میں
 مجرم عشق ہوں اور تیرا گنہ کار ہوں میں

یہ مل جائے گا!
اک محبت کے سوا
بیکھی کی ہے گھر طی
اے مرے راہ منا
ہے یہ قرآن سے خبر
لاکھ عابد ہو تو کیا
جب وہ آئے گا تنظر
اس میں پکھ شک نہ تو لا
تو نہ سمجھے گا ذرا!
عشق ہے رازِ خدا
تو ہی سمجھا دے ذرا
کون مظہر ہے بتا
یہ نہ سمجھو ہیں مرے
ہے یہ مرشد کی عطا
جاوں قربان ترے
اے مرے ماہِ لقا
ہوں سزاوارِ سزا!
ہے یہی مسیری خط۔

داویدار تیرا جسے ہوا ہوں دلبر
 بے جنس سب سے ہول کجھے سے خرد لڑی
 کیوں تیرے رو برو ہر دم ہو جلو غوث کا
 عشق میں جسے ہوا ہے دل پر قبضان غوث کا
 کل حقیقت دونوں عالم کی تظر آنے لگی
 چشم حقیقی میں سے جو دیکھا تو نظر آنے مجھے
 کیوں نہ ہو محبوب سی جانی لقب کوتین میں
 دیکھنے والوں سے سکھو دیکھناے متکرہ
 دین و دنیا کی خبر مطلق نہیں محسکوری
 مل کئی میری خود کی تولی گیا میں غوث کے
 دین و دنیا حور و جنت سے مجھے کیا واسطہ
 حور تو کیا سخت ستا ہی بھی نظر میں ہیچ ہے
 وہ علی کے دل ربا اور نور حشیم مصطفیٰ
 کیوں میں صدقے کر دوں اپنے دل و جان شیخ پر
 جسکے دیکھا ہے جمال دل ربا مطلوب حق
 ہو گیا اس روز سے پچھیں بندرا غوث کا

محمد محمد پکارے چلا جا
 خدا تک اسی کے سہارے چلا جا
 تو تو جان دل ان پے وارے چلا جا
 تو نظر وی سبکو اتائے چلا جا
 تو کھو کر زمانے پے ماں سے چلا جا
 اگر چاہتا ہے وصالِ محمد
 جمالِ محمد اگر دیکھتا ہے
 جو چاہے گدائی در مصطفیٰ کی

محبت کی منزل میں لازم ہے تجھے کو
گذرتی ہے جو کچھ گزارے چلا جا
محمد کا تو کیضنخ کر دل پہ نقش
بہماں تجھے کو جانا ہے پیاسے چلا جا
نہیں چین بھیں کوئی نہیں یہ جس ب

تودونز جہاں سے کناۓ چلا جا

ابھی میسک ساقی پلائے چلا جا
مجھے آج بخود بنائے چلا جا
مرے دل سے سب کچھ بخلائے چلا جا
مگر یاد اپنی دلائے چلا جا
سو اس کے حسرت نہیں اور دل کی
تجھے کیا رہے نہ رہے ہوش باقی
تو اپنا بناؤ کر نہ اب چھوڑ جم جھ کو
نہ روکوں گما تجھ کو خدا کی فتنہ میں
ذر ابھر کے پھر منخد کھائے چلا جا
میں تیرافدای ہوں موسیٰ نہیں ہوں تو بر ق تجھی گرائے چلا جا
نہ جستک سنئے یا زیبیں تیری
تودامن پکڑ کے صنائے چلا جا

مرا پا حسن ہو کر عشق کا تو مدعا ہو جا
سر اسر در دبن پھر در د کی خودی دا ہوا
محمد مصطفیٰ کے عشق میں اتنا فنا ہو جا
کہ صورت اور سیرت میں تو عین مصطفیٰ ہو جا
تو عین آئینہ ہے آئینہ میں آئینہ ہو جا
آگر مطلوب ہے اسکی ہو جائے خرس بے
پتہ گر چاہتا ہے اس کا تو خود لاپتہ ہو جا
اوپر ہے پیر در مرشد کی تو اپنے خالکا ہو جا
اگر معلوم کرنا ہو تو سرتا پا خند ہو جا
اے تو یاد کر اتنا نہ کوئی یاد رہ جائے
مٹ اتنا عاشقی دلبیں کہ تو خود دل رہا ہو جا

گرچاہتا ہے تو حیاتِ حبادا نی کا فنا سے پہلے ہی اس کی محبت میں فنا ہو جا
درِ مقصود تک مجھکو اگر بیچیں جانا ہے
زمانے کی نہ سن خود آپا پناہ نہ ہو جا

انے جالِ یار یہ کیا کر دیا عشق نے کیونکر کہوں کیا کر دیا
مجھکو تیرا مجھکو میرا کر دیا اب حرم سے کیا غرض ہے یار نے
اپنی صورت میرا کعبہ کر دیا مر جاتیرے لقور نے صنم
یوں مٹایا مجھکو مجھ سما کر دیا کیوں نہ جاؤں ایسے ساقی پہ شار
جے کے قطرو مجھکو دریا کر دیا یک بیک پردے حبابوں کے انھیں
یار نے کیا دل پہ القار کر دیا کیا بتاؤں میں بنا ب عشق نے
حضرتِ بیچیں کیا کیا کر دیا

ہائے اے درِ حبگر کیا کر دیا
انے لگاہ یار یہ کیا کر دیا
سر بسر محفل میں ہو کر پہ تقاب
حسن کیسا ہے تیرا کیونکر کہوں
مار کر مجھکو لگاہ ناز سے
کیا کہوں میرے دل بیمار کو
بندہ اللہ تھا پر عشق نے
انے لگاہ یار میں صدقے تیرے
ہم نے ساقی تیرے سافر نپالیوں

درد ہی بھین ہے اصل حیات
درد نے بندے کو مولا کر دیا

ہو گیا ہوں جب سے شیدا یار کا بس اوسی دن سے ہوں بندہ یار کا
بومزاج یار میں آئے کرے میری ہستی پر ہے قبضتم یار کا
ہے نہاں مجھ میں حقیقت یار کی
پکھنہ میں ہوں میں حقیقت میں مگر
ہوں فقط کہنے کو سایہ یار کا دیکھتا ہو یار کو دیکھو مجھے
میری ہستی ہے سراپا یار کا اس قدر محو جمال یار ہوں دید میں ہر شے ہے جلو یار کا
دیکھہستہ ہی تیرے وہ آگیا
تو ہی تھا بھین پر دہ یار کا

محبول جاؤں کیسے جلوہ یار کا لوح دل پر جب ہے نقشہ یار کا
غیر مہروں یار کا ممکن نہیں دہ ہے دریا میں ہوں قطرہ یار کا
غور سے سُن دل کے کالزوں سے ذرا موئے تن کرتے ہیں چرچا یار کا
بندہ اللہ تھا پردہ کیا کروں کر دیا الفت نے بندہ یار کا
شادیاں اے عشق صدقے میں تیرے
غیر ممحتوں تک آئے یہ ممکن نہیں
بے کہے عقل و حسرت نے راہی
اصل میں یہ ہے نصور کا کمال
میری صورت پر نہیں کچھ منحصر
مجھ پہ ہی بھین کیا موقوف ہے جس کو دیکھو دہ ہے شیدا یار کا

اور کچھے بچپن اپ کیا جا ہے

بن گیا ہے تیرا چہرہ یار کا

محبت کا اس کی جو اقرار کرنا
کسی کو نہ اس کے سوا پیار کرنا
جو ہے عشق صادق تو دل ہی مل کھنا
اگر کوئی پوچھے تو انکار کرنا
محبت کی منزل میں بخوفت چلنا
قدم آگے پوچھے نہ زندہ رکرنا
ستم پشم جو بھی ہو جھیل لینا
رموزِ محبت نہ اظہار کرنا
اسی میں ہے آزاد الفت کی خدمت
میرادر دل کرنے لے یار کرنا
تو ہے بھید اس کا دہ ہے بھید تیرا
کسی پہ عیاں یہ نہ اسرار کرنا
جن آنکھوں نے بچپن کرتے ہوں بکر
ان آنکھوں سے مجھ پہ بھی اک رکرنا

حسن بکر وہ عیاں خود سر بازار ہوا
عشق بیکروہی خود اپنا خریدار ہوا
کنڑ مخفی سے جو اپنے وہ منودار ہوا
اسہم اس ذات کا تب احمد مختار ہوا
خشدمیں جرم و خطاو شاہ کریمی وہیں
ہو کے مایوس جو خشش کا طلبگار ہوا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب غرق ہوا تیر میں
خششوں کا ہوتیری شکر ادا کیا ساتی
ذات بیرنگ میں تیری جو مٹا ہے یار ب
دہ ہی ہر رنگ میں ہر سمت منودار ہوا
ائی جمعرنگ کا ہوں پہ نہ قربان ہوں کیوں

بلے پئے دیکھو کے بچپن میں سرشار ہوا

تیری پی پی کے جو سرشار ہوا
دین دایمان سے والدروہ بیزار ہوا
دیا دین و دنیا دیدیا ایاں بھبھ کو
ہائے پھر بھی نہ تو سراست عیار ہوا

بخاریں سے دم بھر بھی نہ سوایا وہ کبھی
دو نوں عالم میں نہیں غیر تھا را کوئی
اُسکی پہچان میں ممکن ہی نہیں غیر ترا
نہیں پر کرے کیوں نہ وہ صدقے دے جا
عشق کا تیرے ستمگر جسے آزار ہوا
بچھرے وصل سے کیوں آپ کو انکار ہوا
بے خبر سمجھے ہے جو تجھ سے خیر دار ہوا
سبے آزاد ہے جو تیرا اگر فتار ہوا
تیرے صدقے تیری اس حضم کرم سے دلبر
آن بچھیں تیرا مجرم اسرار ہوا

تیرا نانی حسین کوئی بھی پیدا ہونہیں سکتا
تجھے اور چاہئے والا بھی مجھ سا ہونہیں سکتا
تیرے سو اسی کا مجھ پر قبضہ ہو نہیں سکتا
میں چاہوں غیر کو تیرے تو ایسا نہیں سکتا
وہ اچھاں کر نہیں سکتے میں چھا ہونہیں سکتا
نہ آئیں علیسی مریم، تیری نظروں کا مارا ہوں
وہ زندہ کر نہیں سکتے میں زندہ ہو نہیں سکتا
کبھی گر مجھ سے تھا را کوئی شکوہ ہو نہیں سکتا
اٹھائے کیلئے ناز واد اغمز سے تیرے عشوے
سو امیرے کسی کا بھی لکھجہ ہو نہیں سکتا

کسی کے دام الفت میں پھنسنے بچھیں نا ممکن

تمہارا ہو چکا ہے یہ کسی کا ہو نہیں سکتا

کیا بتاؤں کہ تیرے عشق میں کیا کیا زبان
مرٹ گیا عشق میں جنم دلشان بھی میر
پھر تو والد میں ہی صورت جانا نا بنا
میں گلگلوں میں ہی پسکر میں ہی پیمانہ بنا
اپنے ہی عشق میں خود آپ ہی دلوانہ بنا
اپ معمشوق بنا آپ ہی بنکر عاشق
اس معلوم کیا دنیا و عقبی ہے کہاں
ردنق بزم نہ ہو آج دو بالا کیوں کر

کیوں نہ مسرور ہوں بدلِ سچین میرا
عشق اور حُسن کا جب دل میرا کاشانہ نبا

کہلا ہے آج میخانہ معین الدین جنپتی کا
پیو بھر بھر کے پیا نہ معین الدین جنپتی کا
حرم ہو یا کہ تجنانہ کسی سے کیا غرض ہمکو
یہ دیوانہ ہوں دیوانہ معین الدین جنپتی کا
ز خور دل کا میں طالب ہونے ہوں طافت
یہ پروانہ ہوں پروانہ معین الدین جنپتی کا
نہ کیوں پی پی کے سبست است آج ہو جا
یہ پیا نہ ہے پیا نہ معین الدین جنپتی کا
جسے ہوشوق نظارہ وہ دیکھیں جنپتی میں سے
میرا ہی دل ہے کاشانہ معین الدین جنپتی کا
بہاں دکھو دیاں دکھو جد دکھو جاد دکھو
ہے حلوہ بے جواب نہ معین الدین جنپتی کا
شراب عشق کا بیچین ساغر آج پی پکر
ہوا ہوں میں تو مستانہ معین الدین جنپتی کا

حَمَسَ حَمَسَ

کیا بتاؤں تجھے مجھکو کیا رمل گیا
آج دل کامیرے مدعا رمل گیا
وہ مکمل مجھے رہنمائی مل گیا
جس کے ملنے ہی سے مصطفیٰ مل گیا
مصطفیٰ مل گیا تو حندام گیا
بن گئی جبکہ معاشو قہستی میری
پھر نہ کیوں ہو بلند کا پہ پستی میری
رنگ لائی ہے یہ آج مستی میری
حق پرستی ہی ہے خود پرستی میری
عشق کی انہار کامنہ مل گیا

کریں کیا تیرا شکر کا قی ادار
کہ عنایت سے تو نے ساغر دیا
اس کے پیتے ہی وہ کیف پیدا ہوا
دل سے میرے حبابِ دونی اٹھ گیا

تو حقیقت کا میری پتہ مل گیا

اب نہ کھڑک اسی کا نہ ہے کوئی غم
مرٹ گیا آج سب میرا رنج دالم
تجھ پر قربان تو نے کیا کیسا کرم
آج مشکل میں مشکلکشان مل گیا

تجھ پر جب سے ہے چشم عنایت تیری
دل میں میکر سماںِ محبت تیری
مل گئی یہ بڑی محبوکو نعمت تیری
جی کے بہلانے کو مشغله مل گیا

کیوں نہ قربان جاؤ ہم اے پریغاں
خود تو ہی کہد کر ہیر ہے تجھ سا ہم
مرٹ گیا بغیر کامیرے دل سے نشاں
جبکہ تجھ سا مجھے رہنا مل گیا

جب سے تیرے گدائی کی دولت ملی
تب یہ بچین کو تیرے عزت ملی
جن والسان پر بھی فضیلت ملی
یہ گدائی کا تیری صلدہ مل گیا

تیرنگہ ناز وہ دل میں چھا گیا
وہ کیا نگاہیں بھیں جو ملا کر چلا گیا
محوجمال اپنا ہی محجبکو بنا گیا
جلوہ کھا کیا جو آج وہ محبکو دکھائیا
آنکھوں میں میری آکے تو دل میں ہا گیا
کیسی ادا دکھا کے میرے دل را گیا
اسنی ہی اپنی یاد مجھے وہ دلا گیا
ساری خدائی کیا ہے خدا کو بھلا کیا
وہ کیا شراب بھتی ہی جاتی ہے آجکل
کیوں عشقی بار تو مجھے آگر جگا گیا
ستی ہماری بڑھتی ہی جاتی ہے آجکل
کیا چین سے تھا خواب عدم میں پڑا ہوا

بیچین دیکھنے میں تو قدرہ ہی ہے

حیرا رہوں تھوڑیں کس طرح دریا سما کیا

جستجو میں جتنی اکٹام کو سودا ہو گیا آج میرا ان سے بے پردا نظر ہو گیا
 تیر مژگاں کا تیر سے کیا مجھ پر حملہ ہو گیا
 کھیوں یا کایک لہیں میر درد پیدا ہو گیا
 دین چھوٹا دنیا چھوٹی اپنے بیگانے ہوئے
 داس پر تو کھریہ کھے کیوں میرا شیدا ہو گیا
 دین دایاں زہد و تقوی پار ساتی کیا ہے
 اے بت کافر تیر اجب مجھ پر قبضہ ہو گیا
 دیری تو بر ق نظر مچکی ادھر لیکن ادھر
 دل کے طکڑے طکڑے سینہ پار پار ہو گیا
 اے دل بیچین تو بیچین ہے اب کس لئے یار ترا ہو گیا
 جس کو کہتے ہیں خدا بیچین تو ہی اتحاگر

بھول کر اپنی حقیقت خود تو بندہ ہو گیا

میری صورت ہے یہ، یا ہے یہ آئینہ محمد کا اسی میں تک رہا ہوں ہیں روزیا محمد کا
 نظر آنے لگا ہر سو مجھے جلوہ محمد کا
 خودی میں اپنی پائیگا تو سرتا پا محمد کا
 جلا اینیگا مجھے کیونکر لے اعجاز مسیح ا تو
 محمد سے جدا ہی ہونہیں سکتی مجھے ہرگز
 اعجاز تیر تھا یا یہ جذب محبت محظی
 کتاب عقل پڑھ پڑھ زندگی برپا کر دالی
 تیری درگاہ عالمی میں دعا رہے ہر گھر طیبی
 نہ جنت کی تمنا ہے نہ دوزخ کا مجھے غم ہے
 تصور میں میر جب روتے زیبا محمد کا

میری مستی نہ کیوں یچین ۲۹
یہ صحتی ہی چلی جا
کہ ساقی نے پلا یا ہے مجھے بادا حمد کا

مجھے کر دے سب میں ترطیب پا کروں گا تو اتنا ہی کہہ دے میں دیکھا کر دن گا
میں صدقہ لرتے تو جو بے پردا ہو جا یتری آنکھ سے تھجکو تا سا کروں گا
جفا پہ جقا کر ستم پہ ستم کر نہ ہر گز کبھی یتر ارشکوہ کروں گا
محبت میں گر جان جائے تو جائے یتر اراز الفت نہ اقتضا کروں گا
سکھا میں نہ مالوں گا واعظ کا ہر گز
تصور میں نقشے یترے کھیچ کر میں مجھے دیکھ لون گا تو سجدہ کروں گا
تو اے جان عالم تماشا نی بن جا یلو ہی دل کی آباد دنیا کروں گا
تماشہ میں بن کے تماشہ کروں گا
نہ ایسا کیا ہے نہ ایسا کروں گا
یتر جھوڑ دوں در یتری سختیوں پر
ہے یچین نہیں میرا مئے پرستی
تودیر دحرم جا کے میں کیا کر دن گا

قدم پہ جو مرشد کے داری گریا
ذکیوں اپنی خوبی میں ہو آپ کیتا
نہ زاہد نہ عاید کی خاطر خدا نے
تور جان و طالب شاکر کا صدقہ
بلائیں میں لے کر مجھے لپنے سر سے
مکیں سے پہنچ جائے وہ لامکاں میں
تمہارا کرم گرنہ ہو میکے آتا
مبارک مبارک مبارک ہر مستو

سنجھل کر قدم رکھیں بچین ورنہ

چھلک جائیں گی یہ تمہاری گکریا

آئینہ میں عکس آئینہ نظر آنے لگا
عین پر خود غیر کادھوک نظر آنے لگا
صورت بشری بنے لاحد سے حدیل آئی
اپنی صورت آپ ہی پر دنظر آنے لگا
آئینے میں آئینہ حنا نظر آنے لگا
شم و جہہ اللہ کا سر آش کارا ہو گیا
عشق جب لا یا عدم سے کھنچ کر اس نہیں
رس نیا ہر سو مجھے جلوہ نظر آنے لگا
بھول بیٹھا اصل اپنی عکس پر ہوندا
خود خدا تھا خود ہی رب بندہ نظر آنیکا
مٹ گئی جب بھول یاد اپنی حقیقت آئی
غیر سمجھتے جسے اپنے نظر آنے لگا
دیکھ کر بچین اپنے حسن کی بیز نگیاں
علم حوت میں ہوں یہ کیا نظر آنے لگا

ادج پہ ماج میرا منصب آگیا
کہ میرا یار میکر قریب آگیا
در بایرا سینکر طبیب آگیا
تو خوشائے مریض محبت خوش
محودیدار سب ہو کے کہنے لگے
در دل میرا کہنے کو دل میں میرے
راز دل نہ خوش ہوں کہ بچین دل میں میرے
کیوں نہ خوش ہوں کہ بچین دل میں میرے
ہستی ہے میری پر دہ اسرار مصطفیٰ
تو خوشائے مریض محبت خوش
یہ جذب محبت ہے کہ تاثیر تصور
دنیا تو کیا ہے دین ایاں دل وجہ بھی
در دل میرا سینکر طبیب آگیا
دین ایاں دل وجہ بھی
بھتی نہیں تشنگی گو پیالہ پہ پیالہ
بیہوش منع عشق محمد نے کر دیا

دیکھو میری آنکھ سے اللہ کی قسم یہ دربار شیخ پاک ہے دربارِ مصطفیٰ
بچین خودی چھوڑ کے تو دیکھتا گیوں
دیدار تیرا خود ہے دیدارِ مصطفیٰ

دل میں جس سے ہوا واقف اسرارِ مصطفیٰ ہر شے میں نظر آتا ہے انوارِ مصطفیٰ
دیکھا کرو تم عور سے او دیکھتے والے اللہ کا آئینہ ہے رخسارِ مصطفیٰ
آدر دل میں میر صدقے تیرے قربان آمد ہے تیری آمد آثارِ مصطفیٰ
کہ ہو چکا ہوں میں سک دربارِ مصطفیٰ
بیوجہ نہیں دیکھیں طحہ کرے ہر جم دل میں ہے چھپی ابر و رخسارِ مصطفیٰ
پائیں نہ کیوں میں شدت آزارِ محبت دل میں میر ہے پیش نازِ مصطفیٰ
در دل و جان دین واپاں بیچکر
بچین میں ہوا ہوں خریدارِ مصطفیٰ

ساقی نے آج کیا منے وحدت پلا دیا دلوں جہاں کاغذ میکر دل گھٹلا دیا
پر رہ خود کی کاپر فغاں نے ہٹادیا ہم میں ہم ہی ہم کو یہ ہر سو دکھا دیا
راز خود کیتا کے شہنشاہِ عشق نے ادراک اسوا مرے دل سے ٹنادیا
صدقے دل و جان دل ایکاڑ کروں کیوں ساقی نے مجھ کو بندے سے مولانا دیا
دل پر ہماے اک نگہہ پاک ڈال کر سب نقش غیر حرف غلط سامنا دیا
تمھا لامکاں تو میں تھر میں تھے میں دور پر عشق نے میں سے مری مجھ کو ملا دیا

بچین تم ہی تم نظر آنے لگے ہر سو
پردادوں کا تپرے ہم نے ہٹادیا

۳۲ مبارک بادی

مبارک جلوہ شاہ اولیا رہ کا
جناب افتخارِ حق نہ کا
مبارک مجھ کو اے چشم تمنا
یہ نظرِ رہ محمد مصطفیٰ کا
مبارک عاشقوں کو ہو یہ جلوہ
کہ مطلق حسن ہے یہ کبریا کا
مبارک بادقد سی بھی نہ دیں کیوں
کہ ہے محبوب یہ بیشک خدا کا
خوشای چین مرشد وہ ہے اپنا
کہ رہبر ہے یہی ہر رہنماء کا

تصور بیس تیر سے ہوا ہوں میں بخود
نہ دوزخ کی پروانہ جنت سے مطلب
مجھے بت اے اسکی جنت مبارک
نہیں مجملہ واعظ کی محبت سے مطلب
نہ دیکھیں گے ہم جانب حور و علام
ہمیں ہے فقط تیری صورت سے مطلب
کھلائے ہو تو قوی سے کیا کام ہم کو
کھلائے ہو تو قوی سے کیا کام ہم کو
رہوں درد دل سے میں بچین ہر دم
نہیں عیش و آرام دراحت سے مطلب

جیسی تھا ری ابروئے خمدار دلفریب
ویسے ہی تم نے پائے ہیں رختار دلفریب
بڑھتا ہی جا کیون مرالطف ذوق و شوق
دل میں ہے تیرے درد کا آزار دلفریب
باقی رہے نہ پھر مرے مٹنے میں کچھ کسر
چمکا و میخ ابروئے خمدار دلفریب
ہر ہر قدم پہ فتنہ جگاتے چلو نہ تم
بھلی سے ملتی جلتی ہے رفتار دلفریب
بھلی سے ملتی جلتی ہے رفتار دلفریب
ایسی ہے جان من تری اگفار دلفریب
ایسی ہے جان من تری اگفار دلفریب
جس کی جھلک سے حضرت موسیٰ بنے کلیم
ہے رو برو وہی مرے دلدار دلفریب
بچین کر دیا جسے دکھلا کے آپ نے
دکھلا دشکل پھر وہی اکابر دلفریب

جسے پنا شیدا بناتے ہیں آپ
اسے قید غم سے چھڑاتے ہیں آپ
یہ چکھے کسی اور کو دیجئے ؟
مجھے صفت جنت سناتے ہیں آپ
حسیں ایک سے ایک عالم میں ہیں
مرے خانہ دل میں رہ کر مجھے
بناؤ کر مجھے راز دا راز کا
نہ دیکھاتے دیکھو سوا آپ کے
عسبت حور و علام دکھلتے ہیں آپ

تجھے کہتے ہیں بھین سے کس لئے

کوئی غیر کیا اس میں پاتے ہیں آپ

خدا کا آئینہ ہے دیکھ اپنے پیر کی صورت مجھ کی علی کی ہے یہی شیر کی صورت
 جسے ہے یاد ری صورت وہ حاضر قرآن ہے
 کلام اللہ کی بیشکت ہے تفسیر کی صورت
 نہ سمجھو شکل تم اسکو ہی سر حقائق ہے
 سراپا نورِ مطلق ہے مگر تصویر کی صورت
 جبی جس شکل پر یہ کندن کر دیا اسکو
 بھلا دے ساری شکلوں کو کپڑے صور مرشد
 سمجھو یہ بھیدہ ہر شکل ہے زنجیر کی صورت
 خدا اس کا مستخر ہے خدائی بھی ہے قیقیں
 یہ کل اک رنگ زینگی ہے کشت جسکو سمجھو ہو
 یہ ہے اک کاغذ زینگ پر تصویر کی صورت
 بڑا، تی ناز ہے مجھکو سگ درگاہ مرشد ہو
 عجیب صورت پیر مغاں تنجیر کی صورت
 حقیقت کی نکاحوں سے کوئی بھین دیکھ تو
 رسول اللہ کی صورت ہے اپنے پیر کی صورت

دکھاٹے مجھے جان من اپنی صورت
 ہوئی ایک ہی جام سے عقل را ہی!
 سنبھالے سنبھلتی نہیں ہے طبیعت
 پلانا اگر اور کیا ہوتی حالت
 کہ پیتے ہی دل پر کھینچی تیری صورت
 دل اپنے حقائیں سے دیکھے تو کوئی
 عیاں صاف کشت میں ہے تیری وحدت
 تمہاری محبت میں جو مٹ گیا ہے
 خدا کی قسم مل گیا وہ خدا سے
 میسر ہوئی ہے جسے تیری صورت

پنا لے مجھے خاک نعلیں اپنی
 کہ بیچین دل کو اسی میں ہے راحت

عقل وادرک و سمجھ سب کو مری جا پلٹ
 نظر اپنی توادھر سے ادھر انسان پلٹ
 جان کر اپنی حقیقت کو اپنی شان پلٹ
 غیر کی سمت سے لیئے مری جان پلٹ
 تو ہی رہبر ہے مری تجھی میں قربان پلٹ
 دیکھنا چاہئے بیچاۓ کا ایمان پلٹ
 پہلے تو عقل و سمجھ اپنی اوناد ان پلٹ
 اب نہ جادیر و حرم ہونے پر لشان پلٹ

طالب سر حقیقت سے یہ کہدو یچین
 یہ غزل سن کر مری قلب اسی ان پلٹ

خرو خدا را یا مدیکے غوث
 تمہارے سوا اب تو میرا کہیں
 تمہیں کہدو ہمدم جہاں میں کوئی
 کیا جس سے بے خود دھنادو مجھ
 وہ جلوہ دوبارہ یا میرے غوث
 کہ غم کا ہوں میارا یا میرے غوث
 یہ بر قعہ اٹھادو رُخ پاک سے
 کہا کہ یہ بیچین سگ آپ کا
 پھرے مارا مارا یا میرے غوث

لایا ہے آج در پر گھنگار الغیاث
 سلنے خدا کے واسطے سرکار الغیاث
 دولوں جہاں میں کوئی سنتا نہیں کی
 کس کو سناؤں اے شہزاد الغیاث

سب کی سنی ہے آپے اے شاہِ دو جہاں
 سن لیجئے ہماری بھی اک بارا لغایا ش
 خونِ جگر سے آپ کے دربار میں حضور
 تحریر کر کے لایا ہے ناچارا لغایا ش
 دلوںِ جہاں میں آپ سے ٹرھکر نہیں کی
 کس کو سناؤں امرے غمِ خوار لغایا ش
 در سے ہٹوں کا اب تو زندامن کو چھوڑ کر
 سکتک مری سینیں گے نہ سرکار لغایا ش
 بیچینِ حفاظ کر قدم یار عرض کر

ممکن نہیں کہ جاتے یہ بیکار لغایا ش

درد فرقت سے جو میرے تن میں گھبراتی ہو رہ
 سانسِ بنکرا ایک ہی پل میں نکلا جاتی ہے روح
 یوں پھر اکرتی ہے میری روح تیرے دھیا میں
 گاہ آجاتی ہے تن میں گھبہ نکل جاتی ہے روح
 آنکل پردے سے باہر اب خدا کے واسطے
 سر تری چوکھٹ پاک برتکے گھر کرتی ہے روح
 دو گھر طی بھی چین اب لینے نہیں دیتی مجھے
 اس کو سمجھا دیجئے کیوں آنا گھبراتی ہے روح

درد فرقت سے تمہارے اس دل بیچین پر

کیا کہوں کیوں نکر کہوں یو جو ستمِ ذھانی ہے

دیکھی ہے ہم جب سے رخِ یار کی طرح
 جسمی نہیں نظر میں طرح دار کی طرح
 کیوں کرنہ دیکھ کر اسے عشا ق جان دیں
 ہر اک دا ہے یار کی تلوار کی طرح
 مسٹی عجیب قی رنگیں ادا نے د کی!
 بیمارِ عشق ہوں مجھے ممکن نہیں شفا
 مرشد کی چشمِ فیض کا یہ فیض دیکھئے
 متانہ وار پھرتا ہوں عطاً ر کی طرح
 دلوںِ جہاں کی خاک اڑاتی تو ہے مگر
 بیچین آئئے میں ذرا خود کو دیکھ تو
 صورت ہے تیری صوت دلدار کی طرح

یہ کھیلی ہے ہر سو جو قدرت کی شاخ
سمجھتے ہو کمشت جسے زاہد
خدا کی قسم ہے یہ وحدت کی شاخ
وہی تسلی ہے آئینہ ہے وہی!
اسی میں ہے سرِ حقیقت کی شاخ
دور بھگی سے جب آئے اک رنگ میں
مٹی دل سے تنہ کے کثرت کی شاخ
فنا اپنے مرشد کی صورت میں ہو
یہی ہے یہی سرِ الفت کی شاخ
ز میں آسمان سب ہیں نظروں میں اب
کہاں تک بڑھی میری وسعت کی شاخ
مٹا خود کو چیزیں بستیں میں تو
اسی مشغله میں ہے راحت کی شاخ

دیکھ ان بتوں کے عشق کا لے دل مزہ تلخ
جس جس ادا پہ کچھ نظر ہر ادا ہے تلخ
میدانِ عشق ہے یہ گھر و ندانہ جانئے
کتنے تباہ ہو گئے یہ راستہ ہے تلخ
منے بھی ہے میکدہ بھی ہے جام و سبوچی
ساقی اگر نہیں ہے تو سب کا مزہ ہے تلخ
نظریں ہیں تیر تیخ محبوس چال لٹکاری
تجھکو خبر بھی ہے کہ تیری ہر ادا ہے تلخ
بیچیں ان کو راہ پہ لانا ضرور ہے
ان کے بغیر جنیے کا میرے مزہ ہے تلخ

ہنسیں موقوف ہے کچھ گرد مسلمان کے بیچ
تیر جلوہ ہے عیاں ہر دل نساں کے بیچ
نظر آئے کی تجلی تیری ہرشان کے بیچ
طالب دید ترا ہلوکے کوئی دیکھے تو
بات آتی ہے ہنسیں یہ مرے امکاں کے بیچ
میں تو قطرہ مکھا گر مجھ میں سما یا دریا
آئینے میں ہمو تیرے یعنی تیرانا ممکن
شیری مصور ہے عیاں دیکھ تری جنا کے بیچ
دین دیاں و سمجھ عقل فخرد ہسب خصت
تمہی تمرو گئے اب تو سے ایمان کے بیچ
تو میری شان میں میں اب ہم تیری شان کے بیچ
میں تیر آئینہ ہوں تو ہے مرا آئینہ

مرٹ گئے تم تو کھلا بھیڈ مہماں ایسچین
شانِ سبَل میں تھے تم طالبِ رحمان کے نیچ

دیر میں نہ حرم میں تہ دیباں کے نیچ
تیرا ملتا ہے پتہ کچھ دلِ انسان کے نیچ
و دیکھنا ہی نہیں آتا ہے کسی کو... تیرا
تجھ کو ہر زدِ ہب ملت سے جدا پانا ہوں
نہ تو ہندو ہی میں تو ہے نہ مسلمان کے نیچ
دولوں عالم میں تیرا غیر نہیں ہے موجود
جوقنا ہوتے ہیں تجھ میں وہ تجھے پاتے ہیں
ورنہ آتا ہی نہیں تو یعنی امکان کے نیچ
ہل نہیں سکتا ہے پتہ بھی تیرے حکم بغیر
ذرہ ذرہ ہے جہاں کا تیرے فرمان کے نیچ
کہہ رہا ہے جو لوٹیچین حقیقت ہے یہی

بھیڈِ اس کا ہے چھپا کفرا درايان کے نیچ

رو رہ کے جو بڑھتا ہے میرا درد جگر آج
شاید کہ پھر آیا ہے تیرا تیر منظر آج
تاکہ میر مٹنے میں نہ رہ جائے کسر آج
پھر ایک نظر دیکھ مری سمت میر میر
صد قتے تیرے ایک لٹکھ لگائے اور بھی قائل
تو چھوڑ کر سمل جھٹھے جاتا ہے کدھر آج
حاصل ہے حضوری بھی تگر دل بھی ہے یچین
کعبے سے غرض ہے نہ تو ہے دیر سے مطلب
کیا تیری محبت کا صد ہے یہ مشر آج
جزیرے کسی شترے کی نہیں جھکلو جبر آج
میں ہوں سگِ لگاہ پڑا سینے دے جھکو
اس در سے جواہ خوار کا تو جاؤں گا کدھر آج
لے لوٹنے والوں کی موقع ہے نہ پھو کو!
ساقی نے بکھیرے ہیں سر بزم گھر آج
اٹھی ہے نقابِ خ دلدار یقین ہے شریاء ہوئے بھرتے ہیں شمس و قمر آج

جور و ذرازیل یار نے اک جام دیا ھتا

یچین اسی کا تو ہے سینے میں اثر آج

رخسارِ حُسْنِ ہے کی یہ روشن ہے قرآن
 جمیٰ نہیں چھرے کہ سی کی بھی نظر آج
 تم دیکھو اگر میری طرف ترجمی نظر سے
 باقی نہ رہے پھر مرے مٹنے میں کثر آج
 تم روز کیا کرتے تھے ہم پرده نہیں ہیں
 بیٹھے ہو مگر سامنے پردہ ہے کہ صر آج
 ادنی سے اشائے ہی میں ہو جائینے یہست
 جس جس پہ پریگی مرے ساقی کی نظر آج
 کوثر کی طلب پھر نہ رہی کی تجھے زاہد
 تم سامنے ہر وقت ہو معلوم نہیں مگر
 ساقی نے ازل ہی میں بتوک جام دیا تھا
 نیچیں ہے سینے میں سی کا یہ اثر آج

نہیں کچھ بھی بھانا سوائے محمد
مرے خانہ دل میں آئے محمد
اگر رخ سے پردہ ہٹائے محمد
وہ آئے وہ آئے وہ آئے محمد
نہ جائے گی خالی دعاۓ محمد
نہ دیکھیں گے ہرگز فدائے محمد
نظر آرہی ہے ضیائے محمد
لگا آنکھ میں خاکپائے محمد
حسین کوئی بیچیں دلوں جہا نہیں

نہیں ہے نہیں ہے سوائے محمد

تو پھر کیا کروں میں شناۓ محمد
ملوگے جبھی جب ملاۓ محمد
جسے چا جیسا بتائے محمد
میرے دل میں جیکہ سائے محمد
محمد کی الفت میں جو مٹ گیا ہے
اوے کیوں نہ اپنا بنائے محمد
وہ بچوں لے پھلے کیوں نہ دلوں جہا نہیں
نہ اب چیں آئے گا بیچیں دل کو

چبھی ہے کچھ ایسی ادائے محمد

میں کب کہہ رہا ہوں قد اہے محمد
اگر ذات حق کا پتہ ہے محمد
کوئی معرفت کی نظر سے تو دیکھے

مسجھ میں جب آیا مطا، بحیر کا عنم
 بچلا میں محمدؐ کو تکس طرح بھولوں
 محمد تھیں ہو خدا بھی تھیں ہو
 سواے محمدؐ جو پکھہ ہے فنا ہے
 میں اچھانہ ہوں کا طبیبوں ہرگز
 خدلنے محمد کی ایسی صفت کی
 جو چھپ چھپ کے بیچین کرتی ہے دل کو
 مہاری ہای ایسی ادا ہے محمدؐ

یہ ہوا ہے بودل سے فدائے محمدؐ
 بیال کیا کرے کوئی ستانِ محمدؐ
 پڑیں جس پی نظریں ہو بندے سے مولا
 محمدؐ کی صورت میں خود کھو گیا ہے:
 محمدؐ کے قبضے میں ارض دسما ہے
 اگر جان جاتی ہے جائے خوشی سے
 ہمیں یا الہی وہ آنکھیں عطا کر
 ساعت وہ دے اپنی رحمت سے مجنکو
 وہ دل دیدے یارب کہ جس دلکے اندر
 کرے تاز وہ کیوں نہ قسمت پاپی
 نہ رہ جائے بیچین پھر کوئی حشرت
 جو کردے خدا خاک پائے محمدؐ

عجب پیاری پیاری ادا ہے محمد ۳۲
 دو عالم تھیں پرقدا ہے محمد
 چبھائے چلے جاؤ تیر نظر کو
 اسی درد میں تو مزہ ہے محمد
 تمہاری محبت میں دم میرا نکلے
 خدا سے نہ مانگو محمد سے مانگو
 کہ مختار ہر چیز کا ہے محمد
 سماں رہو میری آنکھوں میں دل میں
 ہی درد دل کی دوا ہے محمد
 کرم کیجئے اپنے بیچپین پر بھی
 کہ یہ بھی تمہارا گدا ہے محمد
 کرے نازنی پھین اس پہ نہ کیوں کر
 کہ یہ آپ کی خاک پا ہے محمد

مری آنکھ میں مریکر من میں محمد
 بسا ہے مری جان دل میں محمد
 کبھی لاگ کی آگ ٹھنڈی نہ کرنا
 مزہ آرہا ہے جبلن میں محمد
 جب آنکھوں سے آپ آگے میر دل میں
 پڑی جان میر بدن میں محمد
 ترقی ہو دوئی نمرے درد دل کی
 مزے لے رہا ہوں دکھن ہیں محمد
 لگا کر جو مازاغ کا سرمه دیکھا
 اکیلے ملے پختن میں محمد
 نہ ہے عقل باقی نہ ہے ہوش مجھ میں
 جنمی تھر ہوا ب میر تن ہیں محمد
 جو بیچپین نے چشم حقیقی میں سے دیکھا

ہو راحت تھیں ہر لمحن میں محمد

جمال خدا ہے جمال محمد
 کمال خدا ہے کمال محمد
 کوئی وصل کر کے محمد سے دیکھے.
 وصال خدا ہے کمال محمد
 دل و جان اور دین و ایمان سے دیکھ
 بنو تم خدارا بلاں محمد
 نہ کیوں مست ہو جاؤں ساقی نے
 پلایا ہے آب ز لائی محمد

خدا کی تو کیا ہے خدا خد ہے اس کا
کہ پانی ہے جس نے فضائلِ محمد
ہوا ہے نہ ہوگا مثالِ محمد
غلامِ غلامِ آں آں محمد
حقیقت کی نظروں سے دیکھ کوئی گر
خوشادل کے بیچین یہ دل میں تیر
سمایا ہوا ہے حنیاں محمد

زاد کو جس طرح تری گفار ہے لذیز
مجھ کو اسی طرح ترادیدار ہے لذیز
میرے لئے تو کوچہ دلدار ہے لذیز
جیسا تمہارے عشق کا آزار ہے لذیز
مجھ کو تمہارے ذکر کی تکرار ہے لذیز
کلمہ تمہارا کیوں نہ ٹھوٹوں میں تھیں کہو
کیوں دھمکیوں سے مجھ کو ڈراہے موکی
کون دمکاں میں لطف نہ آئے گا اس طرح
جیسا کہ کوئے احمد خنار ہے لذیز
بیچین یار کا تیری صورت ہے آئینہ

تو خوب جان لے یہی اسرار ہے لذیز

ملنا ہیا تیرا پیر خرابات ہے لذیز
ہو بچھ سے جس بچک بھی ملا قاب ہے لذیز
بے لطف شب روزگاشتہ سیمی لذیز
ہم تم ہیں ہم آج یہی رات ہے لذیز
لیکن سچھوں سے ٹھوڑے کے خرابا ہے لذیز
آیا ہوں نذر کے لئے ایمان دینا دل
کر لیجئے قبول کے سو فات ہے لذیز

ہر شعر میں ہے آپ کے راز دنیا ز دل
بیچین عارفوں کو یہی بات ہے لذیز

من عرق غور سے پرھاپ کو پہچان دھوند
در بدر یار کو اے طالب نہ ڈھوند
تیری ہستی کے سوا دھمیں ملتے کاہمیں
تیری ہستی کے سوا دھمیں ملتے کاہمیں
خاک یوں یرو حرم کی تو زار جھان نہ ڈھوند
ہے ہی سیخ طریقہ کا گھنی فران نہ ڈھوند
ہے ہی سیخ طریقہ کا گھنی فران نہ ڈھوند
در بدر لوائے للہ مری جما نہ ڈھوند
ڈھوند ڈھنا ہے تو اے ڈھوند خودی ہیں یعنی
ایسی ہستی کے سوا اسکو مری جما نہ ڈھوند
خانہ دل ہی میں تو دیکھا سے پائی کا
جس کا کچھ نام و نشان کوئی بتانا ہی نہیں
اس کا ملن اے ناداں نہیں آن لانہ ڈھوند
تو ہی بچین ہے سکل تو ہی طالب شاکر
تیری ہستی ہی تو ہے ہستی ارجمان نہ ڈھوند

معین الدین کا ساغر محی الدین کا ساغر
بی بی مستو چھلک اٹھا معین الدین کا ساغر
نہ کیوں کوئین کی شاہی تھی اس میں میتو
نہ کیوں کوئین کی شاہی تھی اس میں میتو
ہے مجفا الہی یہ تنظام الدین کا ساغر
شراب سر مردی پہلے افتخار الہی کے بھی کی
صراحی قادری حشمتی لفیر الدین کا ساغر
مٹا دیکایا دراں خودی تم دیکھے لو بیک
صراحی قادری حشمتی لفیر الدین کا ساغر
انا بھی کیوں بول اٹھے جو پلے ایک قطراں
کوئی گر سر مردی مستی کا طالب تو بیکی لے یہ
کہ ہے با افنا فی اللہ فرید الدین کا ساغر
یہ خواجہ جبیب اللہ قطب الدین کا ساغر
منے تو حمدہ بر ہے معین الدین کا ساغر
کروں کیا وصف میں سکا بھلان بچین جیکر یہ
ہے محبوب سمجھنی یہ محی الدین کا ساغر

جو گئے در در کھرے دلدار کی خاطر
کیا کیا نہ کیا ہم نے اپنے یار کی خاطر
تو قتل کرے یا نہ کرے تیری خوشی ہے
سر ہم بھکارے ہیں تیری تلوار کی خاطر
کیوں کر تیری صور کے سوار دیکھوں کی کو
آنکھیں ہیں وقعت جب تیر دیدار کی خاطر
دنیا ہو یا کہ دین ہو، فو ۰۰ سی رن ہو
سب ہم نے ترک کر دیا سرکار کی خاطر

۳۵

یہ وہ نہیں ہے مرض شفاء جسکی ہو ممکن
ڈھونڈ نہ دو امجھ پر دل بیمار کی خاطر
زائد کیلئے ہے نہ وہ عابد کے واسطے اللہ کی رحمت ہے گنہگار کی خاطر
بیچین دین واہماں اور جان مال سبھ
نذر انہ لایا ہے بت عیار کی خاطر

مرشد پاک پہ یہ اپنی لٹا کر ساگر
رنگِ محبوب سے لبریز ہے یہ اے مستو
قص کرتا ہوا مستی میں نہ حل دریے مجھے
راہ پر خطر ہے بڑا نہزادوں ہیں کھڑے
دو نیکی جس میں نہ رہ جائے کجھ بھی بوابی قی
در کریم سے لایا ہوں آج اے مستو
آپ بے رنگِ اعن یلکے میرے مرشد نے
دور میں ہے قدم تیرے دمگاتے ہیں
بکر عرفان پر گر کے دل کہے مرشد نے
در حضور سے والد آج میں ہرگز
ذیکھ بیچین عیار راز نہ ہو جائے کہیں

گوشہ دل میں تو رکھ لے یہ چھپا کر ساگر

ادب سے لچبو پر اپنی کی چپا در
ہے شہزادی اور وشن فنی کی چادر
کہ ہے یہ مست آئتی کے پر کی چادر
قبوں کیجئے یہ مجھ پر حیر کی چادر
ہے یہ والد علیم و خبیر کی چادر
چھپا کے چھپ نہیں سکتا کسی حال دل

ذرہ ذرہ ہے دو عالم کا جنکی آنکھوں میں ۳۶
 قسم خدا کی ہے یہ اس بصیر کی چادر
 میں اپنی خوبی قسمت پہ کیوں نہ ناز کریں
 کہ ہے غریب کے سر پر امیر کی چادر
 سروں پر رکھ کے نہ کیوں نہ کرتے جائیں
 ہے پہچین خدا کے وزیر کی چادر

جسد اطہر مرشد پہ جو داری گاگر
 زنگ عرقان سے جو مرشد نے سنواری گاگر
 نہ تو عاید کیلئے حق نے نہ زاہد کے لئے
 عرش تو کیا وہ لامکاں کی سیر کرتے ہیں
 معانی نسرا امانت سے پر ہے یہ مستو
 کیوں نہ ہر مست کرنے نا زکر ہے سرپر دھر
 بھر گئی بادہ توحید سے ساری گاگر
 پر ہوئی نور معاشر سے ہماری گاگر
 یہ تو مسلتوں ہی کے حصے میں ہماری گاگر
 سروں پر جنکے کر رہی ہے سوری گاگر
 سینحل کے لے چلو چھلنے نہ تمہاری گاگر
 تیرے محبوں کی لے ایز دباری گاگر
 کرم ہو آپ کا پہچین پہ گرے مولیٰ
 تو انھا لے گا امانت کیا یہ بھاری گاگر

نہ پھیر لا گھمانہ تسبیح نہ اور ہر دم خدا خذکر
 اٹھا دے پردہ دونی کا دل بمحض در دنا کا کہ
 میں ہی تو ہوں قلزم معاشر تپے سی ہستی مثاقی
 خود میں پیلی خود سہناں ہو خود دی ہیں پیلی عیان
 نہا ہے صور عبودت کی عیان سے سیر بوبت کی
 یہ زنجینا جو خلق اکا ہے نہ بمحنا پہچین تو نہ اسکو
 نہاں میں نا ہوا خدیش ہزار اس صور دیکھا دیکھا

دعاء

بحر عنم میں میں طوب چلا سر بسر سخام لو با تھلیل خیر البشر

ٹھوکریں کھا کے آیا ہوں میں در بدر
 ہو جکا ہوں میں مایوس سبے مگر
 ایک بھی نیک مجھ سے ہوانہ عمل
 جسم کی قید سے کردے آزاد تو
 مانا پاپی ہوں دُر دُر کے لائی بھی ہوں
 میں ہوں متگنا تیراتو ہے دانہ اڑا
 صدقہ رحمان و شاکر و طالب کا تو
 جسکو درکار دینا ہے دینا تو نے
 میں ان پاؤں گا جبک مراد دلی
 بھر دے بھر دے تو اللہ چھوئی ہری
 یترابیچین نادان ایسا نہیں

جائے فردوس میں چھوڑ کر تیرادر

یترے جلوے کی دیکھی ہے جیسے بہار
 اب نہیں چاہئے حور و جنت مجھے
 تیری الفت میں جو ہوگیا ہوفنا
 اس قدر دے مجھے بے قراری دل
 ہونہ ہو ہے تمہارا، ہی تیر نظر
 اس قدر جنم گیا ہے نصورتی را
 پایا بیچین نے حق تیری شکل میں
 ہے تیری شان ہی شان پر در دگار

ہم نے تو راز تم سے کہا اعتبار پر!
 کیا پوچھتے ہو عشق میں ایمان و جادل
 الفت میں سہنم کی ہمیں کس نہیں سیر
 دعوائے عشق ہے تو دریار سے نہ طل
 مقتل میں آج اس نے دکھایا کمال فنا
 دل میں خیالِ حُوزَّہ پر ہے ذکر حق

مرشد کے ہی شیخ مرے راہ بڑے

بیچین کیوں فدا نہ ہو دل فخار پر

جام الفت کا پلا دوغوث الا عظیم دیگر
 محکوم دیوانہ بتا دوغوث الا عظیم دیگر
 میں سَدَّ دلگاہ ہوں بِحُصُرٍ كر در آپ کا
 کس طرف جاؤں بتا دوغوث الا عظیم دیگر
 واسطہِ حسین کا یا شاہ دیں دل میں
 نقشِ کشت کو مٹا دوغوث الا عظیم دیگر
 لے علی کی آنکھ کے تارِ حسن کے لاد لے
 خواب سے محکوم جگہ دوغوث الا عظیم دیگر
 شربت دیدار سے بہرِ محمد مصطفیٰ
 نقصان کر جھی نہ دیکھوں خود غلام کیطر
 تم اگر جلوہ دکھا دوغوث الا عظیم دیگر

ہے لقین ہوگی دل بیچین کو راحت نصیب

رخ سے گر بر قعہ اٹھا دوغوث الا عظیم دیگر

خدا کو دیکھ تو لیکن مجرم سر بر بنگر
 نظارہ کر محمد کا خدا کی تو نظر بتکر
 زبانہ جستجو میں فروش بجنکی پر لشائی
 بیسے ہیں سب کی آنکھوں میں وہی نورِ طنبکر
 ہوا جب شوقِ نظارہ خود اپنے حسن کا ان کو
 سمائے ہوگے سینے میں تم در جگہ بنگر
 تمہیں کہہ دتمہاری یاد جا کس طرح دل

بھلا احسان کیوں بیوجہ سر رلوں میجا کا
بنے تھے در دل خود وہ آئے چارہ کرنگر
تمہیں کل تھے محمد آج خود تم شان کشیدیں
ہماری اربی کو آگئے ہوا رہ پر بنگر
تجھی دیکھ کر جنکی گرے تھے طور پر موسیٰ
وہی سینے میں میر صوفشاں ہیں خود بنگر
مری جان جیزیں اے در دل قربان تھیں
بانے ہے تو سرور دل مراد رو جگر بنگر
مبارک ہو کجھے بیچین نعمت تاب نظارہ
رخ دلیر ہے تیرے رو برو شمسِ قمر بنگر

مجھکو یہ معلوم ہے بہتر سے ہے بہتر نماز
دل پر قابو یار کا ہے ہوا دا کیوں کر نماز
گر لقین بھکونہ ہوا زاہد تو اگر دیکھ لے
میکدے میں پڑھتے ہے ہیں شیشہ و غزنماز
شیخ نے اتنے کے سجد کہ کھصہ پڑ گیا
پر نہ پہونچا منزل مقصود تک پڑھنگر نماز
زاہد و ہم تو شراب عشق سے کر کے و منو
پڑھتے ہیں ہر دم ہر گھر طی اکثر نماز
تم کو بھی ہوتا میسر یہ تو تم بھی جانتے
ہے وصال یار بہتر یا کہ ہے بہتر نماز
اب کجھے کی ضرور ہے نہ مسجد سے غرض
ہم نے ٹھانی ہے پڑھیں کے یار کے درر

مان انے بیچین تو ہر گر نہ داغظ کا کہا
ہو تھیں سکتی شراب عشق سے پڑھنگر نماز

میری شیں نہ اگر آپ یا غریب نواز
سے نگاون مری التجا غریب نواز
سے نہیں ہے کوئی بھی مشکل کشا غریب نواز
سو امہا سے دو عالم میں یا جدیب اللہ
تھیں سے تکو ہوں ہیں مانگنا غریب نواز
نہ دین چاہئے مجھکو نہ چاہئے دنیا
تھا سے در سے ولايت ولی کو ملتی ہے
تھا سے در پی جو آیا پھر انہیں خالی
تمہارا و صفت ہے وصفا خدا غریب نواز
جمال پاک تھا راجمال احمد ہے

نیکاہ جس پر طریقی ہو گیا وہ مالا مال ۵۰
کرم ادھر بھی ہو بہر خدا غریب نواز
فنا ہوا آپ تھی سستی میں یہ مری سستی

شراب سریدی بچین کو پلا دیجئے

کہ ہے یہ آپ کے درکار گدا غریب نواز

تم راز بنی تم شکل علی سلطانِ الہند غریب نواز

مطلوب بنی محبوب رے شبیہ ہیں ہوئے خواجہ

تم خضراء حقیقت ہو تم گور تراجم ولاست ہو

کیا آپکی کوئی کر لیگا صفت جلت ہیں دفعہ کل وحدت

تم معنی گنج حقیقت ہو تم نیر برج رسالت ہو

سجد کی دہ جا خدا کی قسم جن پر ہے پانقش

اے گنج حقیقت عرف قافی اے شرح راز من رانی

اے ساقی کو شر کے پیارے اے عرشِ معظم کے

افعال بڑے زیادہ ہیں مکرے ہائی رحمت کہتے

دنیا کی بہت کھاکر طھوکر اب ان پر اہو چوکھٹ پر

وہ جامِ حجھ کردیجئے عطا حسین و حمد کا صدقہ

غم رحمتِ عالم ہوا فا بچین یہ بھی ہو لطفِ درا

تمہارا میں بھی ہوں غلام یا غریب نواز

مزہ نماز کا حاصلِ مجھے بھی ہو گا

تمہیں کیوں دیکھتا ہر دم تمہاری ہی سننا

میرا بھی لمحے سلام یا غریب نواز

تمہارا عشق ہو ام یا غریب نواز

یہی ہے عاشقون کام یا غریب نواز

یہاں یہ کوئی گنگار ہو کہ عالیہ ہو
تمہارا سب پتے اکرم یا عزیب نواز
پلائے جھٹے جسی بھی میں پی لوں گا
نمٹے کی پوچھتے اقسام یا عزیب نواز
دیا کھاشبلی و منصور کو بھی جوتمنے
مجھے بھی دیجئے وہ جام یا عزیب نواز
تمہیں نہ دیکھوں جنتک قمری ملتیں
تمہارا وصف ہے وصف خدا خدا کی قسم
کلام حق ہے یہ کلام یا عزیب نواز
تمہارے در کا تو یہ چین بھی بھکاری ہے
ذرہ ہواں پر بھی انعام یا عزیب نواز

ساؤں غم کی میں کیا داستاں غریب نواز
کحال میرا ہے تم پر عیاں عزیب نواز
خراب خستہ ہوں لیکن میں اسگ تھاں ہوں
تمہارے درسے میں جاؤں ہماں غریب نواز
تمہارا بحر کرم ہے رواں غریب نواز
قسم خدا کی ہر اک عاصیوں ہی کی سخا طر
نشان جسکا کہ کوئین میں نہیں ملتا
وہ بنے نشان کا تھی ہونشاں غریب نواز
کریم آپ سامنا نہیں کوئی مجھ کو
تمہارے درسے کسی کو ملے یہ ناممکن
ٹلاش کرچکا دلوں جہاں غریب نواز
کسی کے درسے کسی کو ملے یہ ناممکن
ٹڑا ہے ہو جو نعمت یہاں غریب نواز
قسم خدا کی خدا سے جدا نہیں پایا
چہاں خدا ہے وہیں پر ہیں ہماں غریب نواز
زمانہ چھوڑ تو چھوڑ ٹھہیں گغم اس کا
شراب شوق دو یہ چین کو تو ایسی دو
زمانہ چھوڑ آپ کا یہ آستاں غریب نواز
کہ بھولے بیتے ہی دونوں جہاں غریب نواز

یہاں ہوا پکی کیا نشان یا غریب نواز
کہ تم ہو منظرِ رحمان یا غریب نواز
میر کعیہ میرے قتلہ میرے رہبر ہو تھیں
تم ہی ہو دن دا ہمان یا غریب نواز
کہ جسم ہوں میں تو تم دین یا غریب نواز
میر کعیہ میرے قتلہ میرے رہبر ہو تھیں
تم ہی ہو دن دا ہمان یا غریب نواز
جدائی آپ سے ہو جائے مجھکو ناممکن

سَكِّ حضور سُوْجَھَیْ ہیں جو دُلُوْ جان سے
وہ دو جہاں کے ہیں سلطان یا غریب نواز
نگاہِ دل سے بُودِیکھا تو یہ دیکھا میں نے
تھیں ہونا طقِ قرآن یا غریب نواز
قسم خدا کی خدا کو اسی نے پیچا نا
جسے ہے آپ کا عرفان یا غریب نواز
دِ حضور کا نیچین سمجھی تو منکنا ہے
اسے سمجھی دو مئے عرفان یا غریب نواز

غم کامرا ہوں یا غریب نواز دل دوپارہ ہوں پا غریب نواز
گو میں خستہ خراب ہوں لیکن سَکِّ تھا را ہوں یا غریب نواز
میری چارہ گری ذرہ تکھے میں بے چارہ ہوں یا غریب نواز
نام لیوا تو آپ کا ہوں میں ! گونا کارہ ہوں یا غریب نواز
سوار تھا لے سب کی نظروں سے میں اُتارا ہوں یا غریب نواز
میں برا ہوں بھلا ہوں جیسا ہوں پر تھا را ہوں یا غریب نواز
مجھے پیچین کو سہارا دو । مجھے پیچین کو سہارا دو ।

بے سہارا ہوں یا غریب نواز
لے طالبِ خدا در سر مغار نہ چھوڑ
دو لوزی جہاں چھوڑ دے یہ آستان چھوڑ
صورت پر اپنی شیخ کی تصویر کھینچ لے
واللہ بنے لشائ کا یہی ہے نشان چھوڑ
مرشد کے روئے یاک پر انکھیں جھیلیں
نار نفس کو اپنے پکڑے تو اے دلا !
جس میں ہے چاند ہے یہ وہی آسمان چھوڑ
ہو گا اسی میں رازِ خدا کا عیان نہ چھوڑ
یعنی یہی ہے دامنِ شاہ جہان نہ چھوڑ
اس سلسے کو ہاتھ سے او بدلگان چھوڑ
پیچھے قدم ہٹے نہ محبت کی راہ سے

بیچین ہو ہزاروں بلاوں کا سامنا
لیکن کسی طرح در پیر مغاں نہ چھوڑ

طالب اگر ہے تو در پیر بدی نہ چھوڑ یہ جان کر کے ہے یہ در مصطفیٰ نہ چھوڑ
تصویر شیخ لوح دل مبتلا پی کھینچ تیرے لئے یہی ہے در بے بہانہ چھوڑ
جسے میں آہی جائیگی تیرے پی کھی لیکن یہ شرط ہے کہ در میکدہ نہ چھوڑ
پھرتی ہے جو لگا ہوں میں تصویر دل ربا دل میں انما لے اسے مرد خدا نہ چھوڑ
بیچین ان کے ذکر میں دن رات ہو لسبر بہتر ہی ہے تیرے لئے مشغلا نہ چھوڑ

زندگی ہو گئی اب تو مجھے دشوار افسوس لے گیا چھین کے دل وہ بت اعیا افسوس
دل کے اڑاں نکلنے کبھی نہ پائے تھے ابھی کہ ہوا ہے بدف ابر وے خمدار افسوس
دین و دنیا میں کہیں کا بھی رکھا تم نے چلدی یہ عشق میں کر کے جو جھے سر را افسوس
مختگ گئے ہم تو طبیبوں کی دو اکر کے مگر اور برضتا ہی اگیا عشق کا آزار افسوس
ہائے اس عشق نے ایسا کیا بر باد مجھے دو جہاں میں نہیں ملنا کوئی غم خوار افسوس
ہر قدم پر ہے مصیبت ہی مصیبت اے دل کس قدر را جھبٹتا یہ پر خار افسوس
بچھو بیچین نہ لینا تھا کبھی نام ان کا

کر دیا تو نے تو رسوا سر باز افسوس

ایک بھی بات کسی نے نہیں مانی افسوس سخن پیر مغاں سمجھے کہا تی افسوس
صورت شیخ طریقت ہی تو ہے مرآۃ حق کوئی سمجھا نہیں یہ سر تھا تی افسوس
مثل اپنے ہی سمجھتے رہے نادان بچھے سر حق تو ہے تیری قدر تھا جاتی افسوس
رنگ کشد میں کوئی اپکو زنگنا ہی نہیں پردے بزرخ کے اللئے نہیں زانی افسوس

ہے پتے کا نہیں ملنے کا پتہ تیرے سوا
 نہ ملابار ہوئی عمر بھی آخر... زاہد
 مفت بر باد ہوئی تیری جوانی افسوس
 غیر شکر جونہ کرنا تور یا صفت زاہد
 تو عبادت پر تری پھرتا نہ پانی افسوس
 تم نے مستی میں کیا راز محبت انشا
 نہ چھپائی کریم کھنی بات چھپائی افسوس
 اپنی ہستی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے بچین

بھید کی بات کسی نے نہیں جانتی افسوس
 یہ دین فراموش کہ ایمان فراموش
 پر ہونہ مرے شیخ تیری شان فراموش
 شیخ فراموش ہوز نار فراموش
 کرنا نہ مگر عشق کا فرمان فراموش
 مطلب ہے بھی لا کا بھجھ خور سے اے دل
 کردے تو فراموش بھی اے جان فراموش
 اک جام بھی پن لے جو منے عشق کا زاہد
 جنت کی ہوں ہوگی اسی آن فراموش
 ہو جائے عیاں سر حقیقت ابھی بچپر
 قالب کو اگر دے تیری جان فراموش
 بیمانہ چلا ہے تو ذرا دھیان بھی رکھنا
 بچین وہی ہوتا ہے مقبول زمانہ
 جو کرتا نہیں پا رکا فرمان فراموش

تم کو تو برابر سی تکرار کی خواہش
 پوچھی نہ کبھی عاشقی لا چار کی خواہش
 اک دید کی حسرت پر اسے آنکھ دکھانی
 پوری نزکیا طالب دیدار کی خواہش
 دل لیکے میرا کر دیا رسائے زمانہ
 ساقی سے یہ کہد و کہ اگر خم بھی پلا دے
 کیا جانے کیا ہے بت عیار کی خواہش
 پوری تو تہ ہوگی کبھی منے خوار کی خواہش
 خنجر کے تلے سے نہ ہٹاون کا کبھی سر
 تاو قتیک لوری نہ ہو سکر کی خواہش
 سینے میں چھپانا کبھی آنکھون پہ بھاتا
 یہ رہ گئی دل میں تیرے بیمار کی خواہش

آرام ملے گانے مجھے قریں ہر گز !

بیچین کرے گی تیرے دیدار کی خواست

کر کے کیوں کوئی جان کر کام ناقص
کہ ہے کارنا قص کا استحجام ناقص
خدا کی خدائی ہے طرفہ تماش
نہ ہیں خاص سماں نہیں عالم ناقص !

شراب محبت کا ہے حم ناقص
بھائی شیخ صاحب تو کل کہہ ہے تھے
زمانے کی راحت میں بھولا خدا کو

مزے تو ہیں بیچین الفتیں لے جد
مگر ہے محبت کا انجام ناقص !

میونکر نہ کروں یا مرے تیرا ایاں خالی
منہ میں گرے خالق نے رکھتی ہی زبان خاص
سکھنے کو تو ہر چیز میں تو جلوہ فگن ہے
لیکن ہے تیرا یا مرے دل میں مکال خاص
تو ڈھونڈھتا پھرتا ہے جسے وہ ترے کا
اس کھوئی ہوئی چیز کا تو ہی انتہا خالص
پھر کر تو دراد بیکھر جو دیکھا نہیں تو نے
آئندہ ہستی میں تو ہی تو ہے عیار خاص
لاریبُ عالم میں تیرا عیز سنبھیں ہے
تو ہی تو یہاں خاص ہے تو ہی دیاں خاص
نمکن ہی نہیں غیر تیرا دل پہ ہو قابض
قابل میں ہے یا ر تو ہی تو ہے روآن خاص
ستکرنے پھر جائیں بھلا اہل سمجھ کیوں

بیچین ہے پر شرمیں کے مزہناں خاص

مذہب ہی میرا کچھ نہیں یعنی دھرم کی غرض
کافر عشق ہوں مجھے دیر و حرمت کیا غرض
واغطہ سارے ہوں کیوں ہورانِ خلد کی صفت
میں تو فدا کے یا رہوں بارع ارم کیا غرض
ساتی مخواش دا بھی جام شراب بخودی
بھر بھر کے تو پا رے جا شادی ختم سے کیا غرض
تجھکو نہ کہتے ہیں ملا تجھکو نہ کہتے ہیں بحدا
اپنا یقین تو ہے یہی اور نسے ہم سے کیا غرض

زاہد غدارے ہو گئے ہم ہیں قدارے دل رُبا! ۵۶
ساقی کی بزم ناز میں پی کے جاگے بخودی
بیچتین دل میں گئے مر جبکی تلاش بھتی مجھے

خود بپتیا ہوں یا کادیر و حرم سے کیا غرض

اب بیکھا ای رب مدینہ باع جنت کے عوض
تیرے جلوے سے نہیں ہو گئی بھی سیری مجھے
صور احمد بیکھا دے اپنی صور کے عوض
جنکی خاطر سے بنے ہیں یہ زمین و آسان،
ان کے در کی دے گدا نی باشدابت کے عوض
جو تمہارے جامیں لے دے کرو تم کو ہرش کایت کے عوض

ایک تیہ تھا یوں ہی بیچن اُس پر یہ ستم

تم نے آنکھیں پھیر لیں نظر عنایت کے عوض

غیر کا مجھ پر ہے گمان غلط
بمحکوب صوکہ ہے میری جان غلط
ایک دن خاک میں مل گا صدر
تیر کی ہستی کا ہے لشان غلط
تو نے ہرشی الگ الگ سمجھی
اپنی ہستی پہ ناز کرتا ہے
ایے عاقل یہ ہے مرکان غلط
تو ہی بیچتا ہے پستہ اس کا

رمز ہے یہ اسے نہ مان غلط

سمجھتا ہے تو جس کو کثرت فقط
 بلاشک یہ ہے نقشِ وحدت فقط
عبادت سے تیری مل گا نہ وہ
 ملائے گی حق سے محبت فقط
 نہ جاڑ صونڈھنے دیر و کعبہ میں تو
 پتہ اُس کا ہے تیری صورت فقط
 عبادت میں اگر و تقویٰ یہاں
 دسیلہ مر ای تیری رحمت فقط

ترا عین نظروں میں کیوں کر رہے^۵ نگاہوں میں ہے تیری صور فقط
 وہی آئینہ ہے دسی شکل ہے یہی تو ہے سرّ محبت فقط
 مراجعت پھین کھوا ہے راز
 مجھے ہے اسی سے محبت فقط

عجب راہ طریضی تباہا ہے داعظ
 کہ رشتہ خدا سے چھڑاتا ہے داعظ
 جسے شرک سمجھا وہ ہے تیری ہستی
 اسے کیوں نہیں تو مٹانا ہے داعظ
 یقین ہے جسے حق کی وحدانیت کا
 اسی کو تو کافر تباہا ہے داعظ
 جہنم سے ناحقی ڈراتا ہے داعظ
 مجھے خوف کیا میں ہوں شیداۓ کشد
 تو چل دیکھ کوچے میں دلبر کے میرے
 نماز اور روزہ زکوہ اور حج کے
 سنا نماہن پھین کو وصف جنت
 اسے کب تراذ کر بھاتا ہے داعظ

محبت سے تجھکو ہے انکار داعظ
 عبادت تری سبے بیکار داعظ
 سمجھ لیتا تو کاش اپنی حقیقت
 نہ کرتا اسی سے بھی تکرار داعظ
 باگر دیکھ لے تو ابھی زہد لٹٹے
 ملنے ملنے کل قیامت میں جنت
 مرا یار ہے وہ طردار داعظ
 ابھی دیکھ لے کوچہ یار داعظ
 سر طور کیوں غش میں آتے نہ موسیٰ
 کہ تھا صوفشاں جبلہ یار داعظ
 مبارک تجھے حور و غلامان جنت
 مرا یار ہے کافی مجھے کوچہ یار داعظ
 سناؤں کے اب میں لفظِ انا الحق
 نہ مفتی نہ قاصی نہ ہے دار داعظ
 مجھے عیز کی جستجو ہی نہیں کہے
 میں ہوں آپ پناطل بگار داعظ!

فما ہو چکا کب سا بیچین بست میں

قضا سے ڈرائیا ہے بیکار واعظ

اس طرف کبی ذرا روح گھادے شمع

آتش شوق میں اپنی ایسا جلا

میرا نام و نشان بھی ٹادے شمع

عشق میں تیرے دن رات جلتا ہوں

اگلے یوں میر دل میں لگادے شمع

کوئی اس کے سوا اور حسرت نہیں

کب سے پروانہ جلنے کو بیتا ہے

پنے پھرے پر دا اٹھادے شمع

طور جل بیعن کے کو ملہ سوا جس طرح

یوں ہی مجھ کو بھی الجا جلا دے شمع

ہوتا جا ہا ہے بیچین حد سے سوا

دل ہمارا اٹھ کانے لگادے شمع

میخانے میں آنا اسے ہشیار ہے منع

بڑھتا ہے گرید درد تو بڑھنے کی اسے

یعنی کر ایسے درد کا انہمار ہے منع

گرد یکھتا ہوا سکو تو دیکھا اسکی آنکھ سے

آنکھوں کو تیری خواہش دیدار ہے منع

سو بھملہ ہے قتل کی توڑ کا ہونے قتل کر

عاشق پہ اپنے کھینچنی توار ہے منع

بیچین خود کو جان ہو تو چپ پر ہو

عارف کو اس مقام پہ گفتار ہے منع

میں صدقے تیرے میرے دل بر چراغ

مرادل ہے بجھ سے منور چراغ

خدا کی قسم تو ہی پیارے مرے

ہے روشن مرے دل میں بنکر چراغ

نہیں مجھ پہ موقوف سب کیلئے

تظرکو ر باطن کو کیا آئے گا

مرادل ہے بجھ سے منور چراغ

ہے روشن مرے دل میں بنکر چراغ

بنایا تجھے حق نے رہبر چراغ

تباہ ہے ہر کوں کے اندر چراغ

پر کھکھ کر ہزار دل کو دیکھا مگر ۵۹
بے سمل ہی بہتر سے بہتر چراغ
بچھائے کسی کے بچھے گانہ یہ
رسہ گایا یہ روشن برابر چراغ
دعا ہے یہ بیچین کی یاخدا

جلے عمر بھر دل کے اندر چراغ
روشن ہے دو جہاں میں می پر کا چراغ دل میں بھی می ہے اسی تفسیر کا چراغ
سو سو طرح کے رنگ بدلتا ہے آن میں واللہ یہ عجیب تاثیر کا چراغ
ممکن نہیں کسی کے بچھائے سے یہ بچھے جلتا ہے گا حضرت شیخ کا چراغ
اب اس کا وصف کیا کر دل قصہ مختصر سرکار دو جہاں کی ہے تفسیر کا چراغ
بیچین اس کے واسطے کو شش قضوں ہے

تقدیر یہی سے ملتا ہے تقدیر کا چراغ

ن تو کبھی ہی کی جانب نہ کلیا کی طرف کوئی لے جائے مجھے اس بہت رعنائی فر
رُجُح پر لوز کو بر قمع سے چھپا دنہ ابھی دیکھنے دو مجھے اپنے رخ زیبا کی طرف
گھر سے نکلا تھا کہ کبھی کی زیارت کو جلو لے گیا عشق مجھے کو چڑی لیا کی طرف
لاد و ادرد محبت ہے سما یادل میں مجھے کو بیکار ہے لے جانا میسا کی طرف
روگئی ہے ابھی مٹنے میں کسر حقوقی ہی اک نظر دیکھو تو تم اس دل خستہ کی طرف
یہ بھی منزلِ مقصد ہے پہونچ جائیگا تم کنکھیوں سے اگر دیکھو شیدا کی طرف
رشش عشق کی تاثیر ہی ہے بیچین

خود کھینچ آتے ہیں وہ مجھ دل بستہ کی طرف

میری نظر تو ہے رخ دلدار کی طرف ان کی نگاہِ اکٹھتی ہے اغیار کی طرف
کبھی کی آرزو نہ غرض بگدے ہے اب ہمارا رخ ہے رخ یار کی طرف

موقوف کچھ بھی پہ نہیں غور کیجئے ۴۰
 ساری خدا تی ہے رے سرکار کی طرف
 موسیٰ سے شوقدادی دکا انعام لو جھئے
 آساں نہیں ہے دیکھنا اس یا کیطوف
 بیچین کوئی نہ ترا ہے مر جائے شوق سے
 کب دیکھتے ہیں وہ کسی بیمار کی طرف

جنتک اے ہیں جو تمہارے روئے زیبائیطوف
 وہ کچھ ممکن نہیں دیکھیں بودنیا کیطوف
 دم بیوں پر آگیا ہے اشتطار دیدیں
 تم نے مرکر بھی نہ دیکھا اپنے شید کیطوف
 زید و لقوئی پار سائی سبھرے رہیاں گے
 عشق سے جاییگا بیشک عرش اعلیٰ کیطوف
 غور کرنا غافل نہ بن دل ہیں وہ جلوہ گر
 چاہنے والے تمہارے بیوں ہیں سرگرم تلاش
 کوئی کھعے کو گیا کوئی کلیا کی طرف
 عشق کہتا ہے کہ بختانے سے جاتا ہے کہاں
 میں نے تو بیچین چاہا تھا کہ کیجئے کو چلوں
 جذب دل لیکر چلا ہے حسن لیلا کیطوف

تصور میں دلبر کے مت جائے عاشق
 مٹاۓ میں اتنی نہ باقی ہے میں!
 برابر نظر جس نے کی اسکو مارا
 تو پھر مقصد دل نہ کیوں پائے عاشق
 تو معشوق سے اپنے مل جائے عاشق
 تیرے رو بروکس طرح آئے عاشق
 نہ کیوں شکل معشوق بن جائے عاشق
 سوا تیرے در کے ھٹکاتا ہماں ہے
 اگر موت سے سیلے تھوڑا کو مسادے
 بھجھے چھوڑ کر اب کدھر جائے عاشق
 بلاشک ادا ہو قضا عمر بھر کی!
 یہ تڑپے نہ کیوں رنگ لیںکل ساہر دم
 ہے بیچین دل بیچن کیا پائے عاشق

در اصل میرا ہونا ہی تو تھا جب عشق ۴ جب گم ہوا ہوں میں تو ملائے ستاب عشق
 مخور چشم ناز سے پی کر شراب عشق
 حاصل ہوں القب مجھے مست خرا ب عشق
 زانہ لکاہ شوق سے پڑھ کر ذرا تو دیکھ
 کثرت سمجھ رہا ہے جسے ہے کتاب عشق
 دلوں چہاں کردے فراموش وہ ابھی
 ساقی دو آلسہ دہ پلارے مجھ تو آج
 ہو جائیں دل جگر مے جل کر بنا عشق
 پیر غوال تیر کی نظر التفات سے دل میں چمک رہا ہے میرے آفتاب عشق
 مٹے ہی میر راز محبت عیاں ہوا
 بیکین میری شکل بنی کھنی جب عشق

ستائے گا عاشق کو اے یار کب تک
 چھپائے گا بر قع میں رخسار کب تک
 نہیں مجھ میں اب طاقت ضبط گریہ
 رہوں در دل میں گرفتار کب تک
 بلا لمحے اپنی پوکھٹ پہ مجھ کو
 پھروں در بد مرے سرکار کب تک
 مراد دل اب مٹا جا رہا ہے
 رہو گئے نگاہوں میں سرکار کب تک
 مرے دل میں بیخومری جان بنکر
 کسی پہلو ملنا نہیں چیزیں یار ب
 ستائے گا الفت کا آزار کب تک
 اس امید پر اب ہیں بیکین دیکھیں

اٹھے سکان قاب خ یار کب تک
 محبت کا جس میں سما تا ہے رنگ
 اسی کی خود کی کو مٹا جا ہے رنگ
 مرا پیر جس پر حضرت صھاتا ہے رنگ
 تو ہرگز نہیں اس کا جاتا ہے رنگ
 عجب رنگ وحدت ہے مرشد تیرا
 کہ کثرت کا دل سے مٹا جا ہے رنگ
 مرے دل کو مرشد کا بھاتا ہے رنگ
 بہت رنگ آنکھوں سے دیکھے مگر

نے گھراؤ ہرگز نہ عجلت کرو ۶۲ کہ آتے ہی آتے تو آتا ہے رنگ
خدا کی فسم طالب رنگ عشق در پر و مرشد سے پاتا ہے رنگ
ہر اک سال تو بیچین حصہ نہیں

مقدار سے یہ ہاتھ آتا ہے رنگ

قربان جاؤں تیرے لے مہرباں قاتل مجھ کونہ چھوڑ جاویں تو تم جان قاتل
خبر کی گیا ضرور ہے قتل کو ہمارے کافی تری نظر ہے اے نوجوان قاتل
رہ رہ کے دل ہمارا بکیوں چھل رہا پچھن تین میں میر شاید باقی ہے جان قاتل
بس میں تو کر چکا ہے مجھ کو مگر یہ اب تک کرتی ہے ذکر تیر امیری از بان قاتل
کب سر نہیں جھکایا میں نے پزیر خبر سو بار کر چکا ہے تو امتیاز قاتل
جب قتل کر چکا ہے پامال لاش کر دے تاکہ لے ہے نہ باقی یہ بھی نشان قاتل
بیچین کیوں کیا بہتر ہے قتل کر دے

یہ التجا ہماری اللہ مان فتاوتل

جو بے یاں الفت اٹھانے کے قابل وہ سر ہے ترے آستا کے قابل
نبا لو مجھے تخدیہ عشق اپتا کہ ہے میر اسینہ نشانے کے قابل
نشانِ کفت پائے معشوق توں میں نشانِ کفت پائے معشوق توں میں
مزہ ہے محبت میں سورج بگرے لگی یہ نہیں ہے بھانے کے قابل
سہاں جاؤں میں چھوڑ کر تیری پوکھٹ تیرا ہی ہے در سر جھمکانے کے قابل
دو عالم میں اچھی طرح دیکھا بحالا تمہیں ایک ہو دل لگانے کے قابل

نہ کرنا کہیں راز بیچین ظکا ہر

کہ نکتہ ہی ہے چھپانے کے قابل

یا الہی دے مجھے تو انتہائے درد دل ۶۳
یرے صدقے آج لے ساتی پلا ایسی شرزا

اب یہی حسر دل حست زدہ میں گے مرے
درد دل ہی آمد پیغام دلب رہے فقط

کل جو قطرہ کھال تظر آتا ہے دریا آج وہ

تہذب و تقویٰ دین ایمان پار سانی جان تن

لائق سرِ محبت لا لائق سرِ محبت وہی یہ چیزیں دل

درد سے ترپاکے لیکن چھپا درد دل

یہ جب میرا دل ہوا ہے آشنا ہے درد دل

میں عبادتی کے لائق ہوں نہ قابلِ زہر کے

زہد و تکلومبارک حور غلامِ جنان

یوں تو کہنے کو ہر اک لیں جھلکی گے درد کی

کیوں نہ مید جان و دل یہ چین میں پس کروں

کر دیا ہے جس نے جھکو مبتلا ہے درد دل

تم خلق کا ہے تاجدار کا صندل

فرشتے جس کے دریے کرتے ہیں جبیں میں

بلا و ضور کوئی با تھلکائے اسکو

اہ دل اہل نظر کیوں نہ ہوں صدقے اپر

تجھی اسکی ہو کیون من میں کیوں ہر سو

جمیل حسن خدا نامدار کا صندل

پکھ نہیں دکار جھکو ما سوائے درد دل

جسکے پینے سے قیامت تک بخایے درد دل

پکھ نہیں میں رہے باقی سوائے درد دل

دین واپاں جا گئے پر نہ جادرد دل

ہے عطا درد دل یہ ہے عطا درد دل

کرچکا ہوں زاہد و پکوفدائے درد دل

لائق سرِ محبت

لائق سرِ محبت وہی یہ چیزیں دل

درد سے ترپاکے لیکن چھپا درد دل

درد دل جھپٹی فدائے میں فدائے درد دل

وقف کردے اے خدا جھکو برا درد دل

گھربنا بیٹھی میں دل میں ادائے درد دل

یوں تو کہنے کو ہر اک لیں جھلکی گے درد کی

کیوں نہ مید جان و دل یہ چین میں پس کروں

کر دیا ہے جس نے جھکو مبتلا ہے درد دل

بنائے آج رحمت پر درگاہ کا صندل

پڑھود رو ہے درس شہنشوار کا صندل

کہ ہے محیوب خدا ذی وقار کا صندل

اہ دل اہل نظر کیوں نہ ہوں صدقے اپر

کر ذات حق کی ہے یہ بادگاہ کا صندل

قسم خدا کی ہے کان زگاہ کا صندل

خوشانصیب کر ہے سر پر آج یہ میرے

خدا بھی وجہ میں بیچین کہہ رہا ہے یوں
ہومبارک میرے شہر یار کا صندل

اپنے مرشد کی خاک پا، میں ہم دلوں عالم کے بادشاہ ہیں، ہم
اپنے مرشد سے کب جدا ہیں، ہم اسی دریا کا بلبلہ، ہیں، ہم
صورتِ شیخ پر فدا ہیں، ہم!
انہیں موزوں پر مستلا ہیں، ہم!
ہم میں اے یار تو ہے یا انہیں، ہم
اب وہی شکلِ دل ریا، ہیں، ہم
کہ حقیقت کا آئینہ ہیں، ہم
دو لوز عالم نکیوں ہو منظروں میں
جسے لکھے ہیں اپنے، بھرے سے
اب تو ہر سمت جا بجا، ہیں، ہم
پرانہ سمجھا کوئی کہ کیا ہیں، ہم
مجھ سے کہتا ہے دردِ دل میرا
اے بیچین لا ددا، ہیں ہم

تو ہی جانا ہے کہ کیا ہو گئے، ہم
تو حق کی قسم حق نہ ہو گئے، ہم
حقیقت کا جب آئینہ ہو گئے، ہم
کبھی اصل میں اپنی لا ہو گئے، ہم
تو پھر ہر طرف جا بجا ہو گئے، ہم
ہوا شوق اپنے نظرے کا مجھکو
ہوئے ہم فنا سے بھی پہلے فنا جب
خدا کی قسم اب بقا ہو گئے، ہم
کبھی بن گئے اپنے بیچین عاشق
کبھی اپنے خود دل ربا ہو گئے، ہم

دل میں بسا ہے خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 میرے دل میں سرورِ نبا ہے نظر و نہیں تو رنبا ہے
 حاصل ہے یوں وصالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 میں ہوں فدائے آںِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کوئی نہیں ہے مثالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 حالِ خدا ہے حالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بن جائے وہ بلاںِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بھر بھر جا زلالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کیوں وہ مقبول خدا ہو کیوں دو عالم اپسے فراہو
 چشمِ کرم سے دیکھیں جیکو عارفِ حق تیجین وہی ہو
 ادنیٰ ہے یہ کمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں سب ہوں فدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 میرے دل میں میرے جگر میں میرے سر میں میری نظریں
 بنکر نور سما ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جن ولشکر کیا حور و ملک کیا شہزادیں میں ہوں عشق میں کیا
 کل ہے دیکھ برآ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دونوں چہارے کے غم سے چھڑائے راہِ حقیقت ہو کوئکھا
 کسی میست پتھر نوشبو ہمکی جس سے سب چھایا میستی
 میری انکی ایک تھی نزل لیکن حائل تھی میشکل
 میں خود ہی اخخار دائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہوش فہواں رہیں باقی عقل خرد ہو گئے رہی
 دیکھی جی گے ادائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کوئی گرے کیا وصفِ محمد نورِ جسم نورِ جبرد
 ذکرِ خدا ہے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 میکا اور میکا طاب جو ہوبایں یہ رازِ حقیقت
 ہے تیجین عطا گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

۴۶
 فدا آپ پر ہے خدا غوث الاعظم
 نہیں تو ہواں کا یہ غوث الاعظم
 کہ میں ہوں تمہارا گدای غوث الاعظم
 حبابِ دوئی اکٹھ گیا غوث الاعظم
 تمہارا شہیداد غوث الاعظم
 نہیں ہو کمال خدا غوث الاعظم
 نہیں سے ملے گا خدا غوث الاعظم
 ہے سلطانِ کونین کا غوث الاعظم
 نہیں بن گئے ہو ضیا غوث الاعظم
 نہ ہو تم مرأتِ مصطفیٰ غوث الاعظم
 سبھوں کے ہو تم پیشواغوث الاعظم

کروں و یصف کیا آپ کا غوث الاعظم
 پتہ جس کا ملنا نہیں دوجہاں بیں
 کہاں جاؤں اب چھوڑ کر درمہرا را
 تصور میں جب سے ہے صورتِ تمہاری
 نہ ہو گا کبھی ابنِ مریم سے زندہ
 نہیں ہو سراپا جمالِ محمد
 نہیں مظہر ذات حق ہو بلاشک
 گدا آپ کے درکا تھا بجود ہی اب
 سمجھوئی نظر میں سمجھوئی دلوں میں
 جو تم سے ملامل گیا مصطفیٰ سے
 ہو کامل کوئی یا کر اکمل مکمل

جمالِ آپ کا کیوں نہ یچھیں دیکھے

یہ ہے آئینہ آپ کا غوث الاعظم

تو جسے ڈھونڈتا ہے خدا کی قسم
 عز وہ کب یتر ہے خدا کی قسم
 تجھ سے کب وہ جدا ہے خدا کی قسم
 وہ بھی میں چھپا ہے خدا کی قسم
 تو اسی کا پتہ ہے خدا کی قسم
 نام جس کا خدا ہے خدا کی قسم

ذرہ ذرہ میں ہے اس کا جلوہ عیاں
 چشمِ حق میں سے تو دیکھ تو بے گماں

بجھ میں جو دیکھتا ہے خدا کی قسم
 خود وہ بھی بر ملا ہے خدا کی قسم
 جس کی رہتی ہے ہر دم بجھے جستجو دیکھتا ہی نہیں ہے اسے نہ ساں
 کھو کر یہ کھا رہا ہے ناقہ کو بکرو تو درہ عنور سے صُن میری گفتگو
 جس پہ مبتلا ہے خدا کی قسم
 وہ توہی دل ربا ہے خدا کی قسم
 طریقہ والوں کے آیا نہ یہ دھیان میں نہ حسن اقرب کہاں پڑیں قرآن میں
 پھر بھی آیا نہ عالم کی پہچان میں حُسن بنکروہ آیا ہے ہرشان میں
 جس پہ جو سبھہ رہا ہے خدا کی قسم
 یہ اسی کی ادائی ہے خدا کی قسم
 مرشد پاک کا عشق حاصل ہوا واقف یارِ اللہ میں ہو گیا
 سیاتیاں بجھے کہ مجھے کیا ملا سینہ شیخ میں پُرلوکھ بھی تھا
 مجھ میں سب آگیا ہے خدا کی قسم
 یہ صلہ عشق کا ہے خدا کی قسم
 کیوں نہ ہنچے بلند کی پہ پستی میری بگنج عرفانی سے ہے پیر پستی میری
 حق پستی ہے اب خود پستی میری یہ پستی نہیں ہے مسٹی میری
 تو وہی آئینہ ہے خدا کی قسم
 جس میں خود مصطفیٰ ہے خدا کی قسم
 شیخ کی کیا ہوئی مجھ پہ نظر کرم کیا تھے کل اور کیا ہو گئے آج ہم
 ل، ۱۰۷، رکھم، شکار، ۱۰۹۱۰ محمد، قدم شد رہی حسین میں دسدم

آج جو کچھ ملا ہے حندا کی قسم
یہ اسی کی عطا ہے حندا کی ف泰山

میرے بت سے جو لوگا نہ ہوئے ہیں بلاشک خدا کو وہ پائے ہوئے ہیں
انھیں کو خدا آزمائے گا بیشک
جو بار عنایت اٹھائے ہوئے ہیں یقینی وہی تو ہیں انسان کا مل
بورا ز محبت چھپائے ہوئے ہیں یہ کہکر مجھے سامنے اپنے رکھا
تجھے آئینہ ہم بنائے ہوئے ہیں تجھے ہم قیامت میں بھی دھوٹ لینگے
تیر ان نقش دل پر جمائے ہوئے ہیں جو آنکھوں میں دل میں سمائے ہوئے ہیں
انھیں بھول جاؤں کس طرح میں

رسہوں کیوں نہ بیچیں و بتا بہردم
کوہ تیرے دل میں چھکائے ہوئے ہیں

دردِ الفت نے تیرے کر دیا ناچار، ہمیں اب تو جینا بھی محبت میں دشوار ہمیں
ایک سے ایک نرا نظر آیا ہے مگر
نہ ملا آپ سا کوئی بھی طرحدار، ہمیں
چشمِ محور بنا دیتی ہے سرشار، ہمیں
تشنگی بڑھ کر ایسی کلبوں پر دم ہے
آپ دیتے ہیں کیوں کیوں شربت دیدار ہمیں
طور پر حضرتِ موسیٰ بودیکھی بھی کبھی
راحتِ جان ہے اور سکون دل ہو آپ دکھلائیں اگر جلوہ رخسار ہمیں
نہ کوئی رنج تھا پہلے نہ تو صدمہ نہیں

ہو گیا مفت میں یہ عشق کا آزار ہمیں

بجہاں دیکھتے ہیں جلد صدر دیکھتے ہیں بجھی کو تو پیش نظر دیکھتے ہیں
کرم جسے مرشد کا ہم پہ ہوا ہے محمد کا دل ہی میں گھردیکھتے، میں

جہاں تک ہماری نظر جاری ہے
وہ مرشد کو اپنے بشر دیکھتے ہیں
کبھی دل بوجا ہا خدا دیکھنے کو
نظر جنکو آتے ہیں عیب اپنے
پڑی جس پیچین لا ہو گیا وہ
یہ انکی نظر کا اثر دیکھتے ہیں

اے پیر تیرا کیخنے گی نقشہ مرد میں
دوسرے ہے اب غیر کا آنامہ دل میں
آنکھوں سے چلے آئے اب خانہ دل میں
حدت سے بسی ہے یہ تمنا میرے دل میں
ہر وقت رہے تیرا ہی چرچا کے دل میں
میں جنکے لئے پھر تارہ دیر و حرم میں
پیچین ملا ہے جھے مرشد کا وسیلہ
کیا ناز جہنم کی ہو پر وامرے دل میں

اک میں ہی نہیں ترے طلبگار بہت ہیں
اس دامِ محبت میں گرفتار بہت ہیں
ارمان دل رنجور میں سرکار بہت ہیں
یوں کہنے کو عاشق ترے ایسا بہت ہیں
اس راہِ محبت میں نہاں خار بہت ہیں
ایسا شفقت کھتے ہو قدم دیکھ کے رکھو
بر قعہ نہسا اور رخ پر نور سے اپنے
اس چاندی صور کے خریدار بہت ہیں
خلوت سے نکل آذرا چلن کو اٹھادے
پیچین طبیبوں نے کہا دیکھ کے مجھ کو
اس دل میں نہاں عشق کے آزار بہت ہیں

۷۰

بو صورت تمہاری صنم دیکھتے ہیں
 خدا کو خدا کی قسم دیکھتے ہیں
 تم، یہ تم ہو ہر سمت ہم دیکھتے ہیں
 یہ دلوں کو ہم تو بھم دیکھتے ہیں
 تمہارا اسم بھی کرم دیکھتے ہیں
 بھاں تیرانقش قدم دیکھتے ہیں
 نظر سے کہ بر چھی خبد صراط گئی ہے
 یہ آخری دُوز یچین اس میں
 خدا دیکھتے والے کم دیکھتے ہیں

عیال درہنیاں کی حقیقت میں ہی ہوں
 یہ کثرت ہے جب کی دہ دھدیں ہی ہوں
 میں ہی عرش و کرسی ولوح و قلم ہوں
 ملک تور و علام و جنت میں ہی ہوں
 جسے دیر و کعبے کا سمجھے ہو رہیں
 وہ شیخ و برہن کی صورت میں ہی ہوں
 گلستانِ عالم کے ہر گل کے اندر
 مہک اسکی اور ایسکی زنگت میں ہی ہوں
 مسلمان ہند و یہودی دل فکارا
 میرے آئینے میں ہے میری ہی صورت
 مجھے دیکھی میری شہادت میں ہی ہوں
 نہ دیکھا ہو یہ یچین جس نے وہ دیکھے!

کہ ہر دو جہاں کی حقیقت میں ہی ہوں
 دہی خاص بندوں میں آئے ہوئے ہیں
 بجبارا مانت اٹھائے ہوئے ہیں
 فراموش کرتے نہیں ذکر دل بر
 جو محبوب کو دل میں پائے ہوئے ہیں
 خدا کے لئے آپ پردے سے باہر
 بڑی دیر سے لوگائے ہوئے ہیں
 پیا جام عرفان جس دن سے ہم سے

رہا کام کیا اب زمانے سے ہم کو ترے در پر دھونی رہائے ہوئے ہیں
مجلا ان کو کس طرح کھوں جائیں جو دل میں ہمارے سماۓ ہوئے ہیں
رہیں کیوں نہ یچین ہر وقت ہر دم
زگا ہوں کی ہم تھوڑتھا رہے ہوئے ہیں

یہ نے کجہ باتھا افت میں تھوڑا کرو دل ہی قابو میں جب پھر تباہیں کیا کرو
جب تو ہی لظاہر دباطن میں آتا ہے نظر غیر تراہے کہاں پھر جسیں پڑھ کرو
ماسوئے ذات حق جب کچھ نہیں موجود ہے اب بتا زہد کسے پوچوں کسے سجدہ کرو
لاؤ الٰہ ہے فقط اک لفظ وہی شیخ جی تم نہ سمجھو گے اسے تشریع اسکی کیا کرو
بت پرستی سے مجھے کہتے ہو تم تو بہ کرو عشق ہے مذہب امیں کس طرح تو بہ کرو
خارجِ معشوق ہے منظورِ محبوک زادہ و در نہ میں اک آہ میں دنیا زد بالا کرو

در پنهان ہے ارے یچین سینے میں مرے
مرغ بسل کی طرح یکسے نہیں ترپا کرو

تو ہو سکتا ہیں کہ میں تیراش کوہ کرو درد کی شدت رے جائے عمر بھر ترپا کرو
بد نصیی کے سوا اسکو بھلا میں کیا ہوں وہ رہیں دل میں کے میں درد بر طھونڈ کرو
میر کی آنکھوں میں سایوں پھر بھی وجھل ہوں تاکہ ہر دم ہر گھر طی ہر پی تھجھے دیکھا کرو
دل سے مسجد حلا تھا عشق نے روکی رہے اب سمجھ میں ہی ہیں آنمازی میں کیا کرو
تونے مرہم کی جگہ بھر طکا ہے رخنوں پر نک کیا تیری رضی یہی ہے عمر بھر ترپا کرو
بس یہی میر کی لمنا ہے یہی ہے آرزو ہر گھر طی دیکھوں تھجھے ہر دم تیرا پر چاکروں

ظاہری ہوتا مرغن یچین تو کرتا علاج
زخم پنهان ہو تو چھر میں کس طرح اچھا کرو

ہاں دیکھ تو آئینہ جو تو ہے وہی میں ہوں
 اب غیر کا یا کھڑکا جو تو ہے وہی میں ہوں
 کوئی نہ سمجھا جو تو ہے وہی میں ہوں
 اپنے لیکے دھوکہ جو تو ہے وہی میں ہوں
 اپنے لیکے آجا جو تو ہے وہی میں ہوں
 میں تسلی تو آئینہ جو تو ہے وہی میں ہوں
 مرحش کا لذر جسے بھیں ہوا دل میں
 خود یار بول اٹھا جو تو ہے وہی میں ہوں

جمال محمد جو ہم دیکھتے ہیں !
 وہی واقعہ سر و حرث ہیں بیشک
 سمائے ہو تم جنکی نظروں میں صفا
 تمہائے سوا ہم ہمارے سوا تم
 میں عشق پی کر ہوئے ہیں جو بخود
 خدا کی قسم اپنے قالب میں پیائے
 تمہائے، سی کوچ کو اے جان نام
 کہاں ہم کہاں یہ رموزِ تصوّف
 دو عالم میں بھیں ما نند بستمل
 دلی آج لاریب کم دیکھتے، میں

اے شیخ مرے جبے تو آیا مرے دل میں
 اللہ دمحمد ہے سما یا مے دل میں
 بیشک ہے سما یا وہی جلوہ مرے دل میں

جبے مرے ساتی نے پلانی میں عرفان
 آتا ہی نہیں غیر کا خطرہ مرے دل میں
 تو دیکھو وہ کبھی کاسے کعبہ مے دل میں
 خورشیدِ حقیقت وہی چمکا مے دل میں
 آتا ہے نظر اس سراپا مے دل میں
 آتے ہی تیرے یار بھی آیا مے دل میں
 گہرائی کی حد ہے نہ تو ساحل کا پتہ ہے
 بیچین سوامی کہیں تھی نہ کوئی شے ہے ।

ہر سمت میں ہی میں تھا میں ہی تھا مارے دل میں

کیونکہ ہوتیرے غیر کا کھٹکا مارے دل میں
 میں تجھ میں ہوں در تو ہے سراپا مے دل میں
 باقی نہ ری کوئی تمنا مے دل میں
 میں تجھ میں ہوں در تو ہے سماں مے دل میں
 کعبہ بھی جسے دیکھ کے جھک جانا ہے زاہد
 والدہ ہے اس کبھی کا کعبہ مرے دل میں
 میں بھی رہوں وہ بھی ہے بھی ہے تماشہ
 ایسا تو کبھی ہو نہیں سکتا مے دل میں
 تو دوز لگا ہوں سے مری ہو نہیں سکتا صورت کی تری کھینچ گیان قش مر دل میں
 میں یار میں بیچین کبھی یار ہے مجھ میں

ہر دم یہی ہوتا ہے تماشہ مے دل میں

یہ بیٹھ جو نظریں جھکائے ہوئے ہیں یہی دل ہارا چڑائے ہوئے ہیں
 ہزاروں کو گردیدہ اپنا بنایا عجب موہنی صورتِ بنائے ہوئے ہیں
 یہ کہتا ہے دل انکو جی بھر کے دیکھوں
 پکھاں نظریں سمائے ہوئے ہیں جو صدر دیکھتا ہوں یہی جلوہ گرہیں

فنا ہو گئے جو محبت میں ان کی
منز وصل کے وہ اٹھائے ہوئے ہیں
اکھیں خوف روز قیامت کا کیا ہو
جو اپنے خدا کو بنائے ہوئے ہیں
وہی امر دکامن ہیں بچپن بدشیک
جو ہسی گواپی مٹائے ہوئے ہیں

تمہارے چلنے والوں میں یاد ہم بھی ہیں
تمہاری شیخ ادا کے شکار ہم بھی ہیں
نگاہ لطف ادھر بھی کبھی خدا کیلئے
کر جان نشار و نینیں اک جان نشار ہم بھی ہیں
اسی نگاہ کے امیدوار ہم بھی ہیں
لکب ہے جنکاز مانے میں سرو رکونیں
اکھیں پیشیفتہ پروردگار ہم بھی ہیں
ابھی سے پست قاتل کا حوصلہ بچپن
ابھی تو ہونے کو یاتی نشار ہم بھی ہیں

قدم کو چھوڑ کے تیرے بھلاک دھرجائیں
ہمارا دل تو ہے تجھی فدا کدھر جائیں
ہمیں ہے کوئی بھی مشکل کشا کدھر جائیں
سو ایتمہارے کہیں کسے حال دل اپنا
سو ایتمہارے کوئی ہے جنت کا
کوئی ہے حور کا طالب کوئی ہے تقویٰ پر
کوئی ہے زہد پیہزاد کوئی ہے تقویٰ پر
یہیں پہ آکے شفا، مریض پاتا ہے
کہ تیرادر تو ہے دار الشفاف دھرجائیں
ہمیں بتاؤ یہ بچپن یار کے در سے
لگا کے آئے ہیں جو آسر اکدھرجائیں

مرشد ملا ہے برق تقدیر اسے کہتے ہیں
محکم کو ملا یا حق سے بس پیرا سے کہتے ہیں
جب جسم نہیں قائم پھر سایہ کہاں ممکن
اک نور کا پلا ہے تو نور اسے کہتے ہیں

پھنس جائے جوز لفون ہیں چھوڑے نزیانک
ہاں دامِ محبت کی رنجیر اسے کہتے ہیں
جاہ مئے الفت کی تعریف نہیں ممکن
خالق سے ملاتا ہے اکسیر اسے کہتے ہیں
جس سمت نظرِ اٹھی لاکھوں کی قضاۓ اُنی
تلوار اسے کہتے ہیں شمشیر اسے کہتے ہیں
جس در پرِ فدائی کا رہتا ہے بحومِ ہر دم
اس در کا بھکاری ہوں تو قیر اسے کہتے ہیں
وہ یارِ چلا آیا آنکھوں ہی اسے آنکھوں نیں
بیچینِ محبت کی تائیر اسے کہتے ہیں

عجب حسن، ہم آپ کا دیکھتے، میں
دو عالم کو جس پر فداء دیکھتے ہیں
انہیں کو بلاشگ بقاد دیکھتے ہیں
انہیں کو تو چھولا پھلاد دیکھتے ہیں
خدا کی قسم وہ خدا دیکھتے ہیں
فقط آنکھوں جلوہ نا دیکھتے ہیں
اسی کا بڑا مرتبہ دیکھتے ہیں
ادھر سر کو تن سے جسد دیکھتے ہیں
نگاہوں سے بسمِ مجھے کر کے بولے
نگاہوں میں کیا اب تو بیچین دل میں
اسی بنت کا نقش کھینچا دیکھتے ہیں

مری جان تجھ سے میں کیونکر جبرا ہوں
تو مجھ میں ملا ہے میں تجھ میں ملا ہوں
تو مرا پتہ ہے میں تیرا پتہ ہوں
جو تو چاہتا ہے وہ میں چاہتا ہوں
تو میری اضیا ہے میں تیری اضیا ہوں
تو ہے جان حسن اور میں حسن تیرا

مجھے چین تجھ سے تجھے چین مجھ سے
 تو میری دوا ہے میں تیری ددا ہوں
 تجھے عشق مجھ سے مجھے عشق تجھ سے
 تو مجھ پر فدا ہے میں تجھ پر فدا ہوں
 یوں بھیں میں ہوں تو بھیں تو ہے
 تو سیکل بنائے میں زخمی بنا ہوں

مجھ کو رہ کے وہ چلن سے لگا کرتے ہیں خوب سکنا ہے کہ اک حشر پاکرتے ہیں
 چین ممکن ہی نہیں اہل محبت کو کبھی
 جس طرح جلنا ہے پر دانہ جلا کرتے ہیں دیکھ کر جلوہ جانا نہ جھکا کرتے ہیں
 ، ہم تو کبھی کو سمجھ کر نہ توبت خانے کو
 ڈھونڈتے ہیں جنہیں سب سر و مرم میں لو
 مری آنکھوں میں مرے دل میں پا کرتے ہیں کوئی حور والا پر فدا ہے کوئی جنت پر شار
 ہم مگر آپ کی صورت کو رکا کرتے ہیں ہم سے کہتے ہیں وہ ہم پر دلشیں ہیں لیکن
 سا سے عالم کی لگا ہوئیں پھر اکرتے ہیں آرزو وصل کی بھیں ہے سب کو لیکن
 چاہتے ہیں وہ جسے اس سے ملا کرتے ہیں

کس طرح دل سے یہ لکھی مری حرث دیکھیں روبروانے سیکر تری صورت دیکھیں
 بن کے سائیں ترے کوچے میں کروں لگا پھری
 مجھ پر کبٹک نہیں آئے گی طبیعت دیکھیں آج آئے ہیں کفن باندھ کے کوچے میں ترے
 یتغیرے ہاتھیں قاتل تیری ہمت دیکھیں ابتداء ہی میں یہ حالت ہے خدا حافظ ہے
 کیا ستم دھائے ترا در در محبت دیکھیں کوئی سائل تیرے در کبھی خالی نہ پھرا
 مجھ پر کبٹک تری ہوتی ہے غایت دیکھیں وہ لئے یتغیرے ہیں خدا خیر کرے
 کس کی آئی ہے قضاۓ کی ہوڑ خست دیکھیں کوئی دن ایسا بھی آئے گا کبھی اے بھیں
 چھوٹ کر ہم غم و اندوہ سے راحت دیکھیں

حسن ہے کیا خوب کے اس بست بے پر میں
کیوں پھر اتے ہو زلیں و خوار کر کے کو بکو
ضیط کی طاقت نہیں اس عاشق دلگیریں
مجھ کو تو برادر کھیا پھور دے تیری خوشی
ہو چکا ہوں قید تیری ازلف کی رنجیریں
خود ہی توبولانا الحق پر دہ منصور میں
دار پر کھینچا اسے پھر کون کی تقصیریں
علم سینہ تو سینے میں نہیں سینے میں ہے
رازِ حق یہ وہ نہیں بلے آئے جو تحریر میں
وہ تیری تقدیریں یہ مری تقدیریں
یار ہو مجھ کو مبارک ہو رہا ہد بجھے
بن گیا قطرے سے دریا پر گئی جس پر نظر

فیض ہے کیا خوب یہ سچین یترے پر میں

دل کو ضم نے کر لیا تنجیر کیا کروں
الٹی ہوئی ہے عشق کی تاثیر کیا کروں
نقشے دکھائے تو نے مصور بہت مگر
بوچا ہتا ہوں وہ نہیں تصویر کیا کروں
اس قید سے نجات نہ ہو گی کہ عشق نے
ڈالی ہے میرے پاؤں میں رنجیر کیا کروں
یہ درد دل تو ٹھھٹا ہی جاتا ہے دمدم
بافی ہزاروں منتیں لا کھوں دیں کیں
مجھ سے خلاف ہی رہی تقدیر کیا کروں
واقف ہیں آپ میری دلی آرزو گھوپ
فرماتے اپ کپو تحریر کیا کروں

سچین چین کی کوئی صورت نہیں رہی

آہیں کروں کہ نالہ بشیر کیا کروں

ساقی کی شکل میں رحمان میکدے میں
پنهان حقیقتِ حق اگ جام میں ہے واعظ
تودیکھ لے یہ پی کرنا دان میکدے میں
محروم ہو چکے محظ دیر و حرم لیکن
پوسے ہوئے میں دل سے رامان میکدے میں
مرغوب جس کو سودا بھو ہو خریدے وہ

مسجد میں جی لکے کیا سجدے میں سر جھکئے کیا
 ساتی کام صحف رخ و نرات دیکھتے ہیں
 پی کے شراب وحدت جھو لا ہوں نقش کرٹ
 تیرے کرم کا ساتی محتاج سب کو پایا
 پی پی کے جام وحدت کہتے ہیں سب نالحق
 تیرے کرم کے صدقے ساتی پلاتے جائے
 ساتی کا حسن دلکش بیچیں دیکھ کر سب
 کیا ہورہے ہیں میکش قربان میکدے میں

فنا ہو کے تجھے میں بقا چاہتا ہوں
 نہ پوچھو یہ جھو سے کہ کیا چاہتا ہوں
 ترے سگ کا سگ میں بنا چاہتا ہوں
 نہ جنت نہ حور جنان چاہتا ہوں
 تیری یاد میں میں رہا چاہتا ہوں
 بھخلاف مسے دل سے دلوں جہاں کو
 بھجھی سے ہوں تجھے میں مٹا چاہتا ہوں
 تو دریائے وحدت ہے میں موج تیری
 جہاں تو ملے میں ملا چاہتا ہوں
 زمین ہو فلک ہو کہ دیر و حسرم ہو
 کوئی دم میں اب گم ہوا چاہتا ہوں
 تصوّر کی سرگرمیاں کچھ نہ پوچھو
 لیا ہے مرا چین بیچین جس نے
 اسی سے میں اسکی دوا چاہتا ہوں

منے اس روز سے کچھ آرہے ہیں آشنائی میں
 لکھیا تو نے جسے داع غیری پار سائی میں
 مزہ جو مل رہا ہے اب مجھے تیری گدائی میں
 تجھے وہ تاریخ تاریخیں ملنا نہیں ملنا
 منے لوٹے ہیں کیا کیا کیا نہیں تیری جدائی میں
 تر طریقے تھے سسکتے تھے نہ مرتے تھے جیتے تھے
 دیا یاں لگایا ذاذع اپنی پار سائی پر
 مجھے بیتی پری دو گھونٹ ساتی کے اشارے پر

خدا کو ڈھونڈنے کلکا ہے کیونا دان بتا ہے
رنکیوں دیکھوں بتکر آئینہ میں پنی صورت کو
۱ تصور چھوڑ کر ہر نگ کا کی سپر بے رنگی
نہ قائم ہوش ہیں میرے نہ ہے عقل و خرد باقی
جو بیکر آئینہ بیچیں اپنی شکل میں دیکھا
نظر آیا مجھی میں سکھا جو اسکی سر برا بی میں

تمہاری حقیقت کا پر دہ اٹھادوں
تمہاری محبت کا فسانہ تم کو
نہ تم راز کھولوں میں راز کھولوں
نظامِ دو عالم بچھر جائے پل میں
اذال ہونہ ناقوس کی ہوں صد ایں
تمہاری حقیقت تمہیں کو بتا کر
سن اکرم بھت کی بیچیں باتیں
اگر آگ پانی میں چاہوں لگا دوں

جو یادِ خدا کوئی سیکھے سکھادوں
کہو تو تمہیں آئینہ وہ بنادوں
دہ بونی ہے کیا جس سے بنتا ہے سونا
جو کل طور پر تم نے دیکھا تھا موسیٰ
نہ کعبہ ہے بچھر نہ بت حنا نے صاحب
فسانہ محبت کا اپنی سن اکرم

یہاں تک کوئی پینے والا جو آئے تو اک جام میں سکون بخود بیتا دوں
 تمہاری حقیقت کھو تو بتا کر خدا نی تو کیا ہے خدا کو بھلا دوں
 وہ خوشی ہے بیچین مرشد نے طاقت زمانے کو چاہوں تو پل میں مٹادوں

حقیقت کیا ہوا پنی کہ میں کیا ہو کہاں تک ہوں مری وسعت کو دیکھو مکا سے لامکاں تک ہوں
 نہ میں سا سستی کسی کا ہوں نہ کوئی میرا سستی ہے مہیں میں ہوا کیلا ہوں جہاں بھی ہو جہاں تک ہوں
 آراؤ ذکر کیا واعظ فرشتے بھی توحیر ان ہیں رسائی ہو نہیں سکتی کسی کی میں جہاں تک ہوں
 عدم سے آکے ایسا جو ہوں میں سیرہستی میں پتہ میرا مجھے خود ہی نہیں چلتا کہاں تک ہوں
 میں کیا ہو، بتاؤں کیا، بیان میں نہیں سکتا رسائی عقل کی ممکن نہیں گی میں جہاں تک ہوں
 وجود اک اعلیٰ میں بے زنگی دو عالم زنگ ہے میرا مرے جلوہ ہیں ہر سو میں زمیں آسمان تک ہوں
 میں ہوں بیچین بے صوت بے زنگی دل احمد دی

مری گر کوئی حد ہوتی تو میں کہتا ہاں تک ہوں

حُسْن بِ رَغْلِ الْخُودِ

محبوب اطف کیا آئے بھلا صحراءستی میں زمانہ ہو گیا ہے سیر کرتے اپنی ہستی میں
 کسی کاغذ نہ تھا بخود پڑا تھا کیفیستی میں بلند گئی الفت مجھے لائی ہے پستی میں
 لمبی ہے یہ سڑا شید مجھے بادہ پرستی میں

مرے ساقی مرے رہی مرے مولا تیرے صدقے مجھے اپنی عنایت سے شراب و ق ایسی دے
 کہ حبس کے پینے ہی آنکھوں کی ترتیب کے اٹھیں پڑ نہ دنیا ہی نظر آئے نہ عقبی ہی مجھ سو جھے
 سواتیرے نپاؤں میں کسی کو اپنی ہستی میں

کلیشا ہو جرم ہو دیر ہو دنیا ہو عقبی ہو کدھر کیا ہے کہاں کیا نہ یہ تم زاہد و پوچھو

کہ بیس مسٹِ استی ہوں نہیں حلم کیا تکو مجھے کیا دین ایماں غرض اب یہ تھیں کہرو
کہ میری اغمگذری ہے ہمیشہ مئے پرستی میں

چھپا ناچاٹے لیکن کہے دیا ہوں راز دل اسے آسان نہ سمجھو کہ سمجھنا اس کا ہے مشکل
حقیقت کہتا ہوں اپنی نہ اسکو جانا باطل یہ جو نیزگیاں ہر سو نظراتی ہیں اے غافل
یرہی نقشے ہیں یہ سب سری بے رنگ سہستی میں

طبعت جس پر اُنی دل فدا ہے جس پر وہ دلب سما یا ہے اسی آنکھوں میں دل بھی اسی کا گھر
پڑھ کیونکرنہ کلمہ اس ستمگر کا دلِ مضر غرض جب شمن ایماں نے قبضہ کر لیا دل پر
تو کیونکرن عزم پھر میری ازگذ لے بے بت پرستی میں

سما یا ہے اسی آنکھوں میں جبے حسن جانانہ نظر آتا ہے اب سمجھو نہ آبادی تہ دیرانہ
مجھلا میں درد کا پنے سناؤں کس کو افسانہ مجھے سب سیکھ کر ہے ہی دلوانہ ہے دلوان
نہ سمجھا کوئی یہ حالت مری ہے کیف مسٹی ایں

نہ کھائی چوٹ بر جھی کی نہ تو دل پر لگا بھالا کھٹک سینے میں کیوں ہوتی ہے رہ کرتا یا
نہ نیند آتی ہے آنکھوں میں نہ ہے قابو میں دل میرا کسمی پہلو نہیں چین ہے بھیجنی جی کیسا
صلہ یار بہی ملتا ہے کیا الفت پرستی میں

تری الفت سما جبے میر دل میں جان جان بھجی سے مریں سو نہ اجکر میں دل دنہیاں
میں صدقے تیرے درد دل برا تو نے کیا احساں منے آنے لگے الفت کے جاؤں تجھ پری قرباں
سر اپر دنکر تو سما امیری سہستی میں

مرے دل کی ہے جو بھیں حالت کوئی کیا سمجھے جلا جا ٹا دل چپیں زبان جلتا ہے کہتے ہے
کروں کیاے دل شیدا کوئی تدبیر تبلادے بھر ک لٹھے یکا دل میں پوشیدہ تھے جو شعلہ
پھنکا جانا ہے تن من وہ لگی ہے آگ سہستی میں

توکب میں حقیقت سے اپنی جدا ہوں
کر اپنی تجلی میں خود کھو گیا ہوں
غلط ہے اگر میں کہوں کہ خدا ہوں
مہیں آرہا ہوں مہیں جارہا ہوں
کہ خود درد ہوں درد کی خود دوا ہوں
ازل میں جو تھا میں وہی آج بھی ہوں
عدم سے جوستی میں میں آگیا ہوں
ملے کیا بھلا اب پتہ میرا محبت کو
حقیقت میں جب کہ کوئی شے نہیں ہوں
میں اپنی ہی صورت پر خود ہو کے عاشق
بنوں کیوں میں محتاج اپنے سوا کا
نہ پہلے ہی کچھ مقام نہ اب کچھ بتا دوں
محبت میں بیچین بن بن کے سب کچھ
میں جیسا کھتا و لیسا ہی بھر ہو گیا ہوں

خود اپنی ادوؤں پہ آپنی مٹا ہوں
اسی کی بدولت تو سب کچھ بتا ہوں
مہیں حسن ہوں و مہیں آئینہ ہوں
مجھے یہ خبری نہیں ہے کہ کیا ہوں
مہیں مجھ یہیں ہر سو نظر آرہا ہوں
عجب میں حسیں ہوں عجب خوبی ہوں
مہیں حسن ہوں عشق کا مدعا ہوں
سناؤں محبت کا افسانہ کیا میں
نہ کیوں شوق دیلار بڑھ جائے میرا
بتاؤں بھلا کیا میں اپنی حقیقت
میں وہ آئینہ ہوں زمیں فلک تک
عجب میں حسیں ہوں عجب خوبی ہوں
ادائے محبت پہ بیچین اپنی
کبھی مٹا گیا ہوں کبھی بن گیا ہوں

محبت میں فنا ہو کر محبت بن کے آئے ہیں
محبت کی لٹاخنے والوں کو نہ قھو وہ کوئی شے نہیں
سراسروہ گلی وحدت کی نکہت بنکے آئے ہیں
بظاہر مری صورتیں درجت بنکے آئے ہیں
عدم سے اپنی ہستی میں وہ صورت بن کے آئے ہیں
نہ کوئی رنگی صورت بھئے نہ قھو وہ کوئی شے نہیں
مہک سے انکی ہوجائیں نہ کیوں مستِ استی بہ
خدا جائے نہیں باطن میں وہ کیا چیز ہیں لیکن

وہ اپنے ہی جاں دل ریائی کے نطایے کو
مری آنکھوں کے پر دیمیں بھیر بنتے آئے ہیں
سرورِ دل بنے ہیں جو سما کر میر سینے میں
دی آنکھوں میں بھی تو رحیقت بنتے آئے ہیں
جو بکر در دل سور جگرائے بخت سینے میں
دی میر لے ریچین راحت بنے آئے ہیں

میر ان کے جب نظر اے ہوئے ہیں
ہم ان کے ہوئے وہ ہمارے ہوئے ہیں
فقط آپ ہی میکے پیاۓ ہوئے ہیں
تمہاری جو نظروں کے مارے ہوئے ہیں
میر کی زندگی کے سہارے ہوئے ہیں
وہ دونوں جہاں کے گناہے ہوئے ہیں
محبت میں جو جوانش اے ہوئے ہیں
میر کے خلوت میں کیا کوئی جانے
ملی ہے جنہیں تیرے درگی گدرائی
نہ دیکھیں گے یترے سوانہ سینگے
محبت میں تیری سب اپنے بیگانے
بجذرات خاک کف پا بخت یترے
دل و جان بیچین اور دین و ایام
روئے یار پر ہم تو وار ہوئے ہیں

قسم اللہ کی میں بے پئے دیوانہ ہو جاؤں
تو مستی میں مجھے گردیکھ لے متناہ ہو جاؤں
یتری آنکھوں بھی مستی میں مری آنکھیں کیہی ہیں
میں بھکاؤں دھڑا میں یتری پیمانہ ہو جاؤں
ٹاکر دین اباں میں یتری پر وانہ ہو جاؤں
دہیں طاقت حرم بھی اور ہیں بخانہ ہو جاؤں
میر دل میں لکاہوں میں جو آکر تو سما جا

پلا کھینچکر تلوار پر دے سے ری جانب
کہ میں یعنی اب تک ری تلوار کا نذر انہوں جاؤں
لادے آج اسے پیر متعال تو اسقدر مجھکو
کہ دل ہی تیرا خم ہو جائے میں خنیا ہوں جاؤں
رگاہ لطف سے میری طرف گرد دیکھ لے ساتی
چکتے میری قسمت میں کیا کیا ہو جاؤں
تیرا تو آئینہ میں ہوں میرا تو آئینہ ہو جا
دل بیچین سرتاپا محبت میں فنا ہو کر
تمناہ ہے میری، خاک در جانانہ ہو جاؤں

میں بستہ ہوں کسی کا یا خدا ہوں
میں کر ادراک میں تو کچھ نہیں ہے
مقام عشقی میں حب اکر یہ دیکھا
میں ہی خود شمعِ محفل آج یعنکر
قصنا مایوس ہو کر کیوں نہ جائے
محبت کرتے کرتے دل ربا سے
نہیں ملتا پتہ جس کا کسی کو
جلائے کیا مجھے اعجباً زیستے
سو امیرے نظر کیا آئے مجھکو
مجھے ڈھونڈے گا جو پائے گا اسکو
کہستی میں، میں جسکی مرٹ چکا ہوں

صفت پوچھو نہ لے بیچین میری

کہیں سلطان کہیں پہ میں گدا ہوں

میں اپنے یار کے در کا گدا ہوں
مگر دلوں جہاں کا بادشاہ ہوں
میں خود مشکل ہوں خود مشکل کشا ہوں
کہ خود ہی مرض ہوں خود ہی دوا ہوں

میں ہی بس کر جائی دل ریا خود
میں پی پی ساعزستی کا سبادہ
ہمہ تن خود ہی بادہ ہو گیا ہوں
صلوٰۃ و صوم کی کس کو خبر ہے
ابھی تو مئے محبت پی رہا ہوں
خبر کیا غیر کی میکر ہو محبکو
شرابِ معرفت میں پی چکا ہوں
میرا نام و نشان کا کیا پوچھتے ہو
نشان نقش پائے مصطفیٰ ہوں
محبھے تو روگ الفت ہو گیا ہے
مسیحی میں مرضیں لا دوا ہوں

محبت میں فنا نہ چیزین ہو کر

میں سرتا پا محبت ہو گیا ہوں

کبھی یوسف کبھی موسے و عسیٰ بنکے آئے ہیں
محمد معدن ہستی سے کیا کیا بن کے آئے ہیں
نہ کیوں تعظیم کعبہ بھی کرے سجگیں گرگر کے
محمد مصطفیٰ کعبہ کعبہ بنکے آئے ہیں
پیغمبر رب فقط نام خدا آکرستاتے تھے
بنی میکر خدا کا خود مسمیٰ بنکے آئے ہیں
جو ہے مشہور یہ صورت و بیرنگی ولاحدی
اسی کا خود محمد رنگ اعلیٰ بنکے آئے ہیں
منور کیوں نہ ہو چا جھلا دلوں جہا سارا
نہ گھبراو گنہ گار و لقب جن کا کر رحمتیے
کم جو آئیدہ خدا کا بنکے آئے ہیں
خدا کیسی صورت ہے نہ پوچھو منکرو دیکھو
حمد آج آئیدہ خدا کا بنکے آئے ہیں
صفا نماہی اور باطنی اس ذات مطلق

محمد مصطفیٰ نہ چیزین سراج بنی پا کاں

مبارک ہم سمجھوں کے آج مولا بنکے آئے ہیں

بھلا ہوں یا کہ میں سبے برا ہوں
مگر مشہور سنگ میں آپ کا ہوں
تجھی سے ہوں تجھی میں مست رہا ہوں
تو دریا ہے میں یہا بلیلا ہوں

بلاشگ مجرم الْفَنَتْ ہوں یترا
 عطا کر دے کمالِ عشق اپنا
 نہ چھوٹا ہوں نہ چھوڑ لگا حشر تک
 محبت میں پھنسا ہوں
 کہ تیرے حُسن کا میں آئینہ ہوں
 لگاہ دل سے اے بیچین دیکھو
 میں ہی ہر رنگ میں جلوہ نا ہوں

اس لئے ہوتا حقیقت آتنا کوئی نہیں
 بھیدر پائیگا میرا میرے سوا کوئی نہیں
 دلوں جانب سے اٹھا پر دہ رہا کوئی نہیں
 پھر دہاں دیکھا تو مھا اپنے سوا کوئی نہیں
 درد دل کر دے عطا ایسا ملا کوئی نہیں
 دل رباں میں تو جھساد مرا کوئی نہیں
 اب یہ حالت ہے کہ دل میں مدعا کوئی نہیں
 کہ حقیقت کا تیری دیگا پتہ کوئی نہیں
 چل وہا پر دہ جہاں کہ جسم کا کوئی نہیں
 اور دل بیچین ہر گز چیز کا طالب نہو
 یہ طبیری لغت ہے پاکر کھوئی کا کوئی نہیں

عجب میں ہوں کہ میں سے میں نہاں ہوں
 ازل کے دن کا میں پیر مغاں ہوں
 کہوں کیا مرغ لاہوتی ہوں لیکن

ولے سیکنی لگا ہوں میں عیاں ہوں
 بدولت عشق کے اب بھی بجوں ہوں
 محبت کی بدولت میں یہاں ہوں

بظاہر صورتِ انسان ہوں لیکن
حقیقت میں نشان بے نشان ہوں
میں کم ہوتا ہوں اپنی اصل میں جب
خوبی نہیں کہ میں کہاں ہوں
کہوں کیا ہے مری دسحت کہاں تک
کہ میں خود ہی محیطِ امامکاں ہوں
ازل میں جس نے کھنچی مئے استی
وہی بیچین میں پرِ مغار ہوں

تمہیں ہو دلوں پر حبلا دینے والے
سیاہی دلوں کی سطادینے والے
تمہیں ہو خدا سے ملادینے والے
بشر کی حقیقت بنادینے والے
تمہیں تو ہو سائے جہاں میں خدا کا
خدائی سے کلمہ پڑھادینے والے
تمہیں ہو تمہیں کہ بے منے بلاۓ
زکا ہوں سے بخوبی دینے والے
زندگی نہ دوزخ نہ جنت
خدا ہی خدا ہے دکھادینے والے
بنے جونہ بگڑی کسی سے جہاں میں
وہ بگڑی تمہیں ہو بنادینے والے
ذرائع کے خلوت سے جلوت میں آؤ
صدادے سے ہیں ہیں صداری نے والے
تمہیں کیوں نہ مانیں تمہیں کیوں جانیں
تمہیں ہو ہمارا پتہ دینے والے
ذرا اپنے بیچین کے درد دل کو
پڑھاد و تمہیں ہو پڑھادینے والے

ہم کو جب سے تیری الفت ہو گئی
جُزیٰ ترے ہر شئی سے نفرت ہو گئی
اللہ اللہ کیا تصور ہے تیرا
میری صورت تیری صورت ہو گئی
جام وحدت پیٹے ہی ساتی میرے
عشق مذہب رند ملت ہو گئی
ماسوایتے نظر آتا نہیں!
یوں عیاں کثرت میں وحدت ہو گئی
حُسن قدرت دیکھتا، یارہ گیا!

شکر ساتی کیوں نہیں ہر دم کروں اسکی مجھ پر نظر رحمت ہو گئی
 عشق پر دے میں لے ہے ممکن نہیں
 دل ہوا نیچین شہرت ہو گئی

کیوں عیز کا ہے کھدا بجو وہ ہے وہی تو ہے تو ہی ہے پتہ اس کا بجو وہ ہے وہی تو ہے
 مل مرشد کامل سے پی جام میں وحدت ہو جائے کاراز افشا بجو وہ ہے وہی تو ہے
 وہ جان بنای تیری تو جسم بنا اس ... کا کرغوز یہ ہے لٹکا بجو وہ ہے وہی تو ہے
 اس یار کی بے رنگی میں دیکھ فتا ہو کر ہے تیری خود کی پڑھ بجو وہ ہے وہی تو ہے
 اسکو نہ ملا سمجھوا س کونہ جدا سمجھو ہے بھیلہ ہی گر کا بجو وہ ہے وہی تو ہے
 تو ہے تو نہیں وہ ہے تو نہیں تو ہے ہے پھر سمجھنے کا بجو وہ ہے وہی تو ہے
 نیچین نہ سمجھنا اسرار حقيقة کو
 نہ کوئی نہ سمجھنے گا بجو وہ ہے وہی تو ہے

جیسے تزویر جاں اپنی نظر آئی ہے کیا بتاؤں سمجھے کیا حالاتِ شیدائی ہے
 دیر میں دل کے جو تصویر صنم پائی ہے ہے تصویریں وہی اور زدی بینائی ہے
 شرکڑ اتی کو سمجھ عیز کو موجود نہ مان جو بھی کوئی ہے جہاں یہی ہر جانی ہے
 عیزست پڑھ ہے بخدا یہ وہی ہر جانی ہے تو نہیں ہے بخدا یہ وہی پردھنے وہ زلہ خشک
 آپ میں آپ کو گم کر تو وہ مل جائے گا ہے یہی دل کی صفائی یہی بینائی ہے
 وصل ہی وصل اور پھر بھی میں نیچین ہی ہوں مبتلا ہونے کی شاید یہ سزا پائی ہے

شکل پر صبر نہ کر شکل کبے شکلی ڈھونڈ
 بات مرشد نے نیچین کو سمجھائی ہے سمجھ لے سر انسانی سمجھ لینے کے قابل ہے
 بخفاصل نفس گے اپنے ہے اپنے ربے غافل ہے

ملے کیسے حسیں تجھ سالے گیسے ترنا نانی
نہ کوئی اُرزو باقی نباقی کوئی حستہ ہے
ہزاروں آفیں لاکھوں بلاں میں آندے
تصدق کیوں نہوں عشق اک مرشل پرانے
جسے تو دھو نڈا بھیز و کعبے میں ار ناداں
نگاہ یار کردے آشنائے راز گر جسکو
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جائے
فنا جو ہو گیا یچینِ ذات پاک مرشد میں
وہی کامل وہی اکمل وہی بیشک مکمل ہے

معہہ یہ نرالا ہے سمجھنا اس کا مشکل ہے
اکیلا تھا اکیلا ہوں میں اکیلا ہی رہوں گائیں
نہ شام ہوں کسی کے میں کوئی میرے شام ہے
نہ تن ہوں درنہ صورت ہوں میں بجز حقیقت ہوں
اب بارشِ انوارِ حمت کیوں نہ ہو ہرم
تمناہی ہزاروں ہیں تیرے مشتاق ہیں لاکھوں
جسے ہو دیکھنا وہ آکے دیکھو چشم حقیقی سے

زبان کو تھام لے اپنی نہ انطہار سر کا سر
جسے سب حق سمجھتے ہیں وہی یچینِ باطل ہے

نہ زلہر ہے نہ عابر ہے نہ اکر ہے نہ عامل ہے
یہاں ساتی ہے خم ہے جا ہے مستونی محفل ہے
نہ طاہر ہے کسی کا وہ نہ باطن ہے کسی کا وہ
وہ خود ہی کا ہے جدا اپنے سے خود ہی خود و اصل ہے
وہ خود ہی آپ مرسل ہے وہ خود ہی اپنا مرسل ہے

جو کچھ بھولا ہے کچھ ہے یادوہ انسان قصہ
مجھلا یا جسے کل بیشک ہی انسان کامل ہے
جو ہستی کر رکا ہے پاک اپنی غیر سے اپنے
بڑے ہیں مرتبے اسکے وہ صدیقوں داغنے
تمناکیوں کوئی باقی نہ ہے اب اے مرشد
سمایا مجھ میں تو ہے دولتِ کوئین حاصل

چٹک بڑھتی ہی جاگی نہ ہو گا یہ کبھی پھیکا
پکھ اس انداز کا یچھیا تجھ پر زنگ لسل ہے

طبعیت جس پر آئی ہے مرادِ جس پر مائل ہے
نہ پہلے تھا جدماجھ سے اب وہ مجھہ واصل ہے
ملا ہے مارکاہ عشق سے جس کو بھی درد دل
صحبوں میں اک دہی لا ریب لازم حقیقت قابیں ہے
بتا دے تو ہی خود الفضاف کر کے ہم کو اے دلبر
سو ایتری لگا ہوں گے ہمارا کون قاتل ہے
مجھے نخشا ہے شاہ حسن نے یکنائی کا سائز
گذرا ب غیر نکھلے امیری ہستی میں

مجھلا دے سارے آسمان یاد رکھ پھین تو اپنی
سو اپنے کسی کی جستجو کرنا ہی باطل ہے

دیکھ سکتے ہیں کہاں ان کو شریعت والے
جاد رحمتی میں ہے پورشیدہ حقیقت والے
آج جیسی بھی پلانا ہے پلا دے ان کو
یہ پئے رہ نہیں سکتے ہیں تیر متوالے
تو ہی بیشک ہے شہنشاہ حسینیاں بہا
تجھ پر صدقے نہ ہوں کیوں ہمور دیر والے
دوسرے دیر والے کامل کوئی
تجھ سے واصل ہو ہو ہیں بڑی قسمت والے
اپنی تقدیر کرو یہس جو رہے تجھ سے دور
ہو گئے عارف کا مل تیری صحبت والے
نہ ہے دنیا ہی سے مطلب غرض عقبی سے
دو جہاں سے ہیں الگ تیری محبت والے

اللہ اللہ رے ساقی کی لگا ہوں کا اثر

ہم جن خیس دیکھ کے یچھیں ہوئے متوالے

جب سے ہو گئے محبت تہب اری
وہی جانتا ہے حقیقت تہب اری

ہے مشہور بجو لایتہ دو بھاں میں
اسی کا پتہ ہے یہ صورت تمہاری
کھلے عجید گر زاہدوں پر تمہاری
تو کرنے لگیں وہ عبادت تمہاری
ٹلب سے سوا دینے دیکھا تھیں کو
ہوشہر کیوں نہ سخاوت تمہاری
گلتان وحدت کے ہر گل کو دیکھا
ہے خوشبو تمہاری ہے رنگت تمہاری
مٹھے ہیں جو تم پر انہیں کو ملے، میں
کلام و سماعت بصارت تمہاری
ابھی مشکلیں حل ہوں بیچپین سب کی

جو ہو جائے نظر عنایت تمہاری

حُسن وحدت دکھا دیا کس نے
ہومیرا اڑا دیا کس نے
تینغ ابرد ہلا دیا کس نے
محبکو کشتہ بنا دیا کس نے
رنگ سے محبکو کر دیا بے رنگ
میرا محبکو پتہ بتا دیا کس نے
راز توحید کس نے محبکو سمجھا یا
نقش کرشت مٹا دیا کس نے
کس نے مارا ہے پنجی نظر وہ سے
کہہ کے قم پھر جلا دیا کس نے
کس نے توڑا ہے وہم ہستی کو
اور حق سے ملا دیا کس نے
درد سے ہر گھر طی ہوں میں بیچپین

محبکو اپسا بنا دیا کس نے

حقیقت سے ملا جدا ہو گیا ہے
محبت محمد سے نا آشنا ہو گیا ہے
بیان کیا کرے کوئی شانِ محمد
محمد کا بندہ خدا ہو گیا ہے
کہاں انکو مجاہی، میں حورانِ جنت
محمد پہ بھو مبتلا ہو گیا ہے
رہ عشقِ احمد میں جو گم ہوا ہے
خدا جاننا ہے وہ کیا ہو گیا ہے
محمد کی جو پاک پا ہو گیا ہے
وہ کرتا ہے پرواز اب لامکاں میں

حکومت ہے دونوں جہاں میں سی کی جو دل سے سگ مصطفیٰ ہو گیا ہے
بھے عشقِ احمد ہے بیچین کامل

وَ مُحْبُوبُ رَبِّ الْعَلَا ہو گیا ہے

اسی بُت کی بُجھے صورتِ دل ہی میں نظر آئی
تصویرِ صنم میری نظروں میں اُتر آئی
تو آپ ہی صورت ہیتے تو آپ ہی بینائی
تو خود ہی تماشہ ہے تو خود ہی تماشائی
تو شکلِ دو عالم پھر دل ہی میں نظر آئی
مرشد کی عنایت سے پر دہ جو ہدایات کا
یہ تاب کہاں میری جو شعر کہوں ایسے مرشد کی عنایت سے ہے طاقتِ گویا ہی

بیچین بجا لاؤ اب سجدہ شکرانہ

جس نے یہ حقیقت سب تجھکو تری سمجھا

یہی تصویرِ پتہ یار کا بتلاتی ہے خانہ دل میں جو تصویر نظر آتی ہے
یار جب آتا ہے اک تمازہ بہاراتی ہے یوں تو تاریک نظر آتی ہے دنیا دل کی
نگہبہ یار ہے چھپ چھپ کے جو ترپاتی ہے نہ کہیں سوئی چھپی ہے نہ کہیں خارچھا
دیکھ لیتا ہوں میں آئندہ پہل جاتی ہے جب طبیعت میری گھبرا تی ہے تہائی سے
اس میں وہ بوسے کہ ہر سمت ہٹکتی ہے عشق اور مشک چھپائے سے کہیں چھپتا
کیسے یہ میں مان لوں واعظ بتلا جب مری روح حقیقتِ رکی بتلاتی ہے

نگہبہ یار ہے بیچین کے برچپی کی آنی

چھید کر سینہ کلچھ میں اتر جاتی ہے

یہ ہے عبست پوچھنا مذہب کسی دیوانے سے اس کو کجھے سے غرض ہے نہ تو بت خانے سے

آج کیا حضرتِ واعظ کی بھی توبہ طویل
لذتِ وصلِ بتائیں تو بتائیں کیونکر
میں ہوں مجنونِ محبت مجھے رہنے دیوئی
مجھ سے اقسامِ شرابوں کی نہ پوچھ لے ساقی
کامِ حیلے سے نکلنے کا نہیں لے ساقی
بندہ عشق کو یچین غرضِ عشق سے ہے
رنہ تو اپنے ہی سے مطلب بے بنگانے سے

ادا نازِ شوخی سے جلوہ دکھا کے!
ترٹن پا ہوا خاک پر مجھکو چھوڑا
تھا اچھے بھلے ہم مسلمان پہلے
چلے آئیے رازِ افشاء نہ ہو گا
بجا ہوش ہوتے تو کیوں راز کھلتا
وہ ہے دردِ دل کہ ترٹ پتے ہیں، ہر دم
دیا دردِ دل تجھکو یہ چسین جس نے
لو قربان ہو جاؤں میں دل رُبا کے

یوں تو ترا ہر شہر میں جلوہ نظر آتا ہے
پھر کے سوا زاہدِ کعبہ میں دھر آکیا ہے
کافریں کہوں سکوس کو میں کہو میں
دنیا کے محبت میں ایسا بھی اک عالم ہے
ہر شخصی میں دکھانا ہے بے پردہ جمال پنا

پر اپنی ہی صورت میں اچھا نظر آتا ہے
یاں دل ہی میں کعبے کا کعبہ نظر آتا ہے
ہر ایک میں تیراہی جلوہ نظر آتا ہے
بندہ بھی بہاں جا کر مولا نظر آتا ہے
پھر آپ ہی خود اپنا پرداہ نظر آتا ہے

ہم دیر جسے سمجھے وہ واقعی کعبہ تھا سمجھے تھے جسے قطرہ دریا نظر آتا ہے
بیچین حقیقت کا آئینہ ہوں ایسا میں
جس میں کہ دو عالم کا نقش نظر آتا ہے

آپ تیر نظر جو چلا رے جائیں گے اپنا سینہ پر ہم بنائے جائیں گے
جب وہ خبر لئے ہاتھ میں آئیں گے ہم بھی سرزیر خبر جھکاتے جائیں گے
تم، میں چاہے جتنا ستاؤ مگر ہم تو الفت بر اینجا رے جائیں گے
یہ خبر تو نہ بھی کہ تیرے عشق میں در بدر ہم پھر میں گے ستاً جائیں گے
لو جو جلتا ہے واعظِ توجل اور بھی ہم در بیار پر سر جھکاتے جائیں گے
وہ کا کر کے اقرار ملتے نہیں آپ کب تک مرادِ دکھائے جائیں گے
وہ سنتے گا ز بھیں جب تک مری
ہم بنتی اسے ہم سنائے جائیں گے

ابو بنی آئینہ اللہ کی قدرست دیکھئے
پھر تو ہرگز نہ کبھی جانبے جنت دیکھئے
ابنی صورت پر محمدؐ کی بوجو صورت دیکھئے!
نقشِ کرتست کو بخواں صور و حد دیکھئے
دمبدم یار کی رفتار کی وسعت دیکھئے
حتی تو یہ ہے کہ کہیں کچھ بھی نہ دیکھے لیکن
ابنی قسمت پر وہ بھی نہ کیوں ناگزیرے
چشمِ رحمت سے جسے شیخ طریقت دیکھئے
دیکھ کر تم کو مری جان فدا ہو جائے
فرض الافت ہے تھی مجھ سے ادا ہو جا

رخ وشن سے سرک گے جا جو پردہ یہ کہیں
 مرتبہ تیری گدائی کا سمجھ لے جو کہیں
 ۱ الچا ہے سہی اے جانِ تمنا تجھ سے
 کیسے پھونچ نہ بھلامزیل مقصود ۲۰
 یہ تو مکن ہی نہیں ہے تجھے آرام ملے
 اسکو آزارِ محبت کے مزے آجایں
 دل بیچین کا گرد سو اہو جائے

کل جہاں سے یہاں آئے تھے ٹھلنے کیلئے
 منے وحدتِ بوازی سے ہے بھری سینے میں
 پھونک دے پھونک دے اے شمعِ محبت جھکو
 ہر گھر طی میرے تصور میں رہا کرتا ہوں
 میری قسمت میں از لہی لکھا تھا شید
 اپنے ہی عکس سے کہتا ہوں کہ سہن لول تو ہی
 پھنس گئے دامِ محبت میں کچھ ایسا اُکر
 راہِ ملتی نہیں بیچیں نکلنے کے لئے

اس طرح عاشقِ ہی میں خود اکے خدا ملتا ہے
 ڈھونڈتے ڈھونڈتے آپے گزر جانا ہوں
 درد دل درد جگرا اور بڑھادے یار ب
 چھوڑ کر سبکو تو کر عشقِ محمد حاصل
 یوں تو ہر چاہنے والے کا جدابہ رتیہ
 مرتبہ عاشقِ احمد کو سوا ملتا ہے

تیرے در پچھیں انسان تھجب کیا ہے کہ تیرے در پر تو کعبہ بھی جھکا ملتا ہے
در بدر ڈھونڈ نے بچین اُسے کیا جاتیں
لاپتہ بھوہ کہیں اس کا پتہ ملتا ہے

مجھے ہو گئی جب سے الفت تمہاری جدھر دیکھتا ہوں ہے صورت تمہاری
مریں ہم تو تم پر مری جان تم نے نہ پوچھا کبھی کیا ہے حالت تمہاری
ہے سختی محبت میں لغت تمہاری جو کچھ سختیاں تم کرو جھیل لیں گے
ہے مشہور عالم یہ عادت تمہاری مکر جاتے ہو یہکے دل غاشقون کا
نہ کرنا کبی مجھ پر ظالم دستم میں نہ رہ جائے تاکوئی حسرت تمہاری
چھپو گے ہماری نظر سے کہاں تم کہہ شئے میں ظاہر ہے صورت تمہاری
دکھا کر کیا تم نے بچین دل کو خدا جانے کیا ہے یہ صورت تمہاری

میری جانب تو اگر یار کبھی آنکھے ارز و دل کی اور آنکھوں کی تما نکلے
کیا ہوں ہستی انسان میں وہ کیا نکلے جس پر پڑ جائے تری حیثیم کرم اساقی
ہوش رہ جائیگا باقی نہ کسی میں ہرگز بے نقاب آج وہ لیلی جو ادھر آنکھے
تو رہے پیشِ نظر ذکر ترا ہولب پر یوں مری روح جو نکلے تو تما نکلے
سڑ انسان عیاں بجھ پر بھوہ کہیں جس کو کہتے ہیں خدا تیرا سر اپانکلے
پی لیا جسیں ترا جب محبت ساقی میکدے سے وہ تیرے کیوں مہکتا نکلے
آئے ہیں وہ ادھر تنخ برہنے لے کر
آج شاید دل بچین تما نکلے

ہندی متفرقات

مولہ موپہ بھی کچھے مہر کی خبر
 صدقہ حسین کا موپہ کر پا کرو
 پار کردو مورے پیارے احمد پیا
 مو سے پوچھت ہو کامورے من کی لکھی
 یہ بُرگی یا بھلی ہوں تمہاری توہین
 اپنے بربت کی پیر دو اتنی موہے

دھوم تمرے سخاوت کی ہے دربار
 نور وحدت سے بھردو یہ موری گلگر
 نیا آن پھنسی موری بسیکھ بھنوں
 مورے من تو سیال تھیں ہے خبر
 تھرا چھوڑ کے دوارا میں جاؤں لدھر
 بو گھٹائے گھٹے نہ کبھی عمر بھر

تم ہیں دین و دھرم سب ہو بیچن کے

جائے اب یہ کہاں چھوڑ کر تھرا در

آیا ہوں تمرے دوار سیاں
 ایں دار د ہم کا پلاو
 ڈھونڈ پھری ہوں جگ مانا، میں
 بگڑای بنے چھن بھر میں واکی!
 راہ دکھاؤ پار لگاؤ ڈوبت ہوں تھوڑا خار سیاں
 پریم اگن نے ایسا جرایلو! پھوڑا نہ اکلو تار سیاں

بیچن کو اب خالی نہ پھیراؤ

تمری بُرے سرکار سیاں

محمد نبی جی تو ری صورت کے بلہاری

تمری صورت کی جوت سے پیارے دنیا بھی اجیاری نسبی جی

مدھ بھرے نیتا اپنے دکھا کے ہم کا کیوں متواری بی۔ جی
 اور ان کا ہے پر بھجو بھر دسر ہم کا ہے آس تھاری بی۔ جی
 تم رے نیارے روپ پہ موهن دین دصرم سب داری بی۔ جی
 سب کی سُنی بیچین کی سُن لو
 مانگت بھیک بھکاری بی۔ جی

یہ داسی تھے اری یا پیر غوث بخڑلو ہماری یا پیر غوث
 یہ لوٹدی تھے اری یا پیر غوث پھرے باری یا پیر غوث
 لگن جہہ کی لاگی ہے تم سے کہو رہے کیکے دواری یا پیر غوث
 پتا تھرا پایا نہ جگ میں کہوں تو ہے دھونڈ ہاری یا پیر غوث
 پھنسی بیاہ کر کے کھرلو موری بھلی کھی میں کنواری یا پیر غوث
 گڑتی ایسی ہردے میں تھری بختر کہ جیسے کٹاری یا پیر غوث
 یہ بیچین کو چین کیسے ملنے بخرا لگی کاری یا پیر غوث

پار لگادو موری نیا او خواجہ پیارے تم ہو چیا
 بھجو کا گریں نیا پھنسی ہے کوئی نہیں ہے کھیو یا او خواجہ پیارے
 تم نہ موس ہے پر تم سنگر کی کون بتائے اب رہیا او خواجہ پیارے
 مجھ بہن کا کوڈ نہیں اب دیت ہوں تم ری دہیا او خواجہ پیارے
 موری مدد حسین کا صدقہ کیجئے رب کے کنہیا او خواجہ پیارے
 تم رے سوا موبے نیچ بھتو رے کون ہے پار لگیا او خواجہ پیارے
 تم ہیں ہو لاج رکھیا او خواجہ پیارے تم ہیں سے موری آس لگی ہے

کا سے کہے بیچن بتا و
کون ہے دا کی سنیا اخواج پایا

خواجہ پیا موری بگڑی بنادے ڈوبت ہوں موہے پار لگا دے
گونگی بوری بن بیھوں گی رس بھری بولی خواجہ اپنی سنادے
نقشِ دوئی مرے دل سے مٹا کے بھوں گئی یس پریم ڈگریا
بہتیا پکڑ کے موری رہتیا بتا دے آج ہمیں بھی وہی پیالا پلا دے
ست کیوشبلی کو پلا کے لوگ تھاری داسی پکارس اپنی دیا سے خواجہ ایسی بنادے

ارج ہے یہ بیچن کی تم سے
پریم اگن مورے من کی بڑھانے

سکھی بھوت گیو ہائے مورا کرم بھٹی کون خطامو سے روٹھے بلم
موہے بھونک گئی تو ری برہا آگن ہواتن من سب مورا جل کے بھسم
موہے مہنی صورتیا دکھا کے سجن موراچین لیو سب دینا و دھرم
چیسے ترٹ پت ہے جل بن مچھری ولیسی ترٹ پت ہوں میں خدا کی قسم
چوک مو سے بھٹی موہے مقا کرد اب تو آن ملو سیاں مرتے ہیں ہم
توری پریت کی کارن چھوڑ کے سب تورانام جپت ہوں پیا ہر دم

تو رے دوالے پڑا ہے اب آکے پیا
راکھو بے چین کی اب لاج شرم

آئی بنت بھارا او پیا مورے اُبھرے جنباہما را او پیا مورے
اپنے رنگ میں رنگ دو چندری جاؤں میں تو رے بلہارا او پیا مورے

او گھٹ گھاٹ چسلو نہیں جائے
بھوساگر میں نیتا کھلشی ہے
ڈوبت ہوں مندرجہار اوپیا مورے
چاہے بناؤ چاہے بکارو
سخی ہونہ تم بیچتن کی جی لے

چھوڑی ہے نہ چر کی تھاڑ اوپیا مورے

تمہیں سے آس لگی ہمری یا غوث کہنا جیلانی
موری یچھوڑیں ناگھری یا غوث کہنا جیلانی
تم کوئی مرید قطب کو وکینو غوث ہمارا جہ
مجھ پاپی کی سدھ کیوں بسری یا غوث کہنا جیا
اکو و بتاد والیسا جتن کہ جاگے جدہ ہون سے تن
یں چیری کہا د ہو تمری یا غوث کہنا جیلانی
اب اتنی تو مور پکرا کرو مور کھام کے بھیا پھونچا دو

جون پاے مراد پیا تم نے بچین نہ جائیکا پڑن سے

چاگے بیتے بھیں پر عمر سکری یا غوث کہنا جیلانی

بتپا اپنی ہم کا سے کھی یا غوث کہنا جیلانی
بتپا کہ جھن کیسے ہی یا غوث کہنا جیلانی
پیا موری اُج تم سے ہے ہی یا غوث کہنا جیلانی
دکھ تم سے کھی نہ تو کا سے کھی یا غوث کہنا جیلانی
تم سب کی تو نیا پا کیوں یچھوڑیں چھوڑ دیلو
مجھ پاپ کی سدھ کیوں ری یا غوث کہنا جیلانی
پر تمری تو ہوں میں بُری ہی ہی یا غوث کہنا جیلانی
بیچین کو بھیک، دید و دن دھیر کئے اب نالو

تمہیں ہے یا کی باہم کی یا غوث کہنا جیلانی

موہہ لوبلا جمیر کے خواجہ میر د منقی کرت بھی دیر کے خواجہ میر د

تم ساندر روپ نہ پایوں
کون بدھ آؤں تری نگریا
روں گئے ہو تو جتن بنا د
پران بونکسے دھیان ہو ترد
کون بھئی تکسیر بستا د
چار دسا آیوں، سیر کر خواجہ میرد
ٹھکوا ہن موبہے چھر کر خواجہ میرد
کیسے کرب دن ترا کر خواجہ میرد
ارنج یہ ہے، ہر نیر کر خواجہ میرد
کا ہے لیو من پھیر کر خواجہ میرد

ارج سنو یچین کی ابے تو

بیت گئے دن ڈھیر کر خواجہ میرد

اوچک داتا نہیں چھوڑی ہوں دووریا
چاہے چھٹ جائے موسے ساری نگریا
ہن پچھلنے تو لے درسے نہ جیہوں
بل بل جاؤں تن من داروں!
اپنے پریم کے مدھوا سے داتا
بھیاں پکڑ کے موریا موبہے ہو چکاں
چلو نہ جائے موسے پریم ڈگریا
سب سکھیں کی ارج سنت ہو
کا ہے نہ لینیو پیا ہمری کھبریا

آس لے ہے یچین پیا سے

کہوں تو ہوئیے واکی تو پہنخڑیا

جاپہ ہر ہے لجھانا سن سجنی دھی گھٹ میں سما نا سن سجنی
مہنی صورت موبہے دکھا کے
جانے کہاں وہ چھپانا سن سجنی
پھری سارا زمانا سن سجنی
کیا موسے بھانا سن سجنی
چھوٹا اپنا بگانا سن سجنی
ان ساندر کہوں نہیں پایوں
ہو کے احمد احمد بتلایو
جب سے بھتی موبہے واکی پریتیا

پریم کا مدھوا جب سے پلایو ۱۰۳ مورا من بُورانا سن سجنی
کون سُنے بیچین کے من کی
بھیو اپنا بگنا سن سجنی

جائے تہ پیہو سیاں نیہا لگائے کے
کا ہے من چھینو مورانیا ملائے کے
ارج کرت ہوں پیاسیں نوائے کے
جاڑنہ موہے سیاں بیاںکل بنائے کے
بیاںکل من کو دھیر دھراو
کھاں چلے ہو مورے ہر دمیں آئے کے
جائے نہ پیہو پیا کونو جتن سے
جاڑجاو جاؤ ملا ہم کامٹائے کے
جتن بتاو پیا کیسے رہی اب
تم تو چلے ہو بیچین بنائے کے
مرشد پہ مٹا جو وہ صکا حب کمال ہے۔

ایسا مٹا دے اپنی خود کی کو
باتی نہ ہے تو: یہ معنی وصال ہے
آئیںہ بن کر دیکھ اُسے تو
صورت جو تری ہے: یہ یار کا جمال ہے
باقی ہے جیک ہستی تمہاری
یتری ہے صورت یار کی صورت
حباب مئے تو حید کا پی لے
ہو جائیگا عیال: کہ ہجرت وصال ہے
جلوہ خدا کا اور یتری آنکھیں
او طالب جمال: یہ مر تو محال ہے
وہ کبھی ہم میں ہم کبھی اس میں
بیچن ہمارا: ہر وقت یہی حال ہے

من بچو ناہیں سماوہے من ہن پیارا آوت ہے
جہ کارن ہرنے ہر کو رجاوی ہر کاد لارا آوت ہے
یہی دلو جگت میں عمومی چلو دیکھیں چذر رتو سکھی
جاکی جو سے پیٹی اجیا وہی جاک کا اجرا آوت ہے

مولے دکھ کی گھڑی دو ریفی سکھ کی یہ آئنگی
 اک پہلے کام مخبر حارہی مورا کھون ہارا آوت ہے
 چل چل رے سکھی درشن کو جیسیں بوجھ پر سیسیں صیں
 دکھ درد سب پناج کریں جلتا رہا لارا آوت ہے
 پیک پیک سکھی یہی کرو سجدہ پھکتے جلتیں نور خدا
 جہڑا لے بھکاری جاتا ہے اور خالی نہ پھر کر آوت
 جس کا کر سہارا کھیں بھی ہو بچین تو کہہ نہ چنتا کرد
 سب سیسیں بل خوش ہو کے چلی بجا و نکاچار آوت
 پیا ہے پٹ ہردے کی آوت

رات اُت مت تم چتِ بھٹکا و پرتم اگن گھٹ میں سلاگا و
 ایسے گرو سے منہ لگا و میٹ دے من کا کھو ط

پیا ہے

ملا پنڈت کی مت مانو تمن اپنے گر کا جانا و
 گرد سوا کچھ مت پہچانو بچن ہی من گھو ط

پیا ہے

نام نز بخن سیکھ لے جپنا دصیاں گرو کا گھٹ میں رکھتا
 درپن میں مکھ دیکھ تو اپنا اپنی ہٹا کے او ط

پیا ہے

بن گروحت جا پیا نگر یا کھن ہے ملنا پنی کی کھبریا
 اللہ کی لے کے بن نگر یا مارو گھٹ میں پھو ط

پیا ہے

گرو کریو تو اسا بھائی جنم جنم کی دھو دے کائی
 شدھ بردے اپنی پکرانی کر کے نین سے چو ط

آن کہنسنی یہ دھیان سے سن من پر بھو کا جو چا ہے درشن
اپنے گروں کا بن کے در پن دیکھ ترکٹی کوٹ

گیانی نہ چھوٹے گروکی دودریا کبھوں تو پڑتے ہے گر کی خبر یا
لیہیں توری بیچپین کھبریا کا ہے کرے من چھوٹ

دہی چھیلانے جینا لوٹا لے

مہنی صورتیا نینا رسیلے چند ریلن کڈیو ٹا رسے
لہین گھر گئی اب ہوں نہ آتے وعدہ کہن موسے چھوٹا لے
جب سے بھائی موسے داکی پر تیا دینا دھرم سب چھوٹا لے
پریم پیالا پیتے، سی واکا جہد و تقویٰ لوٹا لے
حسین کے من بیچپین نہ یولیں

ایسا کرم مورا چھوٹا لے

رنگ دو چدریا ہماری او گرو جی میں تو لے بلہاری

سدھ بھرے نینا اپنے دکھا کے مو ہے بنایو متواری او گرو جی
بو ند سے دہ ہو جائے سمندر جا پہ دیا ہو تہاری او گرو جی
تم ہیں اٹھا دوتا، میں اکھتے ہے پریم گریا ہے بھاری او گرو جی
سب ہیں مرے بھیکاری او گرو جی راجہ ہو کوئی یا مہاراجہ
اپنی پریتیا مو ہے جتا کے مو ہے کیو متواری او گرو جی

پنڈت ملا شیخ برامن سب ہیں ترے پھاری اوگرو جی
 کر پا کر دیجیں پہ اپنے
 یہ بھی ہے چیری تھاری اوگرو جی
 - بسیرو نہ سدھیا ہماری پیا۔

دھری کو ہے دھرم بھروسہ ہم کا ہے آس تھاری پیا
 دینا دھرم اور تن من مورا موہ لہیں چھب تیاری پیا
 موہے جلیہیں عیسے بھکلا کا میں ہوں بجزیائی کی ماری پیا
 دیکھ و حرم سے کام نہیں ہے میں تو ہوں تری پھاری پیا
 باٹی ادا کیں تر چھی چھوٹون دیکھ بھئی متواری پیا
 سارھ برصہ ہری اس بہرنیو! تھیں کے یلماری پیا
 یکسے رہی بیچیں نہ ہردم
 نیتوں نے ماری کٹاری پیا

مجھے گھر لیا یار نے گھیرے میں میں یار میں یار ہے میرے میں
 من مترے میں دیکھ تو اپنے ہنسیں یار سوا کوئی تیرے میں
 الف لام کو عین سمجھ کے رہو میم کے ہردم گھیرے میں
 یار موہے یکسے بستہ یو ہم تو، میں اک ڈیرے میں
 جیسے ہے بچھری نیچ سمندر میں یار ہوں ویسے ہی تیرے میں
 دید شنید خیال یقین میں سوا تیرے نہیں کوئی میکر میں
 یار تو، ہی بیچیں تو، ہی ہے
 اب رہتا دوئی کے نہ چھیرے میں

۱۰۴
دول رہیا ہے موریا تیا جھنور میں

گھری ندیا ناف پُرانی تمرے سوا محبوب بھانی
کو وہ نہیں ہے کھویا جھنور میں
مون گھن ہے راتیں اندر ہیری تمرے بنا خواجہ اجمیری
ہم ری ہے کون سنیا جھنور میں

او بچا و او جگ دا سنا تم میں سے لاگی ہے موری آسا
تم ری ہوں ہوں دیت دہیا جھنور میں
منی کروں میں پڑوں توئے پیاں پار لگادو آکے گئیاں
محبوب گئی ہوں میں رہیا جھنور میں

ارج کرت ہے سیس نواکے بہیاں گھوں بچین کی آ کے
تم ہیں ہو واکے پچیا جھنور میں

پیا پیاڑے پہ مورا من آیو ہے لے میں اس میں وہ جھیں سمایو ہے رے
ہنی صورتیا نیسا نار سیلے یہی ہم کا دکھا کے لبھا ہے رے
نین سے مورے نیتا ملا کے مو ہے اپنی برگی بنالو ہے رے
دیکھے ہیں میں نے لاکھوں زنگیلے پیا پیاڑا مو ہے سب میں بھایو ہے رے
مار کے ہر دے نین کٹاری
مو ہے بچین اپنا بنالو ہے رے

ناہیں پڑت مورہ ہے چین سنوریا بن
رہ رہ من میں ہوک امکت ہے ترطیب ہوں دن رین سنوریا بن!

۱۰۷

ہر ہاستا دے نیند نز آدے کیسے کروں میں نہ بین سنوریا بن
 بدرا اگر بھے جنلی پھکے ہرستہ میں دونین سنوریا بن
 ایری سکھی کو جتن بتا دے کیسے پڑے موہے چین سنوریا بن
 چینا پڑے نیچین کو کیسے!
 بھر بھر آ دیں نین سنوریا بن
 جکاد و بھرے نینا تو راو بسمل پیارے

نین سے مورے سنیا ملا کے چھین لیو من مور او بسمل پیارے
 ترے درشن کو او من موہن نیتا، بین تری اور او بسمل پیارے
 موہے اتارو نہ چست سے اپنے منتی کروں کر جو راو بسمل پیارے
 اس بگری سے ہم کا بُلاو یا میں، بین جتنا کچھورا او بسمل پیارے
 اپنا موہے نیچین بن کے
 اب نہ پھرا جو اور او بسمل پیارے
 جائے کھو موری گنیاں چلے آؤ سیاں تم ہیں ہو ہرے گیاں چلے آؤ سیاں
 منتی کروں کر جوڑ کے توزی سیس تو اوں پڑوں پیاں چلے آؤ سیاں
 یچھ بھنورہ میں ڈوبت ہوں یہں قدم لو اب موری پہیاں چلے آؤ سیاں
 کاشی کجھے میں تھیں ہیرا تم لو ملے ہی ٹھیاں چلے آؤ سیاں
 چھما کرو نیچین پہ اپنے
 یا کی ہے پدھر لگیاں چلے آؤ سیاں
 خواجہ جی بنی توری انوں پریم کایا میں ہے یوں خواجہ جی
 بنسیا بجا کے نیتا ملا کے ہم کا لیو تم مول خواجہ جی

صورت کی تو رے مورت دیکھی گھٹ کے نین دو کھوں خواجہ جی
 سُن سُن ہم سب کا ہے نہ ترکھی امرت ہے تو رابوں خواجہ جی
 درشن دو بیچین کو اپنا
 اپنا سنا دو بیول خواجہ جی
 جائے نہ پیہو ہماری لگلی آئے کے

ہاتھ جوڑ تو ری منتی کر دوں میں روٹھ نہ جاؤ مورے من میں سمائے کے
 تترے چرن کی دھور بو کاؤں رکھیوں نین میں ستر بنائے کے
 بُوری نہیں جو میں چھوڑ دوں ہے پاکے لاکھ متناو ایک نہ منی ہوں
 آج میں لیہوں پیا گلگری بھراۓ کے کھالی گلگر لئے کب تک ڈو لوں
 بُوری بنایو کا ہے درس دھاۓ کے چوت سے مورا بُجا نہ پیہو!
 کون جتن مو ہے کل نہیں آوے لاو سکھی ریا مورے پیا کو منائے کے
 دور بھیو سب من کا کلے سا دھیر بھیو من گرو گن گھائے کے
 آن داتا بیچین کو اپنے
 چھوڑت ہو کا ہے چیری بنائے کے
 فقر و ایت ایت نہ تو ڈول

کاشی کعبہ بٹاکر دوا را کبھوں نہ ملیہ پر بھو پسیارا
 ات ایت مَت پھر مارا مکارا اپنی ہی گھٹری ٹھو ل!
 فقر و ایت ایت ایت نہ تو ڈول
 پکھ ہو نہ ملیہ جگ نگری میں دھیان کر دمن کی گلگری میں
 تیرے پیانے تری گھٹری میں مایا بھری انمول!

۱۰۶
فَقَرُوا

پرتم کارسن جو چاہے چکتا گروچن یہ ہردے رکھنا
اوم نام کو من میں جپنا مکھ سے مت پکھ بُول!

فَقَرُوا

پاپ و پن کے دکھڑے میں تو دین و دھرم کے جھگڑے میں تو
ما یا لو بھ کے رکھڑے میں تو کیوں ہے ڈالوا ڈول!

فَقَرُوا

نین پلٹ ہے انت پلٹ میں دیکھ تو اپنا مکھ گھونگٹ میں
تورا پیا ہے تودے ہی گھٹ میں موند کے آنکھ ٹوں!

فَقَرُوا

امرت پھل بو چاہے چکھنا اچھست یہ ہردے رکھنا
آنکھ ناک مکھ موند کے اپنا گھٹ کے پٹ کو کھوں

فَقَرُوا

دھبڑانہ کرست گروکا چن ہے نزل سب میں ہی جتن ہے
جھوٹ کے پس بیچین بھیجن ہے من میں اپنے توں!

فَقَرُوا

اپنی سی رنگ بنی ہو داری تورے رنگر بجوا
اپنے ہی رنگ میا رنگ کے چند ریا ڈال کے واپہ پریم خبر ریا
اپنی کی موہے کر دینی ہو داری تورے رنگر بجوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَا يَا نِي پلا کے معرفت کارنگ ملا کے

۱۰

اپنی سی موہے کر دینی ہو داری توے زنگر جو
پیریم کے زنگ میں زنگ کے تن من مکھڑا مو را بنائے کے در پن
اکھت کھا کہ دینی ہو داری توے زنگر جو
پربت دیکھ پڑت ہے رائی تراوی پربت دیست دھائی
عجائب بھر دیدنی ہو داری توے زنگر جو
سچ دفعہ چھب ڈھب موہے دکھائے ہردے میں یچین سما کے
سدھو بدھو سب کلینی ہو داری توے زنگر جو
موری پیر ہر لینی ہو میں واری گرو کے
پیریم کا مدھوا موہے پلا کے کان میں مورے چپکے سے آکے
مول بات کہ دینی ہو میں واری گرو کے
نین سے مورے نین ملا کے بن پدھوا کا پیالا پلا کے
متواری کر دینی ہو میں واری گرو کے
بھیال پکڑ کے سیال بنائے پرت کرنگ کی رہیا بتا کے
آن کہنی کہ دینی ہو میں واری گرو نئے
چھپ پیاری کاروپ دکھائے جھون سے مور گھٹ میں سما کے
موہے اپنی سی کر دینی ہو میں واری گرو کے
نین سے مو پہ سینا چسلا کے اپنا موہے یچین بنائے
ہر نئے پیر بھر دینی ہو میں واری گرو کے
زنگر چندر یا، سما را دپیا مورے تم پرجادیں بلہار او پیا مورے
موری صورت پر تری صورت ہو بخوبی ہوئے تھار او پیا مورے

پرستم کے رنگ میں پوک رنگ دو ۱۱۱ عرفان کے رنگ میں ہارا و پیامورے
جب دیکھو تم ہم کا دیکھو! ایسن کرد و سندگار او پیامورے
چھوٹے جگ شہباز کٹم سب چھوٹے نہ چرنا تھارا و پیامورے
موری یچینی یڑھتی جائے

پیر موری دو او بھار او پیامورے

برہا بر دگ ستاوے چلے آؤ سیاں تم بن چین نہ آوے چلے آؤ سیاں
تم بن سونی سیحیا پیا مورا ترٹ پ ترٹ پ جیا جاوے چلے آؤ سیاں
دن سگرا موہے ترٹ پت بیتے رات کو نیند نہ آوے چلے آؤ سیاں
جب سے گئے موری اسدھ ہونے لیں رہ رہ جیا گھراوے چلے آؤ سیاں
تم رے سوا اب او من مورا ہم کا کچھ نہیں بھاوسے چلے آؤ سیاں
لا کھ جتن میں کر کر ہاری نین کی نیز نہ جاوے چلے آؤ سیاں

بیتت ہے یچین پہ کا کا

کون یہ جا کے سناوے چلے آؤ سیاں

ہم سے بخیر یا لڑائے جاؤ بالم اپنی بیر گئی بنائے جاؤ بالم
مہنی صورتیاد کھائے جاؤ بالم مولمن ہر دم لجھائے جاؤ بالم
اپنی پریم اگن میں مو کا جراۓ جاؤ بالم جراۓ جاؤ بالم
جب دیکھی جب تم ہیں کا دیکھی اس مورے نین میں سکے جاؤ بالم
چھت سے مورے اب ہر دے میں آئے جاؤ بالم سماۓ جاؤ بالم
مدھ بھرے نینا سے تم اپنے باوری مو کے بنائے جاؤ بالم
اب مٹنے میں مکھوڑی کسر ہے نین پہ نین چلائے جاؤ بالم

۱۱
 ہی بچین چین ہے مورا
 من کی پیر بڑھائے جاؤ بالم
 بنیابجائی گیسی پیاری او خواجہ میں تو یہ بہاری
 بنی کی دھن سن من مون چھی ہوں میں متواری او خواجہ
 تیرے سوا کچھ سو جھت نا ہیں بنیابجائے مت ماری او خواجہ
 عیسیے جیہن موبہے بھلا کا میں ہوں بخیریا کی ماری او خواجہ
 یکسے نہ ترپنی ندن پل چھن ماں ہو نین کٹاری او خواجہ
 جو ہست جو ہست رہیا تمہاری رین گھر گئی ساری او خواجہ
 اپنا موبہے بے چین بنائے
 سدھ موری چت سے بساری او خواجہ
 تم ہو بگڑی بنیا بنی جی گہہ لوموری کلیا بنی جی
 گھری ندیا اگم بہم دھارا ڈوبتا ہے موری نیا بنی جی
 تیرے سوا اب مجھ دکھیا کا کو وہ نہیں ہے بچیا بنی جی
 آؤ بچاؤ مجھ پا بن کو دیت ہوں تمری دہیا بنی جی
 تمہیں بتاؤ تمرے سوا اب کون ہے ہمری سنبیا بنی جی
 تمرے سوا بچین کی نیتا
 کون ہے پار لگیا بنی جی
 تن من میں مورے بہار آجا آجا آکے ساحبا
 شہرے دین کوکب سے ٹھاری کھولو پیا مورے تینی درواجا
 سدھ بدھ لبرے اپنی پڑائی ایکن مدھوا موبہے پلا جا

نین سے پھر سین چلا کے
من کی مورے پیر بڑھا جکا
بل بل جاؤں تھرے پسیتم
بگڑا کر موا مورہ بنا جا
تم من نیتا بھوسا اگر میں ڈوب رہی ہے پار لگا جا
اتنی ارج بیچیں کی صن لو

دھیر نہیں ہے دھیر دھرا جا

بھردو بھردو جھولی ہماری
آئی بھکارن تری دواری
اپنے رنگ میں تن من زنگرو
تھرے چرن اب آن لگی ہوں
آس نہ پسیتم توڑ دہکاری
تمرا روپ ہے روپ نزجن
کل نہیں من کو کل پہ نہ ٹالو
تمرے چرنے اوجگ داتا
پک گئی یہں تو پرستم نگر یہں
تمرے سوا کچھ سو جھتنا ہیں
جا پہ پڑے پسیتم کی دلاری
نین کے تم پسیتم پرمیشور

یہ بیچیں ہے ترا پجا ری

آج مورے گھر پسیتم آئے

اندر یا ہر گھر درداحب
پھیل بھ جائے کیوں اجیارا
سرج روپ وہ گھٹ میں سمائے
آج مورے گھر پسیتم آئے
تن من دھن اور دین دھرم سب
کر کے نچاور پسیتم پر اب

ہو کے منکن سُن کیوں نہ ستائے آج مورے گھر پیتِم آئے
 گھٹ میں مل گئی بھولی مایا
 آج مورے گھر پیتِم آئے
 پیتِم سنگ آندھہ مٹا میں
 آج مورے گھر پیتِم آئے
 کھول کے نینا جو ہردے کے
 آج مورے گھر پیتِم آئے
 بھل بھل بھاگ ہمایے بھائی
 آج موزے گھر پیتِم آئے
 منگل گاوت ہیں ہر سانیں!
 آج مورے گھر پیتِم آئے
 شادی مورے گھر میں رچی ہے
 آج مورے گھر پیتِم آئے

واکے ملنے سے یہ پایا
 پیت کرے جو انت یہ پایا
 سات سکھی مل رنگ رچا نہیں
 ملکھ گائے من ڈھوں بجائے
 داری جاؤں ایسے گرو پہ
 ان دیکھا موبہے دکھائے
 من من کاہے نہ ہم مُسکا نی!
 پر بھودرشن ہم نے پائے
 تم تم باجت ہیں سب تانیں
 پریم نے یہ سب رنگ درچائے
 گھٹ میں کسی دھوم چھی ہے
 کہہ بیچینا سے ناچے گائے

وہ ہوا کھلتے یہ نہیں میں جو رہ رہ کرتا رپاٹتے
 تو ری پریت کارن اپنے تمہارا میں ہے در کاوت
 در پن ہے مورے تمہارے شکل تو اسی میں دکھاوت
 پھر بھی ترپت ہو ایری سکل کیوں چین ہیں اوت
 اپ دنوں جگت میں مدمہانی کوئی نہیں ہے بجاو
 یہ رہ رہ کون بجاو ہے موبے بار بار جو لبجاو ہے
 یہ پریت راگ بھیو کیسا میں ہے چین ہیں اوت
 بتا انی ہمکا کبی اسپری بھی ہیں خوش و کنم
 یہ شکل تو موری شکل نہیں تھی غور دے یک تو اے ری سکھی
 ان نہیں نیں بھو صورت ہے مورے گھٹ میں یا کی صورت
 مورے من میں تھیں نہیں نیں من مونتے بیسے ہو تم
 یہ اسکی بھری بولی بھی اور پریم کی دھن ان حدیا جا

یہ پر کم کہانی کہوں کا سمجھت ہیں پاگل موبہیے ۱۱۵ بیچینی کہوں میں دکھائے موپ کوڑ ترس نہیں کھائے
اے الیلا عجب رنگ کھیلا

آپ ہی ملاؤ پنڈت بن کے کیسا محپا یا جھمیلا!
اے الیلا

تن میں ہم میں، مورے نین میں تو ہی ہے ایک اکیلا
اے الیلا

اپنے درس کو آپ لگایو رنگ برنگ کامیلا
اے الیلا

کا ہے رہے چنت کوئی من میں سانچے گرو کا ہوں چیلا
اے الیلا

مورے ہی ہردے نیچ یہ سگرو لگا ہے طلشم کا میلا
اے الیلا

آپ ہی اپنے پریم میں پھنسکے کیا کیا دکھ نہیں جھمیلا
اے الیلا

دبدھا گئی بیچین تودیکھا جو ہے گرد و ہی ہے چیلا!
اے الیلا

آپ کو کھو کے آپکو ہیرے کیسے ملی ہو جھیا میرے ہر بیچین ہے ہر کو گھیرے ہر کایا میں اسکے ڈیرے
ندیا ایک گھاٹ بہترے کچھ کبیر سمجھ کے پھیرے
شیخ بناؤہ کہیں برمیں چکہیں صدمہ کہیں زخمی چت سے سن تو رو مور و مکن اپنے ایک عجائب ان ہیں

بِرْ نَگَیْ کا رنگ ہے سارا مسجد ہو یا طھا کر دواڑا دیکھ تو چت سے گر کے بخارا، سب میں، اک پر محبوپا
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 ایسا درین کے آیا، آپ پرے خدا پ لیجھا یا بن بن کے وہ انگ کایا، ہر کایا میں آپ سما
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 سائیں تھر و عجوب پ سند کہہ دکھا کیا کیا لیلا زنگ بن کیا سوئی پلاس سب میں وہ چھیل چھیلا
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 کیا کیا روپ وہ بن کر آیا، نین میں وہ آپ سما یا جسٹے چت کے نین کھولا یا، ہر میں اسے ہر کو پایا
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 آپ ہے صوت آپ ہی درین، آپ ہی بن کے ہو من ہن آپ میں اپنا دیکھت بوجن، چھوڑ کے دیکھ تو اے من پا
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 اپنے گرو کے ہوں ہیں قند بگلوں دیے چھار فن کے ہر میں ہر اب دیکھ پڑت ہے سن ساد ہو یہ باتاں
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے
 دبدھا من کی جسے مٹائی، درین کی سب صلگا کائی پر جھوانت ملات بھائی، اب بھینا ہے دیت دکھا
 ندیا ایک گھاٹ بہترے ہے کہے کبیر سمجھ کے پھیرے

پیا جب سے بیو مورے من میں
 تب جان پڑی مورے من میں
 روپ پسے اکار ما نین میں اب تو رہے من کیوں نہ مگن میں
 بن پرے دیکھ کے بھسی متواری مدھوا بھرا ہے پی کے نین میں
 گھٹ کے نین سے دیکھ ہے تجھ میں ہیرت ہے جسے تو بن بن میں

موہے نہ کیوں من بولی پیا کی ۱۱۸ پریم بھرا ہے پن کے پچن میں
در در جا ایس بوجتے بہیں ہیں مترے بوجیں وہ ہیں تترے چون میں
چین ملے بیچپین کو کیسے
پریم اگن لائی ہے بگن میں

گر نے عجب کھلانی ہے بولٹی
اپنے سوا کچھو سو جھٹت نا ہیں دوئی کی دبدھا من سے چھوٹی
گرو بچن بوجانے نہ گوئیاں بچ ہے وہ قسمت کی چھوٹی
ستگر نے ست سدھ بدھ دیکر! یلی صدھ بُدھ بوجھتی چھوٹی
گر پہ بھروس جب کوئی نہیں ہے وانی خدا سے بھی آس لٹوٹی
لٹاوت ہے گر در انمول!
آ بیچپین سمجھتی مل کوئی!

گر و موری گاگر بھردے رے
پریم کے مدھ سے گاگر بھر کے سیس پہ مورے دھردے رے
ایسا جتن کوئی کر دے رے ڈولے نہ گاگر چھلے نہ مدھوا
اھٹادے دوئی کے پر دے رے صدقے یتے تو اپنی دیا سے
ایسی مجھ کو نظر دے رے تورے سوا جو کچھ ہونہ دیکھے
اس رنگ رنگ کے چڑ دے رے دھوے دھلے نہ چھڑائے ہی چھوٹے
جو ہر دم تیری خبر دے رے دیدے ہیں آواز حبر س دہ

118
چین ہنیں بیچپن کو آئے
ایسا تو درد حبگر دے رے

محمد توری صورت کے قربان

بے صورت کی یہ ہے مورت
اپنی صورت جس میں ہنیں ہے
جنکے تصور میں ہو محمد تری!
آپ کا مصحف رُخ یا محمد
جب سے تمہیں پہچان لیا ہے
آپنی ذاتِ محیط ہے کل کو
مرشد بن کے رشد دیا ہے
ذاتِ خدا وہی جانے ہے بیشک
روپِ محمد کا شفی راز ہے
ترے سوا نہیں دونوں جہاں میں
یہ ہے مورا ایمان محمد تری

تم نہ ہٹو بیچپن کے چت سے
اتنا ہے ارمان محمد تری

دیکھو مور کا بندیا چکے لاگ
من مندر میں آئے محمد
بھل بھل سکھیو ہرے بھاگ
جب سے محمد لکھت میں تائے
جاگ کئے مورے سونی بھاگ

۱۱۹

اپنے ہی گھٹ میں پادت ہوں میں
سکاشی کعبہ اور پریاگ ۲

رنگ رنگی ہونا جو چا ہے
تن من پیو پہ اپنا تیاگ ۲

داری رنگ د کی ایگ ہمارنگ میں
جون ہمری پیو کی پاگ ۲

آؤ سکھیو سب مل کے رجھا یں
پیو کو سنا کے پریم راگ ۲

منگل گاویں کیوں نگو روی !
سب پ پڑھا ہے زنگ سہاگ ۲

آؤ پیاسنگ رو مو روی گوئیاں
ہم تم مل کے کھیلیں بچاگ ۲

چین ملے بیچین کو کیسے
تن میں لکھی ہے پریم کی آگ ۲

درد سے پر مرے اعلیٰ مرادل کر دے
الفت سرورِ ذی جاہ کے قابل کر دے

مئے عرفان وہ پلا دے مرے معبد مجھے
کر دو عالم کے تصور سے جو غافل کر دے

دین و دنیا کے بکھڑوں سے بچا کر مجھ کو
اپنے ہی عشق میں یار ب مجھ کا مل کر دے

یرا بندہ ہوں الہی ہے بختی سے امید
مجھ پ آسان مرے عشق کی منزل کر دے

لذت درد حبکر ہاں کوئی پوچھا انسنے
نگہ ناز جنہیں یار کی بسم کر دے

بے تمنا تری الفت میں مٹا دوں خود کو
سہل مجھ پ مرے معبد میشکل کر دے

یار سے ملنے کی بیچین کو حستا ہے بہت
یار سے ملنے کی بیچین کو حستا ہے بہت

کام اتنا تو، یا اے خبر قاتل کر دے
کام اتنا تو، یا اے خبر قاتل کر دے

لے ساقی وحدت مجھے مستانہ بنائے
مئے ایسی پلا آج کہ دیوانہ بنائے

حوروں کا نہ طالب ہوں طالب جنت
اے شمر و اپنا مجھ پروانہ بنائے

مجھا نے ہی نہیں دیر و حرم کے مجھ جھگڑے
مذہب تو مراسی جدا گانہ بنائے

لیکن مجھے ساقی سگ میخانہ بنادے
یارب مجھے سنگ در جانا نہ بنادے
صحبت مری تجھکو کہیں مجھے ساندے
بہتر ہے جسم مجھے خم خانہ بنادے
ان انکھوں سے انکھیں مری پیا نہ بنادے
مئے مجھکو پلا یا نہ پلا تری خوشی ہے
شاہی کی تمبا ہو جسے اسکو عطا کر
مجھ رندے سے ملنا تجھے زیبا نہیں زاہد
ہوتی ہیں نہیں سیری کسی طرح سے ساقی
آنکھیں تیری لاریب دو میخانے میں قتی

مگر دیکھیں گے ہم ظالم ترا دل کب پچلتا ہے
کہاں وہ حور و غلام کے نظارے سے بہتا
نہیں کہ قتل کو ہر دم ترا بخڑکلتا ہے
سنجلتے پھر نہیں دیکھا قدم جسکا پھسلتا ہے
کوئی بسم تڑپتا ہے کسی کا دم نکلتا ہے
جب اسکی یاد آتی ہے تو دل ہاتھوں چلتا
یہ مانادر فرقت سے ہمارا دم نکلتا ہے
تکھنی تصویر تری حُسن کی جس دلکے پر دے پر
یہ سسی رسم الفت ہے تجھے جو پیار کرتے ہیں
قدم رکھ دیکھ کر رواہِ محبت میں ذرا اے دل
نظر اُسے اٹھا کر بزم کا نقش بدل ڈالا!
نظر آتی نہیں واللہ پھر تکین کی صورت
دل بھی پسین کو کیا چین کی صورت نظر آئے
کوئی رہ کے چیل کے لیجے کو مسلتا ہے

ایا ہوں تیرے در پر مجھکو نہ ڈال پیا رے
فرقت کی اس کھڑی بھی بے ایک سال پیا رے
ہے زندگی یہ مجھکو اب تو دال پیا رے
جب تک ہو گا مجھکو تیرا دال پیا رے
روشن ہے تجھ پر تل تل سبی میرا دال پیا رے
والی بھی نہ چین دے کا تیرا خیال پیا رے
اب تو دکھا دارا اپنا جمال پیا رے
کیوں کہہ رہے ہو کل کل مشکل ہے مجھکو اک پل
درد فراق سے اب دم آگیا لبوں پر
اٹھوں میں تیرے در سے ہرگز نہ ہو گا مجھ سے
فرقت نے تیری مجھ پر جو ہو ستم ہیا ڈھا
افسوس قرمیں بھی اٹپا کریں گے ہر دم!

بیچین دل رہے گا بعد فنا بھی میرا^{۱۲۱}

باتی رہا جو یوں ہی شوق وصال پیا سے

بھی اسکو بچتے نہیں ہم نے دیکھا
جسے تو نے مالازگا ہیں اٹھا کے
نظر ہی نہیں کچھ سوا تیرے آتا
یہ کیا کر دیا جام الفت بلا کے
ترٹپتا ہے کوئی سستا ہے کوئی
قیامت پا کر دی جبلوہ دکھا کے
نہ اپنی خبر ہے نہ غزوں کی مجھ کو
کیا ایسا بے خودنگا ہیں ملا کے
بھلا کیا غرض ہم کو دیر و حرم سے
بخاری ہیں بیچین بسل پیا کے

چلے جا رہے ہو نظر میں سما کے
نہ جاؤ خدا را مرے دل میں آکے
مجھے خاک قدموں کی دو اپنا صدقہ
لگاؤں گا آنکھوں میں سرمه بنا کے
پڑا رہنے دو اپنے درہیا پہ موکلا
کہاں جاؤں میں سگ تمہارا ہمکارے
ہے کب عشق صادق بھلا ان کے دل میں
جو طالب ہیں پیا کے تمہارے سوا کے
مجھے قتل کرنا ہے تو شوق سے کر
کہ بیٹھا ہوں در پر تیرے سر جھکا کے
مبادر ہوں زاہد کو حوران جنت
بخاری ہیں ہم تو تیرے نقش پا کے
تسی بھی بیچین کو دیتے جاؤ

چلے ہو جو بیچین اس کو بنا کے

ہمارا قلب اب تو آئینہ معلوم ہوتا ہے
کہ جس میں ضاروئے دل را معلوم ہوتا ہے
لکھے نسخ پہ نسخے چارہ گزے وائے ناکای
ہادر دپھاں کچھ سوا معلوم ہوتا ہے
پڑھی ہے مجھ پر یوں کچھ بادہ تو حیدری مسی
کہ جو آتا ہے آگے دل را معلوم ہوتا ہے
کہ اسکو دیکھتا ہوں جب خدا معلوم ہوتا ہے
محمد مصطفیٰ کا ہے رُوح پر نور وہ مرأت

اگرنا حق کہوں واعظ تو جاتا ہے مرا یا ان ۱۲۲ جو میں کچھ حق کہوں تھکو جو امعلوم ہوتا ہے
تری چاہست کے ڈنکے بجے ہیں دونوں عالمیں تھی پرد جہاں مجھ کو فدا معلوم ہوتا ہے
حرم میں رکھ دیا یہ چین پخترا سنے بو سے کو
مری نظروں میں کعبہ تکہ معلوم ہوتا ہے

بوجو محمدؐ کی محبت میں فنا ہوتا ہے
سیا کہوں کیا محبت کا مرزا ہوتا ہے
لطفِ بڑھ جاتا ہے جب درد سوا ہوتا ہے
فرقت یارِ محض اپنی سمجھتے در نہ
ایخا، سستی جو منٹا تائے رہ الفت میں
رخ روشن سے سرک جاتی ہے انکے بوز قاب
کہیں معشوق سے عاشق بھی جیدا ہوتا ہے
بس وہی واقع اسرار خدا ہوتا ہے
دیکھنے والوں میں اک حشر بپا ہوتا ہے
اس طرح ہوتا ہوں میں اس لخ روشن پنثار
جاتا ہے وہی آزارِ محبت کا مرزا
دام الفت میں جو یہ چین پھنسا ہوتا ہے

یہ کیا رسم الفت ادا ہو رہی ہے
میں عاشق ہوں تیرا تو معشوق میرا
جو سختی ہے مجھ پہ بجا ہو رہی ہے
زندانے سے مطلب ز پانی کا خواہش
تری یادِ میری غذا ہو رہی ہے
تجھے دیکھتے دیکھتے حسان میری
یہ قیدِ قفس سے رہا ہو رہی ہے
جھک کارہننے دیکھ رہا اپنے در پر
قضا عمر بھر کی ادا ہو رہی ہے
سہماں تک کیا ہے محبت نے قبضہ
تری یادِ یادِ خدا ہو رہی ہے
مجھلا چین پائے یہ یہ چین یکسے
دکھن دل میں حد سے سوا ہو رہی ہے

یا ابھی کبھی دلدار کو ہم دیکھیں گے
یعنی حسین دن رخ دلدار کو ہم دیکھیں گے
ہم پہ کب تک نہیں ہوتا ہے کرم دیکھیں گے
ہمکار مان ہے ہم تیراستم دیکھیں گے
دیر دیکھیں گے نہ ہم سو حرم دیکھیں گے
غیر کو ہم نہ تیرے تیری قسم دیکھیں گے

چین آئے گا اسی روز، میں اے بیچین

دل کے آئینے میں جب حُسن صنم دیکھیں گے

پھر کیوں نہ کہوں عرشِ معلّا مراد ہے
ہے کعبہ تو کیا کعبے کا کعبہ مراد ہے
میں خود بھی نہ سمجھا کہ یہ کیا مراد ہے
قطرو نہ سمجھنا ایسے دریا مراد ہے
دنیا کی ضرورت ہے نہ ہے دین کا طالب
کیا کیا نہ بتاتا جو یہ ہوتی نہ شریعت

بیچین نہیں مجھ کو کسی شی کی ضرورت

حُسن شہ کو نہیں پہ شید امراد ہے

یار کا پائے ناز ہے میرا سر نیاز ہے
ناز جو تمکو زاہد و زہد پہ اپنے ہو تو ہو
مجھ کو تو اپنے یار کی نظر کرم پناز ہے
یعنی پہلی ہے یہ دھ جس میں خود کی راز ہے
تیرے طفیل سے مجھے حاصل یہ سور و ساز ہے

عشق ہے میرا رہنا عشق ہی کار ساز ہے
مچکو اسی پر خزر ہے مچکو اسی پر ناز ہے
جس نے دیا ہے درد دل میرا وہ پار ساز ہے
اس کا علاج کیا کروں یہ تو شہید ناز ہے
بیچین یہ نیازاب دلو جہاں کیوں نہ ہو
عشق سے مالا مال ہے عشق سے سرفراز ہے

پار کے پائے ناز پر مرا سرا نیاز ہے
عشق سرا پا حسن ہے عشق ہی حسن ساز ہے
عشق میں مرٹ گیا ہے جو سب گہرے نیاز ہے
میں ہی تو تیر اراز ہوں تو ہی تو مرا راز ہے
اسکی عطا سے دل مرا درد سے سرفراز ہے
عشق کو کیا کسی سے کام عشق تو بے نیاز ہے
بگھڑے کوئی کہ یا بنے کوئی مرے کہ یا جئے
بیچین کیوں نہ ہو بھلا تیری لگاہ پر فدا

تیری لگاہ ناز یہ پر وہ کشائے راز ہے

ہر گھر ہی پیشی نطراب توجہاں راز ہے
میرے ساتی کی لگاہوں میں یہاں اعجاز ہے
گن رہا ہے وہ ایسے جو آشنا کے راز ہے
کس قدر دلکش سُر تیلی یار کی آواز ہے
میں سگ درگاہ مرشد ہوں مجھے یہ ناز ہے
کون کس کا بھید تھا اور کون کس کا راز ہے
میری نظر و نہیں بسا یہ گہرے وہ مست بنا رہے
جسکو تاکہ سرمدی مستی اُسے کر دی عطا
آرہی ہے ذرے ذرے سے انا الحق کی صدا
گوش و لب اور چشم پینی بند کر کے سن ذرا
عابد و نکوئے اگر اپنی عبادت پر گھمنڈ
دوئی مرٹ جادل سے تو عیاں ہو جائے یہ

آئینہ دل کامنے بیچین حُسْنِ یار سے

ان اللہ کیا کھوں کہ کس قدر ممتاز ہے

یا الہی خیر ہو پھر درد کا آغاز ہے
پھر کہیں دل میں چھا تیز لگاہ ناز ہے
درد تیرے عشق کا ہر دم مراد میں ناز ہے
کوئی جادو ہے تیری آنکھوں میں یا عجائز
ہاں مگر یہ جانتا ہوں عشق کا یہ راز ہے
درد دل سوز جگر کیونکر کھوں کیا چیز ہے
تو نہ جا اے درد دل مجھکو تمہیں پر ناز ہے
دین و ایمان زہر و تقویٰ جائے تو جلے مگر
سوتے سرمد کلائی سمجھا کوئی آواز جرس
بے پلائے سرمدی مستی مجھے کردی عطا
کردیا آنکھیں لاکر مجھکو مست ویے فخر
کیا منے تو حید کا ساعز لگاؤ ناز ہے
یوں تو کہنے کو ترے عاشقی ہزاروں ہیں مگر
پسخ بتا بیچین سا کوئی ترا جاں باز ہے

جسے کروصل سے اپنے تو سرفراز کرے
بجلہ ہے اپنے مقدر پہ جزوہ ناز کرے
جسے تو چاہے اسے اشنا کے راز کرے
جسے اداۓ محبت شہید ناز کرے
جسے تو اپنی گلائی سے سرفراز کرے
در کریم پہ سب نیک و بد برابر، میں
مجاں کیا ہے کہ عیسیے جلا سکیں اس کو
تظریں تاج سکندر بھی یسچ ہے اسکی
جو پائے پائے ناز پتیرے ادا نماز کرے
تو ہی بتاؤ سے مراج کیوں نہ ہو عاصل
ترانظارہ جسے ہر کہیں میسر ہو
وہ اپنی خوبی قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے
رموزِ مصحفِ رخ تو جسے بھی سمجھا دے
تر اکرم ہے تو گرسگے بے نیاز کرے
سکونِ قلب میسر ہو غیر ممکن ہو

دوائے درد جگر دے کروہ رکھتے بیچین

مجھے قبول ہے جو کچھ لگاہ نماز کرے

درد دل میں مرے مہمان ہے اللہ اللہ
کیا کہوں اب جو مری شان ہے اللہ اللہ
آئینے میں جو نظر آتی ہے صورتِ مجھ کو
یہ پتہ تو نے دیا عشق میں صدقے تیرے
کیا صورت مری پسچان ہے اللہ اللہ
یہ پتہ تو نے دیا عشق میں صدقے تیرے
کیا کہوں اب جو صورت ہے وہی جان ہے اللہ اللہ
قیدِ مذہب سے نکل کر یہ معتمہ سلیحا
شیخ جی کفر میں ایمان ہے اللہ اللہ
کیوں نہ میں شکر بجا لاوں کم رشد میرا
میرا ہر وقت نگہبان ہے اللہ اللہ
تیرے دربار کا گھلاتا تھا ساگ کل تک بو
آج کو نین کا سلطان ہے اللہ اللہ
سر انسان بھلا عقل سمجھ سکتی ہے
جیکہ جریل بھی حیران ہے اللہ اللہ
ساری حخلوق پکیوں سکو شرف ہونے عطا
مجید اللہ کا انسان ہے اللہ اللہ
غور سے دیکھ تو بیچین ذرا ہشکل اپنی

مصحفِ الرُّخْ ترا قرآن ہے اللہ اللہ

کیا نشیلی نہ ہے یار ہے اللہ اللہ!
جب کو تاساد ہی سرشار ہے اللہ اللہ
کام کرتا ہے پہ لاکھوں کا جدھرا مٹھتی ہے
آنکھ ہے بر ق کہ تلوار ہے اللہ اللہ
کیوں نہ کو نین کی دیکھوں میں تجلی اسمیں
دل میرا پر دہ اسرار ہے اللہ اللہ
چشمِ حق میں سے جو دیکھا تو یہ پایا نہیں نے
مری صورت ہی میرا یار ہے اللہ اللہ
وہ تو کہتا ہے کی میں پر دہ نشیں ہوئیں
ذرے میں نمودار ہے اللہ اللہ
دین دایاں بت کافر تو میرا لے ہی چکا
جان بھی لیئے کوتیار ہے اللہ اللہ

سب زے بھول گئے آتے ہی بیچین اسکے

کس قدر درد مزیدار ہے اللہ اللہ

ظاہر ہے تم سے شان پر دردگار خواجہ
بچھ کیوں نہ دو جہاں ہو تم پر نشار خواجہ
بہتر ہے خلد سے بھی مجھکو دیار خواجہ
نکلے مری ازبان سے بے اختیار خواجہ
تاکہ دل خری کو آئے قرار خواجہ
کیونکر رہے نہ ہزدم وہ بیقرار خواجہ
تم خواب ہی میں آتے دل کی لگی بھاتے
جس نے خواس کھو کر زیبین کر دیا ہے

جلوہ وہی دکھادو پھر ایک بار خواجہ

بگڑا ہوا بنا دے کیونکر نہ کام خواجہ
درد زبان ہو جس کے ہر لحظہ نام خواجہ
ہو جائے عمر میری یو نہیں تاں خواجہ
اجیر جاؤں نہ آؤں اور نہ پھر دوبارہ جاؤ
کوئی سوا تمہارا آیا نہ کام خواجہ
ساختی تھے سب سے کے بگڑا جو وقت اپنا
یعنی کلام حق ہے تیرا کلام خواجہ
عارف نے سکے پی میں طے کی ہزار منزل
دیر و حرم کی اسکور ہتھی ہنیں ضرورت
کیونکر نہ مرتبہ ہو تیرا سمجھوں سے اعلیٰ

بیچکیں ہوں ہزاروں لاکھوں کا خاتمہ ہو

تینخ ادا ہو ذرہ گر بے نیام خواجہ

بچر میں ہوں بیدکاب خواجہ
اب تو نہ کیجئے حجاب خواجہ
لم پر زل کا جلوہ دکھادو
رخ سے اٹھادو نقاب خواجہ
اسی پلا دو شراب خواجہ
دونوں جہاں کو دل سے بھولوں
حال ہے میرا حشراب خواجہ
نظر کرم اب کیجئے حندا را

آپ کے در سے دور پڑا ہوں جینا ہوا ہے عذاب خواجہ
 سوزِ تپ غم سے دل مسیرا جل کے ہوا ہے کباب خواجہ
 بیچین بھی مشکل میں پھنسا ہے
 اسکی بخرو شتاب خواجہ

میں کیا کروں نہیں ہے اب مجھ میں تاب خواجہ
 پائی ہے چشم حق بین جس نے دہ دیکھتا ہے
 صورت یہ آپ کی ہے اُمُّ الکتاب خواجہ
 دل میں میرے بے ہوا آنکھوں سے چھٹے رہو
 اللہ تم اٹھا ددرخ سے لقاب خواجہ
 ایسا نہ چاہئے تھا مجھ سے حجاب خواجہ
 دل میں میرے بے ہوا دشمن میں شعلہ زن ہے
 گوپی رہا ہوں لیکن بھرتی نہیں ہے نیت
 دل جل کے ہورہا ہے مثل کباب خواجہ
 سیری ہو جس سے دیکھئے ایسی شراب خواجہ
 بیٹھے ہیارخ سے پردہ روشن ہواد و عالم
 بیچین ہی رہی گا وہ زندگی میں جس کو
 بیچین کا دیا ہے تم نے خطاب خواجہ

تیرے قربانے ساتی پلا دے تو وہ پیمانہ
 حقیقت ہو علیا میری بناۓ مجھ کو مستانہ
 پھر دوں کب تک لئے خالی تو بھر دے میرا ہائے
 سک دربار ہوں میں بھی رگاہ لطف مجھ پڑھی
 نظر آؤں نہ میں مجھ کونہ اپنا اور نہ بیگانہ
 پلا وہ بادہ وحدت جو منشے بخودی ایسی
 مری نظروں میں یکساں ہو رہے بیگانہ ویرانہ
 شرابِ معرفت ایسی پلا دیکھا کروں تجھ کو
 نظر جس پر پڑے تیری وہی سوچا دیوں نہ
 مزورت ہی نہیں ساتی تجھے تو شیشہ دیکھی
 حقیقت کیا ہے یوسف کی خدا ہے تیرا پرانہ
 تو وہ شمع حقیقت ہے تجھے تیزہ دوں کی
 گدائی اپنے در کی کر عطا بیچین کو اپنے
 ہی تخت سلیمان گیا ہے تاریخ شاہانہ

جو بادو دحدت کو پی کر ہوا مستانہ
ساقی تیرے میکش میں اب ہوش نہیں لیکن
کعبہ ہو کلیا ہو سجد ہو کر مندر ہو
میخانے سے ٹل جاؤ ایسا تو نہیں ممکن
حضرت ہے نہ دنیا کی خواہش ہے نہ عقبی کی
بدجنت دھی ہیں جو مجھے نہ حقیقت کو
آئنکھوں میں مریارہ کرنا پھیں نہ کر مجھ کو

اب دل میں اُتر اتواء جلوہ جانا نہ

آباد رہے ساقی تو اور مئے حنا نہ
کیا مئے سے عرض تھکو کیا حاجت پایا نہ
خواہش ہے نہ حور و نکی مطلب ہے نہ جنتے
اقسام شرابوں کی مت پوچھو میر ساقی
کعبہ ہو کلیا ہو کیا اس سے عرض مجھ کو
میں تیرا پچاری ہوں اے صاحب میخانے
آباد و ہجادل ہے جس دل میں تھی تو ہے
جس دل میں نہیں تو ہے وہ دل تو ہے دیرانہ

پھین کی نظروں میں بیچین کے اب دل میں

آکے سماجا تو اے جبلوہ جانا نہ

اب کس کو سناوں کوں سنے کے درد دکانٹا
کہتا ہے کوئی محبوں مجھکو اور کوئی کہے ہے دیوان
اب چھوڑ کے مجھکونہ جاؤ کہیں سچ کہتا ہو مجھکھین
تم شمع محبت ہو میری درمیں ہو تمہارا پرداز
ان باشی اداوں کے صدقے ان پھی لگا ہوں کے قربان
دل پہلے تصدق ان پھی ہوا جان ہے میری نذرانہ
پنے میں فنا کرے مجھکوایا مجھ میں عیال تو خود ہو گے پایا نہ

اب درِ محبتِ ایسا یہ پیا کیا ہے ما و لقاء
آرام کہیں ملنا ہی نہیں بادی ہو یا دیرا نہ

بندو حسن ہے اگر حسن کی برمی نہ دیکھ
اس کا ستم کرم سمجھ اسکی ستمگری نہ دیکھ
لطفِ کرم سے یار کے دیدہ دل اگر کھلے
عکس کی دیدھپور کر آئینہ آئینے میں طحونڈ
بندگی تو ہے ناتوان عشق تو تیرا ہے جوان
دیکھ اُسی کی سُن اس میں ہی خود کو کر دے گم
تو ہے نشان بے نشان تو ہے مکیں لامکاں
جب کہ تیرے سوا ہنسی کوئی برا کھبڑا ہنسی
بھید کا بھید تو ہی اراز کارا ز ہے تو ہی
بچین عکس یار کو چھوڑ کے اصل کو پکڑ
چاند سے کام ہے تجھے چاند کی چاندی نہ دیکھ

سمجھ کر آیہاں ذی ہوش یہ ہے بزم زلانہ
کر جاؤ اسلام ہے من مغلیں ہو جانا ہے دیوانہ
بنائے میداہ کیسی یہ ڈالی تو نے اے ساتی
کیا جس دن سے ستانہ رکاہ مست ساتی نے
تیرے جلوؤں نے ایسا کر دیا ہے چون ظارہ
نواقف بتکدے سے ہوئی کعبہ کی خرم جھکو
سناؤں کیا دل شیدا تجھے رو دادیں اپنی
تو ہی کھدے کے تیری بزم سے ٹھکر کہاں جاؤ
حسنے دیکھو گے محشر میں ہیں دیکھو گے ابھی سکو

پلا دروں کو بھی یچین خود بھی جام بھر بھری

یہ چکنے کا نہیں ہرگز محمد کا ہے خم خانہ

سماں ہے مری نظر و نیس جبکہ حسن جانا نہ
تو ہو جاؤں نہ کیوں دلو جہا سے ابیں بیکا
مجھے عرفان کا سا غرض لایا جبکے ساقی نے
نظر آن لگی اپنی حقیقت بے جانا نہ
مجھے یکسان نظر آن لگا کعیہ تباہ نہ
جسے ناکا اسی کو سرمدی ستی عطا کردی
ہنس معلوم کیسے مست ساقی نے کیا سبک
تیرے قربان جاؤں اول گاؤں ناز جانا نہ
نہ شیشہ ہے یہاں کوئی نہ منہ ہے اور پہاڑ
تیرے احسان کا ساقی ادا کیونکر ہوشکار نہ
دل و جان دین واہاں کو سجا کر طشت الفت
نہ کیوں سکر ترا نہ یہ ہو مطرب دوق دل دونا
کہ میری ہی حقیقت کا ہر لہا سمیں فتن
نہ کیوں یچین پی پی کر سمجھی اللستِ ستی ہوں

محمد کا ہے خم خانہ محمد کا ہے پیکا نہ

میری لشکنگی بجہاد و بندرہ نواز خواجہ
جام فناء بلا د و بندرہ نواز خواجہ
دستِ کرم ٹھہاد و بندرہ نواز خواجہ
دستِ ہو بھیک سبکو میری طرف بھی اب تو
بگڑی میری بنائے نہیں کسی سے
اپنی تحلیلوں میں میں خود ہی کھو گیا ہوں
مولاعلیٰ کاصدقہ، پیارے بھائی کاصدقہ
مجھے سے مجھے ملا د و بندرہ نواز خواجہ
در جھور ٹھہارا یچین میگر آقا

جائے کہاں بتا د و بندرہ نواز خواجہ

سب بھلادیں مجھے پر تم نہ بھلا د خواجہ
میری جانب سے نظر تم نہ پھرا د خواجہ

میرے اعمال برسے ہیں میں براہوں سب سے
باہمہ گھنے کی شرم رکھو نجہا و خواجہ
تھیں سے آس ہاری تجھی لگی ہے آف
ادھر بھی دستِ کرم اپنا بڑھا و خواجہ
سب مجھے چھوڑ دیں پرداہ نہیں ہے لیکن
تم اپنا دامنِ رحمت نہ چھڑا و خواجہ
تھیں نے درد دیا ہے تھیں دوا بھی دو
کسی کا مجھ کونہ محتاج بنتا و خواجہ
در بدر کھو کر میں کھا کھا کے یہاں آیا ہوں
ابنے دربار سے خالی نہ چھڑا و خواجہ
آرزو ہے دلِ یتھیں کو جل جانے کی
آتشِ عشق یہ اپنی نہ بھا و خواجہ

میری تقدیر میں بخوب کرتا گا جا خواجہ سو گئی ہے اسے بدد جگا جا خواجہ
دولوں عالم میرے دل سے بھلا جا خواجہ
اپنی ہی یاد مجھے آکے دلا جا خواجہ
شیخ عثمان کا صدقہ میرے خواجہ آجا
میری آنکھوں میں مرگ دیں میں سما جا خواجہ
صدقة حسین و محمد کا عسلی حیدر کا
بحر عرفان میں اپنے توڑ دبا جا خواجہ
نہ چاہئے مجھ کو نہ چاہئے جنت
اپنے بنکے میخواروں کا صدقہ آقا
اپنے بنکے میخواروں کا صدقہ آقا
بحکم دیکھ تو نظر آئے تیرا حسن تجھے
ایسا آئینہ مجھے اپنا بتا جا خواجہ
جس طرف دیکھوں نظر آتے تو ہی تو مجھ کو اس طرح میری لکھا ہوں میں سما جا خواجہ
در دل سوز حبگر نار محبت بن کر
آجا آجادل یتھیں میں آجا خواجہ

بھایا ہے مجھے جب سے بد مذہب لزلانہ
اک ہاتھ میں بوتل ہے اک ہاتھ میں پائیزہ
صورت تیری آنکھوں میں اس ب پر ترا فاش
دنیا ہے مجھے کہتی دلوانہ ہے دلوانہ
تفریق کروں کیسے کہ میری لکھا ہوں میں
یکسان نظر آتا ہے کعبہ ہو کہ بست خانہ

کیا تیری سنوں واعظ وہ دیلین میری ۳۴۱
 جس کا کر سنا تا ہے منبر پر تو افسانہ
 مستی میں جسے دیکھوں ہو جائے وہ مستانہ
 درنہ میں اکیلا تھا اپنا تھا نہ بیگانہ
 ہرا کی کی مستی میں میری ہی ہے کاشانہ
 کافر میں کھوں کسکو اور کسکو کھوں ہو من
 اک آئینہ، بیزگ جھے وہی صورت ہے
 لے حسن تیرے خاطر کی ہم نے دوئی قائم
 دو ایک ہی ساعتیں منہہ سکتا ہے کیا ساتی
 مقصود ہمارا تو الدرنہ مولا ہے
 بیچین حقیقت میں ہم اور ہی کچھ نکلے
 دیکھا یاسنا جو کچھ تابت ہوا افسانہ

راو الفت میں قدم رکھنا سمجھ کر عاشقو
 جس قدر آسان ہے یہ اتنی ہی دشوار ہے
 تیر ہے تیری لظر تیری زبان تلوار ہے
 غیر ممکن ہے تیری ازد سے نکل جائے کوئی
 تو نے اے ساقی ازل میں جو بلاں کھتی بیجے
 تو نے اے ساقی ازل میں جو بلاں کھتی بیجے
 وہ شراب کیف سے دل آج تک کشادے
 اس قدر شمس و قروشن ہے جسکے نور سے
 دیکھ تو یکر تصور میں قسم اللہ کی
 علیسی مریم بھی یوں مرض میرا دیکھ کر
 غیر ممکن ہے شفایہ عشق کا آزار ہے
 راز الفت ہونہ جائے فاش ورنہ جان
 ایسے جرم کے لئے حکم سزا دار ہے
 آپ کے داغ محبت سے میرے پیر معنان
 اج تو یہ سینہ بیچین بھی گلزار ہے

ہر طرف دھوم چی ہے شہابدار آئے
 رحمت ہر دو جہاں مظہر انوار آئے
 ظلمت کفر کی رہ جائیں گھٹائیں کیونکر
 شمع آیمان لئے احمد مختار آئے

جنکی ہستی سے حقیقت کی حقیقت بے عیال آج وہ نظر تی مرأت النوار آئے
 خوشائے عاصیلو محبوب خدا فخر بنی مژده نخشش کالئے سوئے گنہگار آئے
 حضرت علیسیٰ مریم بھی اور موسیٰ بھی مرجا کہتے ہوئے از پئے دیدار آئے
 کیوں نہ ہو جائے عیال راز حقیقت بتتے مصدر لوز خدا کا شفت اسرار آئے
 عاصیلو غم نہ کر د بخت تمہارا چمکا ہم گنہگاروں کے حامی اولادگار آئے
 سب پیغمبر کی زبان پر بھی یہی حباری ہے مرجا صلے علی صاحب سرور آئے

جنکا دیدار اسی یچین ہے دیدار خدا

آج دنیا میں وہی سید اہرار آئے

خدا کی قسم وہ خدا کا ہنسیں ہے میرے دل ربا جو کہ تیرا ہنسیں ہے
 پھپاۓ تیرا عشق چھپتا ہنسیں ہے میرا درد دل مئے تھتا ہنسیں ہے
 ہمیں بھی حسین کوئی تجھ سا ہنسیں ہے تیرے غیر پر کیسے آئے طبیعت
 تڑپتا ہوں پردم لکھتا ہنسیں ہے تیرا درد الfft ہنسیں صبیط ہوتا
 تیرا عشق سینے سے جاتا ہنسیں ہے دعائیں کرتیں منیں میں نہ مانیں
 کوئی بھی سوا تیرے بھاتا ہنسیں ہے مجھے کیا زمانے میں لاکھوں حسین ہیں
 ابھی ہم نے جی بھر کے دیکھا ہنسیں ہے خدارا ہٹاؤ نہ رخ سامنے سے
 میرا اور کوئی بھی پیارا ہنسیں ہے غلط ہے سوا تیرے چپا ہوں کسی کو
 یہ سنگ دلی چھکو زیبا ہنسیں ہے تو دامن چھڑا کر چپلا جا رہا ہے
 ہمیں بھی یہ سر میرا جھکتا ہنسیں ہے تجھے دیکھ کر سر مرا چمکا ہے
 تجھے کیا ترس مجھ پہ آتا ہنسیں ہے تڑپتا ہوا چھوڑ کر حبارا ہے

دو اکر کے بیچین تم کیا کرو گے
نگاہوں کا مارا تو بچتا نہیں ہے

حور و غلام اور نہ جنت چاہئے
دیکھنے کو مجھ دل مشتاق کے
بارگاہِ حق میں جانے کے لئے
بhydrat طرفان سے نکلنے کے لئے
طالب درد محبت، سوچ لے
اس کا حبلوہ دیکھنے کے واسطے
رازِ حق واعظ سمجھنے کے لئے
دہ، ہی وہ آئے نظر ہر سو سمجھے
آپ کو ڈھونڈے تو پائے یار کو
سجدے میں سر رکھتے ہی ہو گا گم
بگڑای بن جائے گی سب اک آن میں
پار سے سستی بد لئے کے لئے
برزخ شیخ طریقت چاہئے
غیرِ ہی تو ہے جوابِ روئے حق!

غیر سے بیچین نفترت چاہئے

کر دل کیا کہ دل میرا سا پہ فدا ہے
بلا سوچ سمجھے تجھے دے دیا دل
خطا کیا تیری اس میں میری خطاب ہے
ذغا دے نہ تجھکو میری ایہ دعا ہے
سم کرجفا کر تجھے سب ردا ہے
میں عاشق ہوں تیرا تو معشوق میرا

محبت میں تیر کی میر کی جان مجھ پہ گزرتی ہے جو بوجی ہی جانتا ہے
بیان کیا کر دل تجھ سے اے میر دلب مزہ در دل میں جو محکوملا ہے
پسند آئے کیونکہ حسین کوئی اسکو
میر کی جان بیچیں عاشق تیر ہے

جو بندہ نہیں ہے تو مولا نہیں ہے جو مولا نہیں ہے
جو چک جائے پینے سے دریا نہیں ہے جو دریا ہے
اُسے دیکھنا ہو تو دیکھو خود کی کو غرض کیا خدا ہی ہو یا کہ خدا ہو
کہ تیری خود کی اُسکا پروانہ نہیں ہے نتھ پڑھ کے جس کا اُتر جائے میکش
جو سجد میں پینے نہیں دیتا واعظ کہاں بھرتا در خدا کا نہیں ہے
مجھے خوف کیا اگر قضا آئی آئے
کہ بیچیں تیرا تو زندہ نہیں ہے

اے حُسنِ صنم تیر کی لقاع میر لئے ہے میں تیر سے لئے تو بخدا میر لئے ہے
عیسیٰ کے لئے ہے نہ تو موسیٰ کے لئے ہے جلوہ وہ تیرا ہوش رہا میر لئے ہے
جس جاہ پر تیر انقلش قدم پر مغالا ہے سجدہ کے لئے بھی وہی جاء میر لئے ہے
سنگِ در جانا نے سر کو نہ ہٹانا یہ حکم محبت بخدا میرے لئے ہے
میں آئینہ تیرا ہوں تو ہے آئینہ میرا میں تیرا پتہ ہوں تو پتہ میرے لئے ہے
کوئین میں ہمدرد و غنوار بتا تو کیا اور کوئی تیرے سوا میر لئے ہے
زاہد کے لئے ہے نہ یہ عابد کے لئے ہے
بیچیں محبت کا مرزا میرے لئے ہے

۱۳۷

ہر حکم تیرا حکم قضاۓ میسکر لئے ہے
میں بندہ ہوں تیرا تو خدا یگئے لئے ہے
یر شاہ محبت کی دعا میرے لئے ہے
ہر گز نہ ہو کم سوز جبکہ درد محبت !
رحمت تیری لائے یگئے خدا یگئے لئے ہے
عابد ہوں نہ زاہد ہوں میں عاصی ہو خطاکار
اب تو نہ فنا ہی نہ بقا میرے لئے ہے
میں ہو کے فنا عشق میں خود عشق بنا ہو
ہر ایک ستم جو رو جفا میرے لئے ہے
جب راہِ محبت میں قدم رکھو ہی چکے تو
رخسارِ محمد کی لقا میرے لئے ہے
وہ شمعِ حقیقت ہے میں پروانہ ہوں سکا
بیچنِ مجھے ناز ہے تو ناز ہے اس پر
میں یار کا ہوں یار میرا میرے لئے ہے

مئے عرفان پلا دیا تو نے
اپنا عارف بنا دیا تو نے
لاؤ کھد دینے کا ایک دینا ہے
دل بے مدعا دیا تو نے
ایک قطرہ طلب کیا جس نے
بھر رحمت بہادیا تو نے
تیرا مجھ سے پتا لگا تجھکو
میرا مجھکو پستادیا تو نے
کیوں نہ ہر دم دعا یں دوں تجھکو
دل سے ہر شے بھلا دیا تو نے
میں تو بندہ تھا یار کل تک
آج مولا بنا دیا تو نے
بُٹ کافر کے عشق میں بیچن
کیا خدا کو بھلا دیا تو نے

آج بیچن دل ہے کیوں میرا
درد دل کیا بڑھادیا تو نے
سجدہ گاہِ اہل عرفان بھی دردسرار ہے
عیدِ گاہِ عاشقان واللہ کوئے یار ہے
اللہ اللہ کیا ہی چہرہِ انوار ہے
بجھ پہ صدقے ہو کے کہتا ہاں عیدِ بھی
بادہ عرفان سے سینہ میرا سرشار ہے
عید میرا دل ملا جسے دل دلدار سے

عید ہے زاہدِ تیری تو وصل حورانِ جنان
عید ہم سب عاشقونگی یار کا دیدار ہے
اک نظر میں سر پنہانی عیاں سب ہو گیا
کیا تجھے اس یار سے
اے ہلال عیدِ نسبت کیا تجھے اس یار سے
آنکھ سے آنکھیں ملیں اور دل منور ہو گیا
ہے یہ جادو یا کہ اعجازِ زکاہ یار ہے
عاشق بیٹھو سنبھل کر اور دل کو تھام لوا
جلوہ گاہ یار ہے جلوہ گاہ یار ہے
اک تیری چشم کرم سے مرشدِ بندہ نواز سینہ بیچیں اب تو مرکز انوار ہے
چشمِ حق پیں سے کوئی بیچیں دیکھ تو ذرہ
شکلِ مرشد ہی تو شکلِ سید ابرار ہے

کیا عجب اعجاز یہ مست زکاہ یار ہے
وجد میں شیشہ و ساغر اور درودِ لیلہ
لطف میں نوشی تجھے معلوم ہو کیوں کرتا
زاہد و سُن تجھے توپینے سے اکار ہے
بے بلائے آپ آجاتے یہاں
یکشیشِ عشق کی تاشیر ہے
جس کو سب سمجھتے ہیں کثرت یہ فقط
ایک لفظِ عشق کی تفسیر ہے
جسکو تاکا مرگیا بیچیں وہ !

یہ نظر ہے بر قیا شمشیر ہے :

شاہ کو نین بنے خلق کے سردار بنے
جب سے اے یار تیرے ہم سگ دربار بنے
خاکِ نعلین بنے پہلے تیری اسے ساقی
پھر تیرے جام سے سخوند بنے سرشار بنے
چلدیئے چھوڑ کے سب عقل خرد ہوش تو اس
در دل در جبگر ہی ایر غنوار بنے
جب سنے کھٹا ہے مجھے اینی گداٹی تو نے
ہم اسی روز سے کوئین کے محترم بنے
کیا عرض دیر و حرم سے مجھے اپے پر مغل
دیکے ایاں تجھے ہم تیرے سخونار بنے
تو تیرے دردِ محبت کا خریدار بنے
سمختیاں سہنے کو پھر کا لکھم کر لے

ذاتِ مرشد میں فنا رکوئی اگر ہو جائے

کیوں نہ تیجیں وہ پھرو اقتِ اسرار بنے

پہلے وہ شوق میں خاک در دلدار بنے
حق یہی ہے کہ بنے کچھ بھی نہ کوئی لیکن
وصل کا اس کے اگر کوئی طلبگار بنے
جز بہ عشق نے یہ رنگ دکھایا تیرے
شوق بننے ہی کا جس کوہ سگ یا زبانے
تیرے صدقے تیری اک چشم کرم سے ساقی
بن گیا یا مریلو، تیرے ہم یار بنے
آج ہم مرأت روئے شہ ابرار بنے
آنکھیں کھاؤں یہی مظہرِ نوارہ بنے
قسم اللہ کی ہم مظہرِ نوارہ بنے
آپ کا آئینہ جو اسے میرے سر کار بنے
اپنی ہستی ہی میں وہ سردو عالم کی کرے
کوئی رحمت کا طلبگار ہو تیجیں اگر

تو اسے چاہئے پہلے وہ گنہگار بنے

حسین کا صدقہ سنکری یا غوث الاعظم جیلانی
دڑاٹھاد و جباد دوئی یا غوث الاعظم جیلانی
رحمت کی نظر میں ہو برائی یا غوث الاعظم جیلانی
کسکو میں کھاؤں یہیں کی لگی یا غوث الاعظم جیلانی
لدرنہ توڑو اس میری یا غوث الاعظم جیلانی
محجھ چین ملے جو مداد و خردی یا غوث الاعظم جیلانی
مل گئی میری کھوئی ہستی یا غوث الاعظم جیلانی
میرا تم بن کوئی نہیں ساختی یا غوث الاعظم جیلانی
تو کون سنے کامیڈل کی یا غوث الاعظم جیلانی
ورنہ نہ ملے کامیڈل کی یا غوث الاعظم جیلانی
میری آنس توڑو برائی یا غوث الاعظم جیلانی

میں بُرکہ بھلا جیسا بھی ہو سکا آپ ہی کہلاتا ہو
نے گرو نظر سے مجھے اپنی یا غوث الاعظم جلا دی
تم رحمتِ عالم ہو اقا، پھر جا کہاں یہ تمہارا گدا
کہ تم ہی تو ہواست بیکس کیا غوث الاعظم جلا دی
بیچین کہ انکے بخ سے تم سے کہے تو کس سے کہے
بگڑی ہوئی کیسے بنے اسکی یا غوث الاعظم جلا دی

نے سجدہ روایہ نہ واجب و ضرور ہے
جدا ہی مجھے تجویز ممکن نہیں ہے
مہک آتے ہی اڑکے ہوش سب کے
تیرا مصھارخ ہے قرآن ناطق!
تیرا غیر کب ہوں تو دریا میں قطرہ!
جده منکھ کھایا ادھر تھک کو پایا!
جب سے تو نے تاکا اے مارڈالا
خدا جانے کس نے کیا مست محکم کو
تو کر غیر سے پاک دل اپنا زاہد
ہوا جیسے بیچین عزف کان حاصل

میرا یار ہر دم میسر رویرو ہے

عشق میں لطف بھی ہے لذت آزار بھی ہے
زندگی تائی بھی ہے اور مزیدار بھی ہے
پی لے پی لے کہ ہے یہ جامِ محبت زاہد
اس میں مستی بھی ہے کاشفت امرار بھی ہے
کوئی آئے بھی خریدار محبت تو یہاں
حسن یوسف بھی ہے اور مفر کا بازار بھی ہے
فیصلہ آج ہی ہو جائیں گا قسمت کا یہیں
نظر لطف بھی ہے قبلہ میں تلوار بھی ہے
لطفِ یکتا بھی ہے لذتِ دیدار بھی ہے
کیا کہوں تیرے تصویر میں آج کیا کیا نہ فڑو

تیری مستقی نے جبکے مرت کیا لے ساقی
غلبہ عشق میں ہنستا ہوں کبھی روتا ہوں
دل کا یہ حال ہے اچھا بھی ہے بیار بھی ہے
دین واہان دل چجان جس پر فدا کرنے بھٹھے
میرا قاتل وہی والد وہی یار بھی ہے
کیوں نہ تیچین اے دل، کہ یہ سینے میں میر
نکتہ تیری بھی ہے اور پیش نار بھی ہے
تیری صورت بھی تو تیچین عجب صورت ہے
مرأت یار بھی ہے کاشف اسرار بھی ہے

مرشد کے تصور نے جب ت ل میں بنادا لی
تصویر خودی میری بالکل ہی مٹا دا لی
دیدار کا جب بید مشتاق مجھے پایا
تو اس نے نقاب پنے چھڑا ٹھاڈا لی
اب ہوش ہی باقی ہے نہ عقل ہی سالم ہے
سینے میں یہ کیا تو نے منے ہوش دبادا لی
تو اپنی ہی خود صورت خود خود چھاڈا لی
جب شوق ہوا پیدا خودیار کو پردے کا
آتی ہی نہیں دل میں بیاد کسی کی بھی
کیا یاد تیری آئی ہر یاد مجلا ڈا لی
محنود مئے وحدت بے شبہہ سے پایا
کہ جس پر نظر تو نے اے ما لقا عڑا لی
کیوں دور نہ ہو جائے سب بخ و الم دل سے
تیچینا میری بگڑی مرشد نے بنادا لی

جناب حضرت شاد لیاء کی چادر ہے
قسم خدا کی جیب خدا کی چادر ہے
رہبر لاہریاں شیخ مکمل پا کا ن!
شکر کوئیں آئی عباء کی چادر ہے
سیرت احمد ارسل و صورت حیدر
مرأت حق شہبہ ہر دوسرا کی چادر ہے
گدا نواز سیحائے روح بیماراں
کریم اکرم و مشکلشا کی چادر ہے
کہیں نہ پڑ جائیں نہ محروم کی لگا ہیں اسیر
چھپا کے لے چلو کان حیار کی چادر ہے
غزیب پورا ہل مسنی کی چادر ہے
یہاں سے کوئی بھی محروم جائے ناممکن

ملیکا حسن کا صدقہ مزور اے مستو
 کہ آج سر پہ جال خدا کی حپا در ہے
 قدم زمیں پہ نہیں رکتے اڑا جانا ہوں
 یا الہی یہ کون دل رُبای کی چادر ہے
 رحمت ہر دو جہاں چارہ گربی پاراں
 تام خلق کے حاجت روکی چادر ہے
 یہ میری خوبی قسم وہ آج سر پہ میرے
 نہ اولیا کے رہنا کی چادر ہے
 خوشانصیب لقب جنکا بے محبوب خدا

سرنچین پہ وہ مہر لقا کی چادر ہے

بنوف کے حاجی میں جو ہواب تیر اشکوہ کون گرے
 جب عاشقِ مت ہی پھکا تیر پھر تھوڑا کون کرے
 کیا جاؤ ہاں ہو گا کہ نہیں دیدا تیر اے باہبیں
 بایں وجم تجھے ہی میں دیکھ لیا محشر کی تمنا کون
 پڑے ہی میں رہنا بہتر اٹھ جاد دی کاگر پردہ
 تو تیری عباد کون کرے اور تھوڑا سی رہ کون کرے
 ہے اول توار اخ تو اور ناظہ رہ باطن بھی ہے تو
 بندہ کی بد ولت ہے تو خدا رہ جاتے گر بندہ تیرا
 مسجد میں سجدہ کون کرے مند میں پوچا کون
 جبکے فی حسین چھپتا ہی نہیں و نہیں میرے باہبیں
 یہ بتا دے تو ہی کہ تیرے سو امیر دل پر قبضہ کون گرے
 جسے شوق دید کاہ بی ہو وہ طوافِ کعبہ جا کرے
 گر کوئی مرض ہو جہاں تو مسح بھی اسکے دوا دیتے

بیمار محبت ہے تیر انچین کو اچھا کون کرے

بسنت آیا دل عاشقاں بستی ہے
 پہاڑ آئی آج دو جہاں بستی ہے
 بفیضِ شیخ زمین و آسمان بستی ہے
 بسنت بھی تو ہوا صدقہ شہ کے لودھنے پر
 عجیب رنگ کے کون و مکان بستی ہے
 کس قدر دیکھئے یہ آستان بستی ہے
 سمجھوں پر رنگ تو چھایا ہاں بستی ہے
 قسم خدا کی زمین آسمان بستی ہے
 بلالی کسی بستی شراب لے ساقی
 زگاہ دل سے ذرا دیکھنے والو دیکھو

۱۵۳

خوشانصیب عنایت سے میرے مرشد کے
میری نظر میں آج کل جہاں بنتی ہے
عجیب فیض ہے بچین میرے مرشد کا
کوئی محروم نہیں ہر بوان بنتی ہے

پانی نے بدن کو پاک کیا اب جان کو طاہر کون گرے
عالیٰ ہی نہیں صلاح بیڑا سکا کو اخگر کون گرے
جو سمجھا نہ سر صحفِ رودہ علم لدنی کیا جائے
بوجعنایت مرشد پاک ہواں رازِ فطاہر کون
مقبول ہے ذکرِ روح فقط تو روح کو ذکر کون گرے
ہے بقلقہ بازی ذکر نہ باں اور وسعت ذکر دل بھی ہے
تم صحبتِ ناقص میں رکھ رہا جاؤ نے ناقصِ رائی
صحبت نہ ملے جو مکمل کی تودیں کو حاضر کون
بچین ہے قال ہی قال جہاں داں رمز معانی کیا حال ہو
گریش مکمل ہی نہ ملے آحوال کاما ہر کون کرے

عارف ہی جانتا ہے کروہ کیا مقام ہے
معشوق ہے کوئی نہ ہے عاشقِ بکوئی وہاں
ملک جہاں پہنچات سمندر ہوئے ہیں ایک
جاہر مقام ہو میں بھڑنا ہیں سہیں
نام ولشاں کسی کا نہ رکھ یاد سب بھلا
مذہب میں میرے توارے نادان ناصی
بچین ہر گھر ہی پڑھو تم وہ منازِ عشق
جس میں رکوع نہیں نہ سجد وسلام ہے

پیانا حرام ہے نہ پلانا حرام ہے
پیکر شراب شور مچا نا حرام ہے
پینی پڑی گئی آیا ہے تو میدہ میں کیوں
زاہد یہاں سے بے پئے جانا حرام ہے
ملت میں میری سرکوٹھا نا حرام ہے
سر رکھ کے در حسن پر اللہ کی فتنم

۱۹۵

اے دلربا خدا کی قسم غیر کا ترے
میرے لئے خیال بھی لانا حرام ہے
اس در کے سوا اور کسی در کے سامنے
مند ہب میں میرے سر کو جھکانا حرام ہے
بچینا چپ رہو کرنا ہلوں میں بیٹھکر
افسانہ در دل کا سنا نا حرام ہے

یہ حکم شاہ حسن کا مجھ پر مدام ہے
جس کا جمال دل میں ہے اور لب پنام ہے
اس کا نہ دیر میں نہ حرم میں قیام ہے
اگر یہاں پھنسے دل عستاق نہ کیونکر
متانہ کر دیلے ہے تیر کی چشم مست نے
رخ سے نقاب اٹھتے ہی روشن جھا ہوا
مست شراب ہو گئے اگر یہاں سبھی
زائد تورٹ رہا ہے فقط رسم یار کو

پچ پوچھئے تو شاہِ محبت کی بدولت

بچین آج یہ تیار سنگیں کلام ہے

تمام اہل دل کا یہی فیصلہ ہے
اسی در کا دل سے جو سگ ہو چکا ہے
محمد میں مرشد میں جو فرق جانے
میں سر شیخ کو جسم بحق بیس سے دیکھو
میرا شیخ جھو میں ہے میں شیخ نیں ہوں
ازل میں جھٹے جب سے دی مئے تسلی

جو ہے مصدرِ کل ذات و صفاتی
 خدا کی قسم یہ وہی رہتا ہے
 عطا وہ کیا شیخ نے علیم رُشدی
 کر جس کا علمی عمل ہو رہا ہے
 جو دیکھیں تھیں نزگیا خواب تھا یہ
 کھلی آنکھ دیکھا تو ہر رنگ لامبا ہے
 عنایت ہے شیخ مکمل کی اب تو
 مکاں اپنا اب لامکاں ہو گیا ہے
 او بیچیں ہے رنگ ہستیا پہ تیرے
 تو پڑھ دیکھا اسم محمد لکھا ہے

چادس

یہ افتخارِ حبِ الظہر کی چادر ہے
 اسرارِ گنج معانی جو ہر مکیں کی چادر ہے
 مطلوب خدا حُسن ازل نورِ محسم
 سلطانِ حسینان شہ پیکر کی چادر ہے
 اے دیکھنے والو حشمِ حق بین سے دیکھو
 اللہ الدلّ کے یہ مظہر کی چادر ہے
 مقصودِ عاشقانِ دوائے در دپھناں
 سخاوتِ روانے کل بحر و ببر کی چادر ہے
 اے رحمتِ کوئی یہ کر لیجے فتبول
 آقا یہ آپ ہی کے سکوں کی چادر ہے
 جھولی بھرے گی آج تو ملکتوں کی یقینی
 اہلِ کوثر داتا طریقت کی چادر ہے
 کانِ علمِ منِ اللَّدَن و مظہرِ بحرِ ذات
 بیچیں عجب شان کے سرور کی چادر ہے

سر تاج ولی آل پیغمبر کی چادر ہے
 واللہ ہر بہتر سے بھی بہتر کی چادر ہے
 قرآن ناطقِ مصحفِ رو افتخارِ پاک
 نحن جگر مو لا علی خیر شکن کی چادر ہے
 مقصودِ خدا باعثِ ایجادِ دو عالم
 بوجیں کہیں جنکی کل وہ مندر کی چادر ہے
 سرِ حقیقت قلزم گوہر کی چادر ہے
 بلبلِ گلزارِ وحدتِ مصدرِ عرفان!

ماہِ رُسْطَخ خیال اور سر در جان من

بیچین یہ اس شان کے رہبر کا چادر ہے

محون طارہ ہوں کس مرجیں کا صندل ہے
یہ شاہ اولیا لال حسین کا صندل ہے
کبھی بھی عیز نے جنکے نہیں دیکھا جتنا کو
بخدا یہ وہی مرد ان شیں کا صندل ہے
صفتِ ذاتِ احادیث و صورتِ احمد
مظہر کل شہ ہر دوسرا کا صندل ہے
کریم اکرم و مشکلکش ائے ہر دو جہاں
رحمتِ کبریا اولیائے کا صندل ہے
سرودی پر رکھ کے آج کہہ رہے ہیں قدسیاں
مرحا صاحبِ عرش بریں کا صندل ہے
خوشان صیب کے سر پر تمہارے امستو
لخت دار بارِ شاہ رسالت کا صندل ہے
جو مانگنا ہو وہ بیچین مانگ لے کھدو
با یقین قاسم دنیا و دین کا صندل ہے

اپ تک پہنچ کوئی گسکا بھلام مقدور ہے
لامکاں نزدیک اور سبتو مجھے دید رہے
میں عیاں پانا ہوں ذرہ ذرہ میں حق بر ملا
کس طرح دیکھے بھلان تظریں جو مجبور ہے
شم و وجہ اللہ کا سر آش کارا ہو گیا
ہر طرف آنکھیں ہیں سرشارِ دل پر نور ہے
جب ساقی نے پانی ہے میں عرقان مجھے
دل ہے پستی سے تیر او غنی میرا محور ہے
تو ہی ہے اغیار تیرا تو ہی تیرا یار ہے
جس ساقی نے میرے جبکو بھی وحدت کا جام
دیدیا ساقی نے میرے جبکو بھی وحدت کا جام
پھکاری اس درکا ہے وہ مالی منصور ہے
سر انسانی سمجھ لے تو عیاں ہو جائیں گا
 قادرِ مطلع تو ہی ہے اور تو ہی مجبور ہے
کشتی میں رہنا یترے ہوئیں گے پسی جا لے
چھور کشی گزروں اپنا تجھے منظو ہے

ہو گیا جس روز سے لاز خودی مجھ پر عیاں

کیا کہوں کے سفڑ بیچین دل مسدود ہے

بول رہا ہے کون یہ تن میں
دیکھ پیا ہر دے میں ہے تیرے
دیکھنا سیکھ لے تو درپن میں
باہر کے پڑ دے گئے دیکھو
اویں آخونڈا ہر باطن
مٹادے تن من گرو کے چون میں
اُتم گیانی ہونا جو چاہو

چھوڑ کے گھٹ بچین جو دیکھو

آپ کو پاؤ گے ہر تن میں!

کا ہے گرو مان لو موری بات
چھوڑ دنے کے ہاتھ
چھوڑ کے سب کا ساتھ
پریم ڈگر کی رہیا گھنہن ہے
چونین میں جو تیرے پڑا ہے
نیکی ہے واکی برات
چھوڑ کے تن بچین ہو باہر

ایسی بتادو گھاست

گرد توڑون چھری اس

تم مالک دلوں جگت کے
نم ہیں مہارے درس
تم سگن اور نم نزگن!
گن نہیں کوئی ہے پاس
جا پہ دیا ہو جائے تھہاری
بن پڑ پہنچے اسکا س
بانہنہ کہے کی لاج رکھ لو
ہم کا کر دن رزا س

بھاگ بھلے بیچین ۱۸۸

بو ہے گرد کے پاس

جسکی بینا ن آپ ہو دھن دھن دا کے بھاگ ہو
تن میں من میں گردو کو دیکھے دور بھی کھڑاگ ہو
ہو جا جوگی چھوڑ کے سب کو جوگ بھوگ بیڑاگ ہو
گھٹ میں جسے گرو سمایلو ما تھا پھکئے لاگ ہو
بن ٹھن کے بیچین تھی
پی سنگ کھیلو پھاگ ہو

جا کو حبا سے پیت ہے دہ لو اس کامیت ہے
رنگ دروپ کی چاہ نہ کر بالو کی یہ بھیت ہے
دنیا دولت مال خزانہ کیا انکی پرمیت ہے
تن من اپنے گرپہ ہاروا اس میں تمہاری جیت ہے
بیچنی بستی سادیا و نستی
کون ترا اب میت ہے
بانکی توری بخیریا بلم جی

چھید کر جوا، ہر دے میں تری بر جھی ہے کہ سکڑیا بلم جی
بل جاؤں کیسا چنگ رنگ دی ایسا بلم جی چونز یا
آئے سے تورے چکن لائی گی ہرے تن بدنا یا بلم جی چونز یا
داری میں۔ توحید کے رنگ سے بھر دی ہمری گلگریا بلم جی!
خویش کشم چھوٹے نہ تری دریا بلم جی!

کیا او جھل ہوئے تم نین سے ۱۵۹ اٹھ گئی بڑیا بلم جی !
 تن من میں بیچپین کے رب تو
 بنگئی تھری کو ٹھریا۔ بلم جی !

ھوٹی

ہوری کھیلیں آج رسول اللہ رنگ رچو سبحان اللہ
 دیک ہی رنگ سب کو رنگ دینی رنگریز ہے کیا محبوب اللہ
 بھوپکاری جن مکھ مکاری موگیں وہ فتنی اللہ
 بسم پیارا ہربن آئیو باتیں ہیں انکی کلام اللہ
 ہے بیچپین بھوں میں پیارا
 رنگ محیر صلی اللہ
 میں نے کھیلی پیانگ ہوری

کا ہے ڈروں گوریا میں کسی سے کیا میں کسے کرو بل جوری
 سیاں نے مورے تن کی چونز اپنے ہی رنگ میں رنگ ڈالی
 پاپنخ گھنوا اتار کے مورا چھار مارے پھیکار کی !
 کھیل کے ہوری شیام سندسے سارے دکھمت گئے موری
 شیام سے ہوری کھیل کے دیکھو کوئی بچوگی نہ گوری !
 دیکھ کے مکھ بیچپین پیاسا کا
 سدھ بدھ اڑگئی موری !

پیا پیہو تو ہبت لگائے کے تن من گرد پہ لٹائے کے
 بوند سے شان سمندر ہو جا آپ میں آپ سمائے کے

۱۵۰

دیکھ گرد کو اپنے ہدم درپن مکھڑا بنائے کے
گھٹ ہی میں ہے پر سوجھت ماہیں دیکھ تو نینا کھلائے کے
سرحد بده سب لینی موری موہبہ پریم موصوا بلائے کے
آئے چلن پر بھی تم ہم کا مجدد روپ دھراۓ کے
اب تو مگن بیچیا ہے ہدم
ہر روپ میں ہر کو پائے کے

مسندِ سو

آئے احمد جہاں میں بشارت ہوئی ہر طرف بارش نورِ رحمت ہوئی
دورِ دارین سے کفر قلمت ہوئی سیاً بتاؤں بتونکی بحوالت ہوئی
مر کے بل گر گئے سب کو حیرت ہوئی
کہ بنے نقاب آج سرِ حقیقت ہوئی

آمد آمد کی ہے دھوم ہر سو چھی ہے گل بارع جنت سے دنیا بھی
عط خلد برمس سے ہے ہر شی بسی نورِ رحمت کی ہر سو ہے چادرِ تنی
اب پڑھیں کیوں نہ صلی علی سبھی
آج تشریف لائے ہارے بی

ہومبار کے لوز خدا آئے مظہرِ حق شہ انبیاء آئے
دردِ مشتاق کے مدعاۓ آئے گوہر و صفت ذات خدا آئے
بسنکے اللہ کا آئینہ آئے
کہ محمد جہاں خدا آئے .. .

ہو گیا سرد فارس کا آتش کرہ سائے عالم نے جھک مجھ کے سنجھ کیا

جن والسان کی بھی زبان پہ یہ ملتا آگئے، ہو مبارک شہ انبیاء
کلمہ پڑھکر بنیٰ کا بتوں نے کہا
مرجا مرجا اے رسول خدا

سلام

اے شہ افخار اولیا سلام علیک
بہار گلشن کو نین یادگار نے
نہ جائے کوئی بھی محروم آپکے درے
غزیب پرور و بندہ نواز اہل کرم
خواب دختہ ہوں پرستگ تھاںے دراہوں
جمال روئے محمد ورنگ بیرنگی
درِ حضور سے سر کو نہیں اٹھاؤں گا
رہے نہ کوئی بھی محروم آج لے آقا
لقب ہے جب مرت آقا کا رحمت عالم
گدا نواز سر تاج رہبر یا کان
حسن و حسین و محمد علیؐ کے صدقے میں

قبول کیجئے بیچن کا سلام علیک

صلوٰت

کیونکرہ کہوں اہل قرآن کا صدیل ہے
واللہ یہ محبوب رحمن کا صدیل ہے
محمد و دین بیرنگی نہ رنگ کا ہے قیدی
اس شان نزاںی کے انسان کا صدیل ہے
معراج کی ساعت ہے یہ عرس پاک کا دن
کہ عرش معلے کے سجان کا صدیل ہے

۱۵۲

سیرت میں محمد و صورت میں علیؑ حیدر سلطان جہاں مخزن عرفان کا صندل ہے
 حبوب الہی کا مطلوب حترانیؑ کا واللہ دو عالم کے سلطان کا صندل ہے
 از راہ کرم آقا مقبول اسے کرلو ہم سب کی طری مسرت واڑاں صندل ہے
 اس بزم میں جو آئے کیوں قلبِ فتنہ ہو
 بیچین یہ تو شمعِ ایمان کا صندل ہے

مبادر کیادی

عجب دربار ہے یہ افتناری برستی ہے یہاں اذار بار کی!
 کوئی خالی نہیں پھرتا سوالی کہ فیضِ عام ہے اس درپر جاری
 تجویں حنایی جائیگی ہماری کی اسی درگاہ کا مشہور سگ ہوں
 مجھے کعبہ سے مطلب کیا ہے مولا میرے سجدے کا ہے تو کھٹ تھا ری
 بھلا اس درسے جائے کس کے درپر
 کہ ہے بیچین اس درگاہ کاری آج کیونکر نہ روشن ہو دلوں جہاں
 آگیا ہے وہی شمس بنکر یہاں ذلت باری کا لاریب ہے یہ نشان
 میں مد کوں کہاں سے خدا کی زبان
 جو کروں آج مثاںِ محمد بیاں!

دید کا کس قدر سب کوار مان ہے جنکو دیکھو محمدؐ پہ قربان ہے
 کیا بتاؤں محمدؐ کی کیا شان ہے ان پہ خود ہی فراجبکر رحمان ہے
 دل میرا صدقے قربان میری جان ہے
 کہ محمد میرا دین و ایمان ہے

اس جہاں میں بنی آج کیا آ گئے
اپنے عشاق کا مدار آ گئے
معدن ذاتِ صفت خدا آ گئے
کل رسولوں کے بھی رہنا آ گئے
کیوں نہ ہو شاد دل مصطفیٰ آ گئے
میرے بچین دل کی ددا آ گئے

نور حق صاحبِ عرشِ بریں کی چادر ہے
جنابِ افتخارِ پاک و سلطانِ ولی
نظرِ طپی نہیں نہیں جن کے غیر کی جن پر
یہ تو والد وہ پرده نشیں کی چادر ہے
پڑھود رو دیہ اس مہینہ بیس کی چادر ہے
رہبر راہِ براں تاج سیر قطب جہاں
تہاں دیکھنے والوں پر غشی طاری ہے
مرپی بچین مارے اس سیسیں کی چادر ہے

میں بندہ ہوں جس کا وہ مولا تھیں ہو
میں قطرہ ہوں جس کا وہ دریا تھیں ہو
میں دھوکہ ہوں جو جھیں میں ہوں صاحب
مری جان وتن میں سراپا تھیں ہو
نہ جھک جائے کیوں دیکھ کر تم کو کعیہ
مری جان کعبے کا کعبہ تھیں ہو
سمایا ہے کون و مکان جس کے اندر
قسم ہے خدا کی وہ نقش تھیں ہو
ادائیں دکھا کر زکا ہیں ملا کر
مری جان ودل جسے چھینا تھیں ہو
کھلی چشم باطن تو یہ میں نے دیکھا
کہ کعبہ تھیں ہو کلیا تھیں ہو
مٹا و خودی اسکو گردیکھنا ہے
کہ بچین دل بر کا پر وا تھیں ہو

کہئے تو ابھی کہدوں کر تم کون ہو کیا ہو ۱۵۲
 ظاہر میں محمد ہو لاتا باطن میں خدا ہو
 تم بھید کے بھی بھید ہو تم لوز کے بھی لوز ہو
 اللہ کا آئینہ ہے یہ آپ کی صورت
 تم جان کی بھی جان ہوا در کیا کہوں کیا ہو
 کوئی نہ کی دولت پہ بھی وہ مار دے پھوکر
 جو عورت سے دیکھے اُسے دیدار خدا ہو
 جسی جس کو گدائی ترے کوچھ کی عطا ہو
 بر قعہ میں چھپا کے رہو اپنا رخ پر لوز
 مغلی میں کہیں پھر زکوئی حشر بیا، ہو
 ہو جائے علیاں اس پر تہ کوئی راز حقیقت
 جو آپ ہی خود اپنی محبت میں فنا ہو
 لقویں مری آنکھوں میں پھر ہے تمہاری
 اب تم ہی کہو کس طرح تم ہم سے جدا ہو
 عاشق ہو تھیں اور تھیں معشوق ہو اپنے
 جلوؤں پر تم اپنے ہی تو خود آپ خدا ہو
 یچین کی آنکھوں سے بودھیں تھیں پیارے

بے ساختہ کہدیں گے خدا کے بھی خدا ہو

وصل حق منتظر ہو تو بت پہ ذل شیا کرو
 اسکی صورت کر کے قائم ہر گھر طی پوچا کرو
 عابدوں مقبول عبادت کا طریقہ سیکھ لو
 خود کو عین حق سمجھ کر خود کو خود سجدہ کرو
 سائے اسما کو مٹا کرو اور سبکر آئینہ
 اپنی صورت میں جمال یار کو دیکھا کرو
 دم بد م آتی ہے جو ان ان اللہ کی صدا
 سائے اسما کو مٹا کرو اور سبکر آئینہ
 یہ صدائے یار ہے تھجکونہ تم رسوا کرو
 سائے اسما کو مٹا کرو اور سبکر آئینہ
 دل جلے ہوتے ہیں عاشق سوچ کر چھپا کرو
 دل جلے ہوتے ہیں عاشق سوچ کر چھپا کرو
 یار ملنے کا تھیں یوں عمر بھر ڈھونڈا کرو
 یار ملنے کا تھیں یوں عمر بھر ڈھونڈا کرو
 دل ہی میں رکھنے کے قابل عشقی کا سراز ہے

راز الافت کا نہ یوں یچین تم افشا کرو

دیکھنے والوں چلو یار کا حبلوہ دیکھو
 پاؤں پھسلنے کہیں لختا ہے پردا دیکھو
 آدمیوں کے سوا کچھے میں کیا رکھا ہے
 آدمیوں کے سوا کچھے کامیابی دیکھو

۱۵۵

اپنی صورت کو تم آئینہ نالو پہلے
جلوہ یار کا پھر خوب تماش دیکھو
مارتا بھی ہے جلاتا بھی یہی ہے، ہم کو
یہی قاتل ہے یہی خود ہے میجاد دیکھو
کوئی بسمل کوئی گھاڑی ہے کوئی ہے بخود
کوچہ یار میں کیا حشر ہے برپا دیکھو
ماسوں اپنے کے ہر چیز کی لازم ہے نفی
پاک ہو غیر سے پھر یار کا جلوہ دیکھو
کس کی آئے گی قضاۓ دیکھئے بیچیں یہاں
کس پر ہوتا ہے ان آنکھوں کا اشارہ دیکھو

اب تو ہم جان گئے تم کو جہاں رہتے ہو
دل میں آنکھوں میں کی لے مریجان رہتے ہو
ہمیں کہدا کہ حقیقت میں کہاں رہتے ہو
ہمیں رہتے ہو اگر دل میں زکا ہوئیں کری
تم نہیں کہتے انا الحق تو یہ کہتا ہے کون
یوں تو رہتے ہو ہر اک شے میں مگر پوشیدہ
یوں تو اس ان بھر پھرتے ہیں لاکھوں لیکن
کس قدر تم کو بھی الفت ہے ہماری حصنا
کس کے سینے کو بنا و گے نشانہ اپنا
کب جدار ہتے ہو تم چاہئے والوں سے بھلا
دہ جہاں رہتے ہیں تم بھی تو وہاں رہتے ہو
کیوں نہ ہر وقت میں بیچیں رہوں کئے تو
درد بُنکر میرے سینے میں نہاں رہتے ہو

چشمِ محور کا اعجاز دکھادیتے ہو
بے پلاٹے مجھے مستانہ بنادیتے ہو
جس پر تم چاہتے ہو چشم عنایت کرنا
اس کو دنیا کے بکھیر دل نے پھر رہتے ہو
اسکی آنکھوں میں جمال اپنا جما دیتے ہو
خشنا چاہتے ہو جسکو محبت اپنی
اسکو پھر اس سے بھی بیگنا تر بنادیتے ہو
منے عرفان کا اک جام جسے تم نے دیا

دین دایماں دل و جان کر دے صدقے تم پر ۱۵۴
 دیکھیں اب اسکے عوض تم ہمیں کیا فیتے ہو
 چاہتا ہے جو تم ہیں دل سے مگر تم اُس کو نہ رہنے نام و نشان ایسا مٹا دیتے ہو
 مانگنا ہے تمہیں بیچیں تمہارا تم سے
 نہ کبھی لے گا جو تم اپنے سوادیتے ہو

مجھے تم ذرا آز ماکر تو دیکھو نہ بہکوڑا ہر گز پلا کر تو دیکھو
 نہ لکلے گا لفظِ آنا میکر منھ سے مجھے مست دنخود بننا کر تو دیکھو
 یوں ہی رکھ دیا ہون تہ سرزیر خنجر ذرا تم سے آز ماکر تو دیکھو
 یہ خود آپ اپنی دوا ہو رہے گا مرادر دل تم بڑھا کر تو دیکھو
 خدا کی قسم میں کروں گا ناف بھی ہدف میرا سینہ بتا کر تو دیکھو
 تمہاری ہوا تک نہ دوز کا کسی کو میرے خانہ دل میں آکر تو دیکھو

جو درجاءے بیچیں مو سے ہنسیں ہے

نقاب اپنے رُخ سے اٹھا کر تو دیکھو

وہ ہر جانی ہے ہر اک جا جہاں چاہئے ہاں دیکھو ہے جلوہ چار سو اس کا جہاں چاہئے ہاں دیکھو
 حقیقت کی نگاہ ہو نسے اگر کرت کو جا پنجوگے یہی وحدت کا ہے پچھاں جہاں چاہئے ہاں دیکھو
 یہ عالم یہ زمین و آسمان یہ چاند یہ سورج اسی کا سب میں گے جلوہ یہاں چاگے، ہاں دیکھو
 نظر آئے کا وہ ہر جا جہاں چاہئے ہاں دیکھو چاہے دیکھنا اسکو تو پہلے تو خودی کو کھو
 خودی جب مٹکی اپنی ترا یہ غیبیے آئی کہاں تم تھے میں ہی تھا جہاں چاہئے ہاں دیکھو
 ڈھونڈو در بدر اسکو ذرا تم غور سے دیکھو کہ تم خود ہو پتہ اسکا جہاں چاہئے ہاں دیکھو
 اگر بیچیں حضرت ہے تمہیں دیدار کی اسکے
 مٹا کر غیر کا جھگڑا جہاں چاہئے ہاں دیکھو

کیا بگڑا تھا بتارے اے قاتل مجھ کو
نہ کیا ذکر چلا چھوڑ کے بستمِ مجھ کو
نیند آتی نہیں اسک پل بھی تصور میں تیرے
پیش آئی تیر کی الفت میں یہ مشکلِ مجھ کو
درد دل سور جگر رنج والم درد فراق
بھی انعام ہوئے عشقی میں حاملِ مجھ کو
مارتا ہوں میں بہت بحرِ محبت میں قدم
نظر آتا ہی نہیں کوئی بھی ساحلِ مجھ کو
ن ملا پر نہ ملا آپ سا کامِ مجھ کو
سیر کی خوب پھرے سارا زمانہ دیکھا
اے تصور تیرے قربان بدولت تیرے
کیوں نہ بیچیں رہوں کیوں نہ کروں آ وفغان
چین لیئے نہیں دیتا یہ میرا دلِ مجھ کو

چلا دل تیر نظر دل کے پار ہونے دو
ہماری جانِ حریزیں کو شکار ہونے دو
خدا کے داسٹلِ رخ سے نقابِ سرکاؤ
ہمیں بھی چاند سے رُخ پر شکار ہونے دو
تم اپنے چاہنے والے یا بکرم نہ کرو
جو ہورہا ہے وہ سینہ فگار ہونے دو
تمہارے عشق کے سامان میں کی کیوں ہو
ہمارا دل جو ہوا یے قرار ہونے دو
ہزار شکر وہ بولے رقیب سے بیچیں
شار ہوتا ہے یہ بار بار ہونے دو

مرے دل کو جس نے لجھایا تمہیں ہو
جہاں اپنا جس نے دکھایا تمہیں ہو
اہنیں جس نے جلوہ دکھایا تمہیں ہو
کلیم خدا طور پر غش میں آئے
پتا میرا جس نے بتایا تمہیں ہو
میں آپ اپنے آپے کو بھولا ہوا تھا
پتا میرا جس نے جلوہ دکھایا تمہیں ہو
حسیں یوں توعالم میں ہے حدیں لیکن
جو میری اگاہوں کو لجھایا تمہیں ہو
کبھی تین ابر و کبھی تیس مرٹگاں
مرے دل میں جس نے چھایا تمہیں ہو
دکھا کر مجھے مست و محور آنکھیں ہو
مرا ہوش جس نے اڑایا تمہیں ہو

خدا کی قطلب میں جو بیچپین نکلا

جسے عرش پر اس نے پایا تھیں ہو

لے جان جہاں جبکہ تو ہی پیشِ نظر ہو پھر عیز کا کیونکر مری آنکھوں میں گذر ہو
 اے شور خستگر تری چتوں یہ جدھر ہو کیا چیزِ خدائی ہے خدا خود ہی اُدھر ہو
 گر تو ہے اور میے کار ہے دُور برابر پھر خشر کا کھٹکا ر تودوز خی کا دڑھر ہو
 بیخود مجھے ایسا تو بتادے کے ساتی پھر عیز تو کیا خود مجھے میری نہ بخرا ہو
 صدقے ہے مرادِ دین بھی ایمان بھی تم پر حضرت ہے مری جان بھی اب تیرنی نظر ہو
 بے شعبہ ابھی منزل مقصود پر پہنچوں گر خجا رابر وہ تو ترا اور یہ سر، ہو
 بیچپین وہ کیونکرن رہے تو ہی بتادے

جس دل میں چھایا ر تیرا تیر نظر ہو

درد میں ہو کے گرفنا رکوئی دیکھے تو درد ہی ہے خریار کوئی دیکھے تو
 جس کو ملنے کی تمنا ہے ملے مرشدے مل کے مرشد سے مرے یار کوئی دیکھے تو
 اُس کے جلوے کا کوئی دیکھنے والا ہماں وہ دکھلے کو ہے تیار کوئی دیکھے تو
 نہ رہے گی کوئی پھر دل میں تمنا باتی روئے محبوب کو اک بار کوئی دیکھے تو
 ڈھونڈ ڈھتے پھرتے ہیں سب دیر حرم میں نا حقی ہیں سی بزم میں سرکار کوئی دیکھے تو
 دولت کوں و مکاں اسکے قدم پر ہو گی یار کا ہو کے طلبگار کوئی دیکھے تو
 چشمِ محور کے نظائرے سے بیچپین اس نے

کر دیا ہے مجھے سرشار کوئی دیکھے تو

تم تو خیر یہ لئے ہو یوں ہی دکھلانے کو قتل کر تر نہیں بیچپین ہو رہا نے کو
 پی لیا جسے مری جاں تیرے پایا نے کو ذین و ایمان تو بھلا کیا گے، خدا کو چھوڑا

159

میں نے سوچا تھا کہ کجھے کی زیارت کرلوں
دل لے جانا ہے کچھ بھئے بتنا نے کو
بھرے ساعت میر ایمان نے کامند قبھرے
شیدش خالی نہ دیکھا دل میرا بھلانے کو
ہو گئے اپنے پرائے سمجھی دشمن کیسے
کہیں ٹکنے نہیں دیتے تیرے دیوانے کو
چھوٹ دے چھوٹ دے اے شمع مجت بھکو
شو ق لا یا ہے تیری آگ میں جل جانے کو
دل بیچیں کو سمجھاؤ نہ سمجھے گا نہیں

یہ تو مچلا ہے تیر کاراہ میں مرٹ جانے کو

بانگی اداد کھا کر اے یار کیوں چھپا تو
دیوانہ کر کے جھکلو ظالم کھاں گیا تو
یترے بغرا ب تو ہے تلخ زندگانی
کیونکر گیا ہے اپنی الفت میں مبتلا تو
آنکھوں میں تو ساجا یاد میں آکے لیں جا
دو لوہی گھر ہیں تیرے جی چلانے جسمیں تو
دیکھے تو جھکو دیکھے بولے تو تھسے بولے
عاشق کو اس سے بہتر ہے اور کیا بتا لو اے
جو جی میں آئے کر تو لیکن ہے یہ تمنا
نظر و نسے ایک بیل بھی ہر گز نہ ہو جسدا تو
جنت کو کیا کرو نہیں تھوڑوں پر کیوں مرؤ میں
مطلوب بی مراثوں مقصود ہے مرا تو
ہو جائے راز وحدت بیچیں آشکارا
ہستی میں اسکی اپنی ہستی کو کرفنا تو

یار کا پائے ناز ہو میرا سر نیاز ہو
یوں ہی ہو میرا بندگی یوں ہی مری ناز ہو
کیوں نزوہ سر بلند ہو کیوں نزوہ سرفراز ہو
مسجد میں سر جھکے اگر یار کے پائے ناز پر
کس کافدای کون تھا کیونکر یہ امتیاز ہو
عشق کی انتہا پر جب ہمچنے تو خود ہی کھو گئے
کیوں نہ میں اسکارا ز ہوں کیوں نہ میرا ز ہو
آئینہ یار کا ہوں میں یار ہے میرا آئینہ
کیوں نہ میں دل کا عیان نہ راز ہو
ضبط سے کہم لو کہیں دل کا عیان نہ راز ہو
عشق کی بے رنجی پر تم مضطرب بیقرار کیوں
وہ بھی ہے کوئی دل بھلا جسمیں نہ سوز و ساز ہو
مردہ دلوں سے واسطہ یار ب ہو تو نوب ہو

۱۴۰

سر جو بھکنے بھرا تھے یار کے پائے ناز سے ۱۴۰ ایک ہی سجدے میں ہم میری ادا نماز ہو
بچین یہ کہو تمیں یار کا ہو گیا ہو جو
دولو جہاں سے بھلا کیوں نہ وہ بے نیاز ہو

آئینہ بن کے رخ یار کوئی دیکھ تو
نگہ ناز سے ساقی نے کیا کیا جادو
وجد میں ہیں درودیوار کوئی دیکھ تو
جب تو جسکی لئے پھرتی ہے در درست کے
شیشہ دل میں گہرے یار کوئی دیکھ تو
اپنا کھویا ہوا پاحبائے گا آپا بخدا
گھوم کر اپنا ہی دیدار کوئی دیکھ تو
نورِ حق اپنی ہی صورت میں نظر آئے گا
آئینہ آئینے میں آئینہ خانہ بسکر ہو
ہر طرف خود ہے نمودار کوئی دیکھ تو
بے نیاز ہی ابھی بچین عطا ہو جائے
دمبدم یار کی رفتار کوئی دیکھ تو

مسٹوں کو تیرے تیرا بیانہ مبارک ہو
ایے پیر مغاں تھکو میخانہ مبارک ہو
آنکھوں کو مری حسن جانا نہ مبارک ہو
یہ تھکو مبارک ہو خوروں کی طلب نالہ
پرانے سے کہتا ہے پر واتہ مبارک ہو
ساقی کے رخ روشن پر ہو کے تصدقیوں
ہر اک کو بنایا ہے مستانہ مبارک ہو
ساقی کے رخ روشن پر ہو لگا ہوں سے
لے آئے ہیں دینے کو نذر انہ مبارک ہو
عناق خود دی اپنی لے پیر مغاں تھکو
لے آئے ہیں دینے کو نذر انہ مبارک ہو
یہ کیف تیرا تھکو مستانہ مبارک ہو
ساقی کی لکھا ہوں گا اعجاز کوئی دیکھے
بے پاؤں کے چلتا ہے پیا نہ مبارک ہو
دستارِ فصیلت یہ مرشد نے دھری اسرپر
یہ شوکت دیہ رتبہ شاہانہ مبارک ہو

حضرت ہے تجھے جبکی بے شبہ اسی بُت کا
نیچین یزادل ہے کاشانہ مبارک، ہو

کوئی پائے قسمت سے گر مصطفیٰ کو خدا کی قسم ہے وہ پائے خدا کو
جلائے ہیں عیسیٰ نے مردے بہت پر جلا نا ہے مشکل شہید ادار کو
جو اہل نظر دیکھ لیں یا محمد
محمد کو گردیکھنا ہو وہ دیکھے
پھر کیا طلب میرے دل میں کس کو
ہم لوں کا کوئی میکر مدعا غار کو
حقیقت جسے یاد آجائے اپنی
خدا تو کیا وہ بھلا خدا کو
کرم دیکھ نیچین مرشد کا اپنے
دو عالم کی شاہی عطا کی گدا کو

جو دل و جان دین و ایمان دینے کو تیار ہو
لے بتا کافر دہ تیر طالب دیدار ہو
ہر رگ من تاریج مصروف ذکر یا رہو
ہاتھ میں تیس گلے میں کیوں مرے تار ہو
جب روزِ من غر فنا شخنے سمجھا دیا
کیوں نہ میرا دل لئے عرفان کش سار ہو
اسمیں بھی تیری تحلی اسکی میں بھی تحلی تیر
جان بخشنا کا مزہ تو جیسے میکر دل رہا
دو لوں ہیں محبوب مجھکو نور ہو یانا رہو
یہ میرا حلقوم ہوا اور یہ تیری سلوار ہو
عیسیٰ مریم بھی اسکی کیا کریں چارہ گری
لے مری جاں جس کو تیرے عنقی کا آزار ہو
عمر کیوں بر باد کرتا ہے سلاش یاریں
آپ کو بھچان لے کچھ کیوں نہ وصل یار ہو
تجھے صدقے ہو تیرا نیچین بھی سوچاے
لے زگاہ یارا دھر بھی آج کوئی وار ہو

مبارکباد

ہے یار آج زینت کاشانہ مبارک ہو
ریشوکت دیر تباہ نہ مبارک ہو
اے افتخار پاک تو محبوپ خدا ہے
یہ شان تجھے صاحب میخانہ مبارک ہو
کرتے ہیں تجھے سجدہ شکرانہ مبارک ہو
السان تو کیا آج فرشتے تیرے در پر
کر کھل گیا ہے باب میخانہ مبارک ہو
اب بخوب پیومئے کشو پیمانہ پہ پیمانہ
ہو طالب دیدار کی امید بر آئی
اٹھا ہے نقاب رخ جانا نہ مبارک ہو
دیوانگی میں بھی سرستی کے قدم پر ہے
یہ کیف تجھے اے دل دیوانہ مبارک ہو
بیچین کو تیرے ہو ترطیبنا ہی مبارک
اے یار تجھے غمزہ تر کانہ مبارک ہو

مبارکباد

اے عاشقو یہ جلوہ جانا نہ مبارک ہو
ہے یار آج زینت کاشانہ مبارک ہو
الزار رخ پاک تیرا دیکھ کے ساقی
شمع بھی بنی ہے تیرا پرانہ مبارک ہو
ساقی یہ تجھے شوکت شاہانہ مبارک ہو
صاخڑ پے تعظیم فرشتے ہیں سبھی آج
ساقی کی کرامت ہے کرفیض میں ساقی
تجھکو ہی مبارک ہو اے شیخ تیرا کعبہ
ہم کو لوٹ طوافِ درجنہ نہ مبارک ہو
بندہ لواز ساقی تری چشم کرم نے
ہم سب کو آج کر دیا مستانہ مبارک ہو
کعبہ سے فرض کیا ہے سجدوں کیلئے ہمکو
بیچن رنگ در جانا نہ مبارک ہو

افسوں اک نے سمجھا مصیبت اپنی اجل کے آئے کو
میں ہوں ا تو کھاؤہ بیرنگی ہر اک رنگ ہمارا ہے
صدقہ تیرے اے در دل او سوز عجَّر قربان تیرے
کب اپنی حقیقت سے ہو جادی جواز میں وہی ج ہمیں
لاموت کے رہنے والے ہیں ناسوں میں سیکر کئے ہیں
قال کی باتیں چھوڑ کے داعظ حال خودی میں پیدا کر

اور کہم تاشد جانا ہے اس بھی میں گم ہو چکا کو
شمع ہوں پڑانے بنا ہوں خود ہی پر خود جمل جا کو
دل میں میر تو اکے سماں از میرا سر سمجھا نے کو
بیرنگی تھے ہم رنگ بنے خود جی اپنا بہلانے کو
نیز نگیاں اپنی دیکھ چکے تیار ہیں پھر وہیں جا کو
تو خود ہی نہیں سمجھایہ سر آیا ہے مجھے سمجھا نے کو

سہر اور مبارکبادی بارے سید عبد الماجد لدھبی سید سجاد حسین حسٹا شاپوری خوارزمی اربع الاول سلاطین

مبارک خوبرو ایسا نہیں دیکھا ہیں سہرا
کبر شک قردو لہا سرا پا مہہ جبیں سہرا
مبارک عبد ماجد کے ہے سر پر حضرت کا
بغضن حق بہ لطف رحمۃ اللہ علیمین سہرا
مبارک آپکو سجاد صاحب آج یہ سہرا
بنائے کرنا تھی مگلے گلستان آفریں سہرا
رخ لو شہ پر صدقہ ہو کے قدموں پر مچلنے کو
نگاہیں دیکھنے والوں کی کہیے کیوں نہ شرماںیں
رخ لو شہ پر ملکر سو خیاں سو جھی ہیں سہری کو
چکتی ہیں ہر اک لڑیاں یہ کیا باد بہاری سے
بندھا ماجد کے سر ہے محبت آفریں سہرا
عاء ہے زہی دنیا انگ سے ہے جوڑ اسلامت یہ
پھلے کھولے خداوند ابرائے شاہ دین سہرا

یہ حفل کا سماں بھیں کوئی بھی نہ بھولے گا
رسہ گیا مدت توں اکل کے دل میں دلنشیں سہرا

الہی آج یہ جلسہ مبارک ہومبارک ہو
دولہن ہے چاند کے مانند دولہا شمس کے ماند
مگل جنت کا سہرا سرپر باندھا احور و غلام نے
رخ نوشہ چبیس دم کھل گئیں کلیا یہ سہرا کی
بلائیں لیکے نوشہ کی ہزاروں ناز سے سہرا
دل سجاد حضنا کی خوشی کا پوچھنا کیا ہے
تجھی طور سینہ بنکے سہرا آیا ہے شاید
بغضل حق یہ سہرا بندھ کے سرپر عبد الجد کے
اطھار رخ سے سہر کی وجہ دیکھا تو کہا نے
ریح اول کی ہے یہ چودہویں دن بھی جمعہ نہ
ملا کیا وقت شادی مبارک ہومبارک ہو

دعا مقبول کرے مجھے دل نیچیں کی یار ب

یہ جلسہ اور یہ جوڑہ مبارک ہومبارک ہو

سہرا و مبارک بادی بتقریب کھیر کھلانی مرغوب الحق ولد محمد ذکی خالقنا

مبارک ہو سر مرغوب حق پر اے خدا سہرا
عجب انداز سے گوندھا گیا ہے خوشنما سہرا
مبارک ہومبارک ذکی مٹکو مبارک ہو
تو پھر کیونکرنہ ہواں چاند رخ پر فدا گرا
بلائیں لیکے نانا اوز نامی بھی لگے کہنے

کوئی بھی جسم حق بیسے اگر دیکھے تو دیکھے گا
 سرالغور کی صورت پہ ہے ظل ہما سہرا
 ذکی صنایتمہارے لاد لے کا دیکھ کر جلوہ
 بلا یں لیکے چہر کی قدم پر جہک پڑا سہرا
 بے لطف اولیاء اللہ محمدؐ افتخار الحق
 بنائے چڑ رحمت سرپر پشاں کبریا سہرا
 کسی حادث کی لگ جانظر تاید بایں وجہ
 رخِ غرائب حق پر آج چلنے ہے ناسہرا
 نہ کیون یچین ہو محفل کی محفلِ محو نظارا
 کہ رک تو لوز کی صورت ہے اس پر پڑیا سہرا
 یہ مرغوب حق تیرا سہرا مبارک
 مبارک ذکی کو یہ وقت مسرت
 دیا حخت نے کیا خوب بیٹا مبارک
 محمد حفیظ کو بھی کبریا نے
 بھمن بن گیا آج جلد مبارک
 یہ بچہ کہے ہر خوش کے آج دل کی
 دیا چاند سا کیا لواہ مبارک
 یہ شیر برج آج مرغوب حق کو
 مبارک برائی تمبا مبارک
 بفضلِ الہی یہ لطفِ محمدؐ
 بن اچڑ رحمت یہ سہرا مبارک
 ہو کھانا مبارک کھلانا مبارک
 یہ مرغوب حق زندگی ابدی پائے
 ہوں تباہ کا اس پر سایہ مبارک
 یہ کیوں ساری محفل ہو محو نظارہ
 ہے خورشید بچہ کا چہرہ مبارک
 رہ صورت یہ سیرت یہ جلوہ مبارک
 کروں کیا بیان وصف مرغوب حق میں
 کہ بچہ ہے مظہر دلی کامبارک
 یہ جلبہ یہ یچین محفل کی رد نی
 سر اسر ہے جنت کا نقشہ مبارک
 پھلی آج خصل تمبا مبارک
 یہ محفل چمن کا ہے نقشہ مبارک
 بن آج محمود دلہما مبارک

مبارک یہ داماد حشمت علی خان ۱۴۶ اسی میں تو سر حقائق نہیں پہنچاں

یہ لونشر ہے مرشد کا بیٹا مبارک

نہ بن جائے کیوں مطلع نورِ محفل کہ جب کی تمنا تھی وہ ماہِ کارمل

یہاں بن کے نوشہاں چکا مبارک

اگر روئے روشن سے پردہ اٹھاؤ تو فرزندِ محبوبِ رحمٰن پا وہ!

عجیب شان کا ہے یہ نوشہاں مبارک

یہ دلہاد دلہن جب ہیں لوزِ حقیقت تو بر سے نہ کیوں ان پر انوارِ حمت

کہ ہیں دلوں مطلوبِ مولا مبارک

گل باغِ مقصدِ کھلا مہکی خوشبو رباب پر ہے جاری سمجھو نکی یہ ہر سو

یہ جوڑا اسلامت یہ جوڑا مبارک

خوشابخت نیچین تیرا بھی چکا کہ لونشر ہے فرزندِ یہ جس وی کا

تو کھلا ناسگ ہے اسی کا مبارک

مبارک یہ شادی کا جلد مبارک

یہ دلہاد دلہن مثل شمسِ وفتر ہیں

یہ صورتِ دلہن کی رموزِ محمد

یہ سہرا نہیں ہے نقابِ حقیقت

محمد حفیظ اور حشمت علی خان

خوشی ہر دو جانب نہ کیونکر ہوا سکی

نہ کیوں مطلع نور ہو ساری محفل

عطاء مرشد پاک نے کی نواسی

یہ شوکت علی تکو تخفہ مبارک

دو لہن یہ نواسی ہے جنکی تودولہا
ہے ان کے خلیفہ کا بڈیا مبارکہ
یہ دلہاد لہن اصل میں اور شے ہیں
ہے شادی حقیقت کا پر دہ مبارکہ
یہ جوڑے کا ہو وصف بیچین یکسے
ہے اک چاند اک اس کا ہالا مبارکہ

مبارک ہو خوشی کی ہے گھر طی باندھا گیا سہرا
مگل فردوس یہ گوندھ کر لایا گیا سہرا
یرکل محفل کی محفل ہو رہی ہے محو نظار
تجھی طور سینہ بن کے شاید آگیا سہرا
کردستِ حور سے جنت میں گندھوا گیا سہرا
نہ لے کیوں ناز کی ہر برڑا یہ سہر کی محفلیں
بڑا ہی تاز تھا سہر یکو اپنے حسن پر لیکن
جات رفع نوشہ دیکھ کر شرم اگیا سہرا
جسے دیکھو ندیدے کی طرح تکشنا ہے سہر یکو
مرے نو شاہ کے سر رطیں سرورِ عالم
چھلی ساعت بھلے دن میں گندھا کر باغِ فروان
مرے نو شاہ تیر واسطے لا یگیا سہرا
یہ سہر انہیں تجھ پر سرفصل باری ہے
کہ تیرے سر پنکر اب رحمت چھا گیا سہرا
نظر بیچین سہر کی حقیقت پر جوڑا لی تو

سر اپاشان محبوبی سے پڑ پایا گیا سہرا

ہو مبارک مگل جنت سے بنائکر سہرا
حوریں لائی ہیں بصد ناز سجا کر سہرا
لگن جاتے کسی حاصل کی نظر نوشہ کو
اسلنے ہے رُخ نوشہ کو چھپا کر سہرا
ماہ کا مل بخدا ہے اسی سہر میں چھپا
دیکھنے والو ذرا دیکھوا لٹھا کر سہرا
اک تو نو شاہ جیس اُس پر جوانی کی بہار
ناز کیوں نکرنے کرے چاند کو پاکر سہرا
خویش واحبتوں کیا اس پر فرشتے ہیں نثار
چوتھے ہیں میر نو شاہ کا آکر سہرا
سر بحر حسن سے پڑ نوشہ کو پاکر سہرا
سرتاپا وجد میں لیتا ہے بلا میں دیکھو

کیوں نہ مسرور نظر آئیں علام سجھانی
سر پر آج اپنے بھتیجے کے بندھا کر سہرا
میرے مقبول کہاں ہیں ذرا آئیں تو وادھر
اک نظر دیکھیں تو یہیں کا آگر سہرا
کیا نصیبا ہے بھتیجے کا عنلام سجھانی
باندھا جریل نے فردوس گے لا کر سہرا
آج نوشہ کے چیا اور چی کو بیچیں
تو نے خوش کر دیا و اللہ سن اکر سہرا

یہ جلس شاد مانی کامبارک ہومبارک ہو
د لہن ہے چاند تو نوشہ سیرا مہر درخشاں
ہزاروں ناز سے سہر یکی لڑیاں جھک کے قد بنیہ
مجلا کیوں مطلع الوا رین جانہ یہ محفل
رخ نوشہ پر جس دم کھل گئیں کلیں یہ سہر یکی
کوئی دیکھئے کہ ہے دولہاد ولہن کی شکل نلاک
دل سجھان حصنا کی خوشی کا پوچھنا کیا ہے
الہی تیری رحمتے دل مقبول احمد کی
رجب کی ہے نویں دن جمعہ کا نیک عستا ہے
دعا مقبول ہو یار برابر مصطفیٰ امیر
یہ محفل اور یہ جلس مبارک ہومبارک ہو
دلہن دولہا پرے بیچیں یہ سہر البفضل رب
بنائے چتر رحمت کامبارک ہومبارک ہو

خوشنما کیوں نہ ہو تو شاہ کے سر پر سہرا
رخ روشن کیلئے بن گیا زیور سہرا
رونق حسن دو بالا جو ہوئی سہر لے سے
رخ نوشہ کی لے لے کے بلائیں ہر دم

چھرہ نورِ حمد پہ نظر کیا گھرے
اسکو سہرا اسی نجھیں یہ پڑی ہے جلپن
کیوں نہ مان باپ چھا اور چھی ہوں مسدود
کیا کروں و صفت میں سہرا کی کر خواں سکو
بن گئی مطلعِ الزار یہ محفوظ ساری
لذتِ وصلِ رخ نوز پے حاصل اسکو
ہے تھی میری دعا دلوں کے سر پر یارب
دیکھنے والوں کی نیچیں نظر کیا گھرے
کہ رخ نور پے ہے نور کی جھاک سہرا

بچھی آج شاخ تمنا مبارک
الہی یہ دلہاد دلہن پر ہمیشہ
نظرِ لگ نہ جائے بیس وجوہ سہرا
یہ نورِ حمد نو نوز خدا ہے
ہدایت کو تیرے کرم سے الہی
حمد و حمید و حمیا است کو یارب
ظہور آج پھولے ساتھ نہیں، میں
بہادر کو یارب بھتیجے کے سر کا
نواب دہدایت کے دل کی الہی
مبارک ہو قاسم میاں آپ کو بھی
الہی یہ دل نوچی اور مان کو

بن گیا برقِ تجلی یہ سراسر سہرا
تاختے ہیں جسے سب آج سمجھ کر سہرا
دیکھ کر اپنے حسین بیٹے کے سر پر سہرا
گلِ فردوس سے لایا ہے بنکار سہرا
کس قدر ہے رخ نوشہ سے منور سہرا
اپنی قسم پر کرنے ناز نہ کیونکر سہرا
چھر رحمت تیری بن جا سراسر سہرا
دیکھنے والوں کی نیچیں نظر کیا گھرے

ہی اہل حفل کے دل کی دعا ہے یہ شادی مبارک یہ دولہا مبارک
 کوئی چشم تھی بیس سے بیچین دیکھ
 دلہن چاند ہے دولہا الامبارک

سہرا و مبارک باد

یہ جلسہ مبارک ہے یہ دعوت مبارک	یہ خرقہ مبارک یہ عزت مبارک
طفیل رسول خدا یے دوعہ سالم	یہ کونین کی تم کو دولت مبارک
محبت ہے مرشد کی طاعت خدا کی	تمہیں عاشقو یہ محبت مبارک
ازل میں خدا نے جو آدم کو دی تھی	ملی ہے تمہیں وہ خلافت مبارک
خدا بن گیا ہے یہاں میر مجلس	یہ حفل مبارک یہ محبت مبارک
بنایا ہے مرشد نے قطرے کو دریا	یہ شفقت مبارک یہ رحمت مبارک
یہ بیچین نے نیچ کر اپنی ہستی	
خزیدی ہے مرشد کی صورت مبارک	
یہ حفل ہو مبارک اور یہ جلسہ مبارک ہو	کھینچا ہے یاں شبِ معراج کا نقشہ مبارک ہو
ہی کا ہے سرہد کی دولت میں بوجپر و مرشد گے	یہ دستارِ فضیلت اور خرقہ مبارک ہو
یہ نبم عاشقان میں آج الفواری محمد سے	جباب اٹھا ہے مبارک ہو جبا اٹھا مبارک ہو
سچھونکو آج علم رشد کی بخشائی مرشد نے	یہ نعمت ہو مبارک اور یہ تحفہ مبارک ہو
حقیقت جسیں پہنال کھتی خدا کی اور جلد کی	پلا یا آج مرشد نے وہی بادا مبارک ہو
اسے پیتے ہی دل سب کا منور کیوں نہ ہو جائے	اسے سمجھتے ہیں سیمانہ محمد کا مبارک ہو

خریدی دین کو ایاں پچکالفت محمد کی
مبارک ہو تھیں بھیں یہ سودا مبارک ہو

مبارک ہو یہ ساقی اور میخانہ مبارک ہو
ملا ہے تمکو جو دستار و نرقہ اپنے مرشد سے
تمہارا دل جو کل تک بختا صنم خانہ کا سودا
پیو تم خوب بھر بھر جام اے مسلوک قسمتے
حقیقت دو جہاں کی جسکے پردے میں تھی پوشیدہ
بڑی القدیر ہے اسکی وہی قسمت کایا در ہے
غرض ہکونہ کعبے سنبھے مہراب و ممبر سے
کہ ہے بھیں دل ہی میں خدا غانہ مبارک ہو

نہ ہو کیوں دھوم ہر سوہے یہ اہل اللہ کا صندل
ہے وصفِ ذاتِ کلی یہ کمال اللہ کا صندل
کہ ہے گر کہوں سکو جمال اللہ کا صندل
فرشتے کہہ رہے ہیں یوں زمین والوں آگر
چلو اٹھا چلو اٹھا بقا باللہ کا صندل
جسے ہو دیکھنا وہ میری آنکھوں سے ذرا دیکھ
یقینی گوہرِ مقصود سے بھر جائیگا دامن
کہ ہے یہ رحمت عالم جیبی اللہ کا صندل
کمال اللہ جمال اللہ جمال اللہ کا صندل
یہی صندل ہے جسکو صد اعرقان کہتے ہیں

جسے دیکھو دی بھیں کہتا ہے مترے
چلو سب سر کے بل دیکھیں لی اللہ کا صندل

بیچین سے ممکن نہیں اب تیری عبادت
یا رب تو اسے بندہ جاتا نہ بنادے

کیا وصل ہو یا اور نہیں تقدیر ہماری بن بن کے بگڑ جاتی ہے تدبیر ہماری
اللہ سے شوخی وہ بھویں تان کر لولے سینے میں چھپی رہنے دے شمشیر ہماری
اے درد جگر کسے کہوں تیرا تڑپنا سنتا ہی نہیں وہ بت پے پیر ہماری
طالب ہوا و صبا داں سے تو یہ بولے تصویر تیری ہے یہی تصویر ہماری
تو خود ہمی تو کہتا ہے انا الحق بت عیار اور دار پہ کھٹھر اسما ہے تقصیر ہماری
جس دن سے ہوئی الفت سرکار دو عالم فردوس برس بن گئی حب اگیر ہماری
اس کوچھ الفت میں قدم رکھتے ہی بیچین
اب کیا ہیں کیا ہو گئی تو قیر ہماری

خنج بولنے آئے ہو قسمت ہے ہماری تم قتل کرو بس یہی حسرت ہے ہماری
پوچونہ مرے درد محبت کی کہانی ملتا ہی نہیں چینی یہ حالت ہے ہماری
کی غرض جبان سے کادھ بھی کھی دیکھو فرانے لگے یہ تو طبیعت ہے ہماری
جب قتل مجھے کر چکے فرانے لگے یوں کہنا نہ کسی سے یہ ہدایت ہے ہماری
مطلوب نمازوں سے نہ روزے گے غصہ ہے تیرا ہو تصویر یہ عبادت ہے ہماری
پوچھا جو سب طلم کا میں تو وہ بولے دل ییکے مٹا دنیا یہ عادت ہے ہماری
اکبار انہیں اور یہ کہداۓ لے بیچین
دم بھر کو چلے آئے رحمت ہے ہماری

ساقی نے جام وحدت ایسا پلا دیا ہے جس نے کہ نقش کرشت دل گے مٹا دیا ہے
تو نے خدا کا مجھکو جلوہ دکھا دیا ہے جی چاہتا ہے ساقی سجدہ کروں تھی کو

قطرے ہے جسکو چاہا دریا بنا دیا ہے
عشقِ صنم نے اگر مجھ کو جگا دیا ہے
یوسف نے میر شاید بر قعہ اٹھا دیا ہے
کیا جانے کیا صنم نے جادو چلا دیا ہے
بساقی نے آج میر دریا بہا دیا ہے
کیا جانے کس ادا نے شری چھا دیا ہے
مرشد پہ اپنے واری کیا فیض ہے یہ جاری
سو یا ہوا اکھا میں تو کیا چین گے عدم میں
بسیلی پڑا ہے کوئی کوئی سسکتا ہے
زرا ہر بھی آج اپنی بیصولا ہے پار سانی
بھی چاہے جسیں کافی لے بھر بھر کے جمادحت
بڑھتا ہی جارہا ہے درد جسکر ہمارا
کیوں اس پہ ہونہ صدقے بیچیں جان قول سے
دونوں چہار کغم سے جسیں چھڑا دیا ہے

جو بوجھا رتیرا دا ہورہی ہے
یہ رخجم جسکر کی دوا ہورہی ہے
میں ہی اک نہیں ہوں گرفتار تیرا
خدائی خداونی فدا ہورہی ہے
سردار منصور نے یوں پکا را
یہ رسم محبت ادا ہورہی ہے
وفادار معشوق کیسے کہیں ہم
کہ دل لیکے ہم سے دغا ہورہی ہے
جو کہتا ہوں ہیں درد دل اپنان سے
وہ کہتے ہیں یہ بھی خطاب ہورہی ہے
مرا دل ہے تیری اداویں پہ صدقے
مری جان تجھ پر فدا ہورہی ہے
وہ بت کی محبت میں بیچیں بچنس کر

یہ حالت تیری کیا سے کیا ہورہی ہے
ہمارے قتل کو تیری نظرے یار کافی ہے
مزورت کیا گے خنجر کی سی تلوار کافی ہے
تو ہونہیں اس میں ذرا شک
بھوچا ہے دیکھنا رب کو ترا دیا کافی ہے
قسم الدلکی پسح ہے نہیں اس میں ذرا شک
علارج درد دل تو ہونہیں سکنا طبیعہ
ہمارے داسطے خاکِ درد دل رکافی ہے
نسلی کے لئے میری ترا اقرار کافی ہے
ن اک داسط جھٹا ہے وعدہ کرنے کا اوفال م

دِم اکثر اس نے سیچین لب پر نامِ دلب رہو
 اسی سے چین آئے گا یہی تکرار کافی ہے
 عشق سے خالی تھادل جشاں حق جانی تھی بندگی کرتے تھے اسکی ذات پہچانی نہ تھی

یار کے ملنے میں ورنپچھ پر لیشانی نہ تھی
 خود سے خود وہ کہہ رہا تھا میر کی نادانی بھی
 جز تیری تصویر کے کوئی بھی لٹانی نہ تھی
 نام کے مومن اتحاد لیکن شکل نورانی نہ تھی
 غیر کے ہاتھوں گھوڑی سخ چلوانی نہ تھی
 بے خبر جیک رہے، ہم در بر در صونڈا کئے
 آرہی تھی بہواناطق کی صدادل سے میرے
 لے گیا جیکہ مصہور خانہ تصویر میں
 تھکا نہیں جیکہ میں الفت رسول اللہؐ
 قتل کرنا تھا اگر منظور خود کرتے ہمیں
 رہاشکوہ کس لے یہ چین اب کرتے ہیں وہ
 کون سی تھی بات انکی تو نے جو مانی نہ تھی

لوحِ دل پر کھیخ گئی صور رسول اللہؐ کی
 صورتِ مرشد ہی ہے صور رسول اللہؐ کی
 رہتی ہے ساری فگن رحمت رسول اللہؐ کی
 محکوم حاصل ہو گئی صحبت رسول اللہؐ کی
 الفتِ مرشد ہی ہے الفتِ رسول اللہؐ کی
 ہو گئی جبے مجھے الفتِ رسول اللہؐ کی
 ذات پاک شاخ ہے سرِ حقائق بُر ملا
 مجھ پہ جب دن سے عنایت ہے کرے سرکار کی
 آگیا جبے مری پہچان میں تارِ نفس!
 طالبانِ مصطفیٰ سے کچھ وضاصاف
 جان دیکر بھی اگر ہاتھ آئے تو پروانہ کر
 ہے بڑی انخوں شکی الفتِ رسول اللہؐ کی
 عارف باللہ ہو جائے تہکیون سیچین وہ
 دیکھ لے الکبار بھو صورتِ رسول اللہؐ کی

کہیں لگاہ جو اس بستے چار ہو جائے
 تم ایک باراً اگر پھر دکھائے جلوہ رُخ
 نظر ملاو کنکھیوں سے دیکھتے کیا ہو
 پھنسی ہے کشتی غرروں طلاطم میں
 نکل کے روح پلت آئی جسم لاغر میں
 تجھی سے ملنے کی نکالا ہوں الجا تجھے سے
 تو پوری حسرتِ امیدوار ہو جائے
 تو جاں نثارِ تمہارا نثار ہو جائے
 پھل دہ تیر بھی سینے کے پار ہو جائے
 رکادیں آپ جو ٹھوکر پار ہو جائے
 اس آسرے پر کہ دیدار یار ہو جائے
 دعا قبول یہ پروردگار ہو جائے

تجھی میں ہمور دلدار ہے تمہارا بیچین

دو فی مٹا دے تو پہ آشکار ہو جائے

تم نے پر پردہ اگر شکل دکھائی ہوتی
 کبھی نمکن ہی نہ تھاراہ پہ آ جاتا میں
 مجھ پر ہوتی نہ عنایت بومرے مرشد کی
 تختِ شاہی پر نہ رکھتا میں قدم مجھ سے
 تھامرے وصل سے انکار تو اتنا کرتے
 میر ہوتے ہوئے عزون پر عنایت کی نظر
 ہم بتوں سے تو کبھی دل نہ لکاتے بیچین

عمر کی پھر نمرے دل پر چڑھائی ہوتی
 منے تو حیدر جو تم نے نہ پلائی ہوتی
 تو میرے قلب کی ہر گز نہ صفائی ہوتی
 مجھکو حاصل بھوترے درکی گدائی ہوتی
 خواب ہی میں مجھے وہ شکل دکھائی ہوتی
 میری بگڑی ہوئی تقدیر بنائی ہوتی

شانِ محبوب لگران میں نہ پائی ہوتی

دہریں جس کو محمدؐ کی نعمت ہوتی
 بخدا حشر میں اسکی نہ شفا ہوگی
 جائیگی خلد میں جب مرتاح مدد بسح کر
 شان یہ دیکھو کے نبیوں کو بھی حسر ہوگی
 کب مجھے شافعِ محشر کی زیارت ہوگی
 دلِ مشتاقِ ترطیب کریے کہا کرتا ہے

ہو گئے ہیں جو حمد کی محبت میں قن
انکی صورت تو حمد، ہی کی صورت ہوگی
حشر میں تم کو حمد کی ضرورت ہوگی
منکرو چھوڑ کے غفلت کو زرا دھینا کر دو
جسٹ مانی نہ حمد کی رسالت ہوگی
ہو گاو اللہ دہی نار جہنم کی عدا
میری آنکھوں سے الگ تم بجور ہو گے دم بھر
کیا بتاؤں تھیں پھر کیا مری للت ہوگی
دم لکل جام رایار کے قدموں پہ اگر
جبھی پور کی مارے مولامی حضرت ہوگی

جلوہ یار جبھی دیکھے گا تو اے بیچین
جبکہ مرشد کی تیرے تجھ پہ عنایت ہوگی

ہائے کیسی یہ مجھ سے دنگا کر چلے
دیکھو دیکھو مرادل چرا کر چلے
میری جانب سے دامن بچا کر چلے
ہو گئی اس قدر مجھ سے نفرت انہیں
یا کلیجے میں نشتر چھجا کر چلے
یہ لگایا ہے زخموں پہ مرسم مرے
پنجی نظریں کے مسکرا کر چلے
یوں ترٹ پتا ہوا دیکھکر وہ مجھ سے
حشر کا وہ اشارہ بستا کر چلے
یہ لگایا ہے زخموں پہ مرسم مرے
حق بحوالفت کا تھادہ ادا کر چلے
یہ لگایا ہے زخموں پہ مرسم مرے
اپنے بیچین سے کیوں خفا ہو گئے
ہم نے بھی جان دیدی اترے عشقی میں
پکھ سب بھی ان اسکا بتا کر چلے

دیکھے وہ کیسے یار جبھیں دوئی کی بوئے
میرے صنم کا جلوہ ہرشی میں چارسو ہے
دیکھا تو میں نہیں ہوں گے تو میرا تو ہے
ہستی کو پھاڑ پھینی کا پھر غور کر کے دیکھا
کھولے کادیں و دنیا اسیں کچھی بیوی
زائدہ آنا ہرگز منے خانے کی گلی میں
اس دل ربا صنم سے ہر دم یہ گفتگو ہے
اپنے میں جذب کر لے یا مجھ میں آکے مل جا
گر آمد۔ تہ۔ اخا بھر دیکھو دبروئے
کار ڈھونڈتا مرد مر جرم میں اسکو

میں کیوں کسی کوڑھونڈوں میں کیوں ملے اپنی طلبے میں کو اپنی ہی جستجو ہے
نیچین کہدے جا کے یوں طالبانِ حق پر
سرکونشاڑ کر گر ملنے کی آرز و دھئے

مری روح یثرب کے بن میں رہیگی	نہ جنت کے ہر گز چمن میں رہیگی
مری جان کب تک جلن میں رہیگی	تری آتش، بحر نے چھونک ڈالا
مری روح بتایا تن میں رہیگی	فراقِ صنم می خدا جانے کب تک
یہ خوشبو حشرتک بدلن میں رہیگی	ملو عطر کی جا پسینہ صنم کا
نہ آؤ گے جب تک دکھن میں رہیگی	قسم ہے خدا کی مری جانِ مضر
زبانِ میری جب تک دہن میں رہیگی	کرے گی تمہارا، ہی یہ ذکر ہر دم

جزر کیا تھی نیچین دل کو لگا کر
مری جان رنج و محن میں رہیگی

تمہارے حسن نے حسب ہیں تو مار ڈالا ہے	کبھولی کھولی صور ہے ان سانچے ہیں ڈھالا ہے
ضیاءِ حسنِ لوسف کا فقط تھا مھربیں چرچا	رُخِ پُر نور سے ترے دو عالم میں اجالا ہے
مقابلِ حسن کے تیرے کسی کا حسن کیا ٹھہرے	کہیرِ حسن تو دنوں جہاں سے بھی نہ رالا ہے
روی دل میں کسی کے او کسی کے پار جا اتری	ادا تیری اسے صیار برچھی ہے کہ بھالا ہے

تو ہی کہدے سنے گا کون اب نیچین کی تیرے
نہ کوئی اس کا ہدم ہے نہ کوئی سننے والا ہے

کیا بتاؤں میں محبت میں کیا ملتا ہے	یہی وہ چیز ہے جس کے خدا ملتا ہے
جور و غلام میں نہ پایا نہ ملا جنت میں	جو مجھے کوچھ جاناں میں مزہ ملتا ہے

کیوں نہ تعریف کروں اسکے کرم کی ہر دم
 جو طلب کرتا ہوں سے بھی سوا ملتا ہے
 یہ وہی در ہے کہ جس در پر خدا ملتا ہے
 شکل مرشد میں سماں کا پتہ ملتا ہے
 آپ کے در پر تو کعبہ بھی جھکا ملتا ہے
 جس ستم کار کا دل ہی میں پتہ ملتا ہے
 ورنہ بگڑی میں کہیں راہ نہ ملتا ہے
 کام بنتے ہیں جب ہوتا ہے مقدر سیدھا
 سُن کے احوال مراہنس کے کہا اُس سبتے
 در دُبڑھنے ہی میں بیچین مزہ ملتا ہے

یہ تو معلوم نہ تھا عشق سکا انجم مجھے
 جس کو چاہوں گا کرے گا وہی بذاتِ اسلام مجھے
 بیخود کی وہ ہے نہیں یادِ مرانا مجھے
 خود سمجھتے نہیں سمجھاتے ہیں سلام مجھے
 جبے تو حید کا ساقی نے دیا جا مجھے
 کعبہ و دیر و کلیانہ جھنکا تو مجھکو
 تیری تیسی پڑھوں سے یہی کام مجھے
 خلشی درِ محبت کا بھلا ہو یار باب
 اب تو ملنا ہی نہیں گے کہیں آرام مجھے

کیا علاج دل بیمار کروں اے بیچین

یارِ مل جائے تو مل جائے گا آرام مجھے

میرا دل بچین کے طالم تو کدھر جانا ہے
 کر کے ویرانہ یہ اللہ کا گھر جاتا ہے
 جس پر ٹپتی ہیں زمانے سے گذرا جانا ہے
 وہ تو دل لیکے ہزاروں میں مکر جانا ہے

تیری نظریں ہیں کہ چلتی ہوئی شمشیریں ہیں
 ہے وہ مکار کوئی دل اے اللہ نہ دے

انکی آنکھوں کا یہ ادنی سا کر شمہ دیکھا
دیکھتے ہیں وہ جسے تھا مے چکر جاتا ہے
مجھکو نہ پیں جو دیکھا تو کہا یہ نہ سُ کر
اب میرے دام نے چکر تو کہ صڑھاتا ہے

اے عشقی صنم تیر کا یہ جلوہ گری دیکھی
ہر ایک ادا تیری جادو سے بھری دیکھی
میخانے میں ساقی کے جینے کامزہ پایا
واغطہ کی لفیحت میں تو در در سری دیکھی
کیوں عقل نہ خست ہو کیوں ہوش نہ ہو رہی
ہر زنگ میں جبا پنی ہی جلوہ گری دیکھی
خاموش فرشتے بھی تربت سے چلے میری
تصویرِ محمد جب سینے پہ دھری دیکھی
پڑتے ہی نظر اس پر بے ہوش ہوئے ہم تو
دیکھی نہ کھتی انکھوں سے جو آج پری دیکھی
اک آگ سی سینے میں رہتا ہے لگی ہر دم
جس دن کی تیری ہی نہ یہ جلوہ گری دیکھی
وعدہ کیا ملنے کا اس شوخ نہ نہیں سُ کر
نیچیں کسوٹی پر لافت جو کھری دیکھی

۲ کیسی شراب آپ پلا کر چلے گئے
آئے ہوئے حواس اڑا کر چلے گئے
وہ کیانگاہ مجھ سے ملا کر چلے گئے
سینے میں ایک تیر چھپا کر چلے گئے
انکی بجدانی میسکر لئے موت ہو گئی
کیا جانے کیوں وہ دل میں سلا کر چلے گئے
دم بھر بھی کی نہ سیر دل داغدار کی
مدد کے بعد آئے تھے آ کر چلے گئے
انکھیں مری کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ وہ
محوجاں مجھکو بنا کر چلے گئے
وہ دل کا درد اور بڑھا کر چلے گئے
وہ دل میں آگ ایسی لگا کر چلے گئے
نیچیں اب جلے گا محبت میں عمر بھر

نکا ہوں سے کر کے اشارہ تھیں نے
مرے جسم میں ڈال کر روح تم نے
مرے دل کو دام محبت میں پھانسا
مجھے بے حرکر دیا دو بھاں سے
سماں اپنا جلوہ بخواں کوں کے اندر
جو رازِ حقیقت تھا پوشیدہ ہم سے
جو گھبرا یا نیچین دریائے ہو میں
دیا آکے اس دم سہارا ہمیں نے

ہم حسن یاد کیجھ کے حیران ہو گئے
آنکھوں سے آنکھ ملتے ہی قربان ہو گئے
اب دل میں حسرتوں کا کہیں نام بھی نہیں
قربان کیوں نہ جاؤں تمہارے کرم کے میں
یہ ہے شراب یا کوئی اکیر کہمیا
نقش جنہوں نے میرا نظر میں جمالیا
ممکن نہیں کہ غیر ہے دل میں جلوہ گر
نیچین وصل یار مجھے یوں لفیب ہے

قالب ہوں ان کا میں وہ مری جان ہو گئے

میں جاؤں پہلے کبھی کو کہ جاؤں جسکے گھر پہلے
 بتا دے دل شیلا کر جاؤں میں کہ ہر پہلے
 یہ ہے بُن کروں ہیں نزاروں کچھ نہیں ہتا
 سڑھاتے تھے وہ اکاہ میں یہ تھا اثر پہلے

تو ہی الفدا سے جھکوٹ بانے اے مرے دل بر
 کہاں جسی پھری رہی ہے ایسی تھی نظر پہلے
 خداں میں اسے تم دھونڈتے تھے دربار پہلے
 جنم طوریت تو سب ہو جائے خبر پہلے
 یہ صدقہ ان کی شفقت کے کرو آئے ادھر پہلے
 ملا جب شد کامل خدا بھی مل گیا ورنہ
 خدا کیا ہے کہاں اور کیسا ہے بتائیں کیا
 جھٹامید کیا ہوتی کہ لاکھوں انکے طالبِ حق

رسائی یارِ تکشیقی عابد کی نہ زاہد کی
 مگر جوان کا شیرا ہے اسی کا ہے گدر پہلے

یہ تیر کا بے وفا کی اگر ہوتی تجھ پہلے
 بلا سمجھ لگاتے دل نہ تجوہ سے سپر پہلے
 مقابل بھی نہ پہنچنے تھے لگا تیر نظر پہلے
 مگر پیدا تو کرے تو محبت میں اثر پہلے
 محبت میں مرے تو موت سے اپنی اگر پہلے
 میں کہتا ہوں کہ چل مسجد چلا یہ بُٹے کھڑا پہلے
 ذرا ایشور بھی انکے دیکھ لینا انہیں لکن
 بلا شک جھکو ہو جایاتِ دائمی حاصل
 ہنس جب لہی قابو میں تو بچ مری خطا یہ
 تیرے قربانِ جاؤں خطیر دیدیا انہیں لکن

معتمہ ہے یہ اک سچین کھدائے طالبِ حق سے
 اگر خواہش ہے ملنے کی کٹائے اپنا سر پہلے

نہاب درد فرقہ بڑھا مکملی والے
 جمال اپنا مجھکو دکھا مکملی والے
 کہ میں بھی ہوں تیراً گدا مکملی والے
 مری تشنگی کو بجھا مکملی والے
 کہ درد جبکہ بڑھ گیا مکملی والے
 خدا کیلئے اب بخڑے بخڑے

خدا کی عبادت کے مقابل نہیں ہوں مجھے اپنا بندہ بن اکملی والے

یہ بیچین کو اپنے بیچین کر کے

نہ جا کملی والے نہ جا کملی والے

روزِ ازل سے ہے یہ برابر لگی ہوئی کیونگر بجھے گی آگ یہ دلیر لگی ہوئی

یترائیال دل سے نہ جائے گا عمر بھر ہر دم مری نظر ہے تجھی پر لگی ہوئی

ان کا خیال ہے کہ محبت کا ہے اثر اک آگ سکی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

وہ کون دل ہے جس میں محبت کی بونہیں یہ لاگ کی تو آگ ہے گھر گھر لگی ہوئی

دیر و حرم کے پھیر میں بیچین کیوں ہے

اسکی ہے تو تجھی سے ستم گر لگی ہوئی

پلاوہ مئے پڑ اثر کملی والے نہ اترے نشہ عمر بھر کملی والے

مجھے بے سب سے ایسا بنا دے نہ ہو پھر کسی کی بخیر کملی والے

مرادم جو نکلے تو اس طرح نکلے کہ قدموں پہ ہو یترے سر کملی والے

زمانہ بھرے مجھکو اس کا ہیں غم بچھرے بچھرے تیری نظر کملی والے

تو آقا ہے میرا میں بندہ ہوں یتراء تیرے در سے جاؤں کدھر کملی والے

اس کی درد سے تو مری زندگی ہے مئے اب نہ درج جگر کملی والے

سے سکا نہ جب تک کہ بیچین کی تو

نہ چھوڑے گا یہ یترادر کملی والے

میرے ہی دید کی مجھکو محنتی آرزو میری عدم سے لانی ہے سستی میں جس تجویری

گلوں پہ میں نے گھلتاں میں جب نظر ڈالی کسی میں رنگ ہے میرا کسی میں بو میری

سرور کیوں نہ ہوا مجھ کو نہیں دید عالم مسے
 عدم سے گلشن ہستی میں آکے بیٹھا ہوں
 یہ صورتیں جو نظر آ رہی ہیں عالم میں
 بیانِ عشق اسناؤں سنوں نہ کیوں ہر دم
 مجھی سے رہتا ہے نیچین گفتگو مری

بتکہ مجھ کو نہ کعبہ چاہئے
 بزم میں بے پردہ دلبڑ ہو گیا
 آکے اب جاتا کہاں ہے درد دل
 کہتی ہے چشم تمنتی مرجی
 وہ نظر آئے گا خود ہی دیکھنا
 ایک دن گر مجھ کو مرنا ہے ضرور
 ڈھونڈتا تھا تو جسے وہ مل گیا

او دل نیچین اب کیا چاہئے

کیا بستاؤں میں مجھے کیا چاہئے
 درد تیرا ترا سودا چاہئے
 تیری لو میں مجھ کو جلن چاہئے
 بودیا کھتاشبلی و منصور کو
 اس کا جبلوہ دیکھنے کے واسطے
 اپنی صورت کو بن اکر آئیں
 اصل سے جس نے ملا ہے مری

کیوں عیاں کرتے ہو تم نیچیں یہ
رازِ دل ہی میں رکھنا چاہئے

عبادت یہ کوئی عبادت نہیں ہے
اگر رو برو حسن و حلال نہیں ہے
کسی شئی میں بھی ایسی لذ نہیں ہے
مزہ درد دل سے بولتا ہے مجھ کو
تصور ہے جس کا یہ صورت ہے اسکی
خدا کی قسم میری صورت نہیں ہے
میں ہوں بندہ کافر عشق زاہد
مرا کوئی مذہب ملت نہیں ہے
سوایتے لے دل رباب تو مری
کسی پر بھی آتی طبیعت نہیں ہے
زادِ یکھتا ہی مری بندگی ہے
مری اور کوئی عبادت نہیں ہے

مبارک ہو نیچیں یہ درد دل کا
کہ اس سے بڑی کوئی نعمت نہیں ہے

محمد سے جس کو کرنیت نہیں ہے
تو اللہ کی اس پر رحمت نہیں ہے
حقیقت کی نظر وہ سے دیکھو اگر تم
جالِ محمد ہے کثرت نہیں ہے
رموزِ تقوف سمجھ لائیا وہ سمجھے
کہ مرشد کی جس پر عنایت نہیں ہے
جو ہے درد میں تیرے لے ریگِ جلبس
کسی میں بھی ایسی حلاوت نہیں ہے
تری راہ الفت میں لے دل رباب یہ
مصیبت ہے راحتِ مصیبت نہیں ہے
نہیں مل گئے خود مجھے جبکہ صاحب
مجھے اب کسی کی بھی حاجت نہیں ہے

نظرِ جسکو سمجھے ہو نیچیں تم یہ

ہے نورِ محمد بصارت نہیں ہے

مرادِ کسی پر بھی شیدا نہیں ہے
مری چشم میں غیرِ میرا نہیں ہے

سمجھتا ہے جو خاک کا مجھ کو پُستلا
 حقیقت کو میری وہ سمجھا نہیں ہے
 مرے غیر نے مجھ کو دیکھا نہیں ہے
 سر موڑ افرق ملتا نہیں ہے
 مرے دل میں ٹھہرے مراعیز کیونکر
 بلا شیخ کامل رموزِ تصوف
 سمجھیں کسی کی بھی آتا نہیں ہے

ہمارا تک ہوں یچین میں کیا بتاؤں

کہ وسعت کا میری کنارہ نہیں ہے

تصور جو اس بست کا جنتا نہیں ہے
 تو صاف آئینہ تیرے دل کا نہیں ہے
 محمد نہیں یا کہ مولا نہیں ہے
 مرے دل میں دیکھو تو کیا کیا نہیں ہے
 ہمیں بھی پتہ میرا ملتا نہیں ہے
 طلب میں محمدؐ کی کھوایا ہوں ایسا
 جہاں محمدؐ ہے آنکھوں میں میری
 تم عشقِ محمر میں مر کے تو دیکھو

جسے مار کر تم جلاتے ہو صاحب
 سوا آپ کی ذات کے یا حمد
 بہکتا ہے کم ظرف پی پی کے ساقی
 وہ گم تجھے میں ہے تو بھی گم اس میں تو جما
 سہل وصل کا اس لٹکا نہیں ہے
 نہ دیکھے اسے کیا وہ اندرھا نہیں ہے

بلی جس سے یچین بیتا فی مجھ کو

محمدؐ سوا میں نے دیکھا نہیں ہے

عشق نے بات یہ بتائی ہے
 میرے سطح خیال پر ہر گز
 کیا کہوں حال اپنی وسعت کا
 نظر آتا ہنسیں ہے غیر اپنا
 خود کو دیکھوں نہ دمدم کیوں میں
 سرِ انسان وہی سمجھتا ہے
 مجھ سے خالی نہیں ہے کوئی شئی
 جب نہ پایا کوئی حسین میں نے
 ہم ہی ہم ہیں عیاں نہیں ہر سو
 تجھ سے چھیٹ کیا بتاؤں میں

درد دل میں جو دلرباٹی ہے
 عشقِ محیوب کا جس دل میں سما نا ہے
 اس کے بگڑے ہوئے ہر کام ناجاتا ہے
 آئینہ دھنٹا ہے جو وہ مٹا جاتا ہے
 خوب ٹستا ہے کہ آئینت بنا جاتا ہے
 اسکی رحمت کوئی دیکھے تو وہ کس کسٹھے
 اپنے عشاق کے سینے میں سما جاتا ہے
 بتو تلاش رخِ محیوب میں گم ہوتا ہے
 اپنی خونی ہوئی سستی کو وہ پا جاتا ہے
 عقل اور ہوش وہیں ہوتے ہیں رخصتی
 جس گھڑی یار کے سامنے آ جاتا ہے
 عشقِ محیوب مجھے آ کے بتا جاتا ہے
 بھول جاتا ہوں اگر اپنی حقیقت کو بھی
 دمدم تجھ میں وہ آ کے چلا جاتا ہے
 یار ہیچان میں آتا ہنسیں غفلتی تیری

لاکھ نسخے لکھنے پھین میجانے مگر

در دل سور جگر اور بڑھا جاتا ہے

تو حمد میں علیٰ میں مرشد کامل میں ہے
میں ہوں تیر آئینہ اور تو ہے میر آئینہ
کستی میں تون کی بحیر معرفت میں دیکھنے
اوہ آخر بھی حق ہے ظاہر و باطن بھی حق ہے
کھار ہا ہے قیس قیکوں در در کی ٹھوکریں
گر حضوری کی تمنا ہے تہیں اے عبادو
اللہ اللہ نام ہے اک نام والا ہے کہاں
تو زمین و آسمان دیر و حرم میں کیا املے

جہد تو پھین یہ اہل نظر سے دیکھ لیں

آج بے پردہ جمال یا لاس محفل میں ہے

کیا بتاؤں جو مزہ مرشد کے میجانے میں ہے
دیکھ لے پی کر کے ساقی کے ہاتھوں گوئی
اسکو کیا چاہوں می نظر و گواوج محل ہے
مہر خاموشی یہ لب پر حکم کہنے کا نہیں
ڈھونڈنا ہے ڈھونڈ لو ہستی میں پنی یار کو
پیتے ہی اک جام دل میرا منور ہو گیا
کل جو مستی شیلی و منصور میں پانا تھا میں

وہ کلیا میں نہ مسجد میں نہ تجنائزے میں ہے
سریدی مستی کی دولت ایک پیمانے میں ہے
جس پر شیدا ہوں وہ میر دل کے کاشنے میں ہے
ورنہ سارا بھیدا اُس کا میر افسا میں ہے
وہ نہ کعیے میں نہ مسجد میں نہ تجنائزے میں ہے
اللہ اللہ کیا اثر ساقی کے پیمانے میں ہے
آج اے ساقی وہ مستی تیرستا نے میں ہے

کیا بتاؤں ہائے تو نے تو کبھی پی ہی نہیں
 گنج علم مل لدن زاہد یہ خم خانے میں ہے
 عیز مکن ہے خود میں سکامِ جام جائے سراغ
 یار کا بیچین پانا پنے کھو جانے میں ہے

بیان میں ہیں سکتی مری و سوت کہا تک ہے
 کہ دیکھو میرے ای اندر رہیں و آسمان تک ہے
 ہیں گے مجھ سے پوشیدہ کوئی شئی دلوں عالم کی
 رسانی زاہد و میری رہیں لا مرکاں تک ہے
 مٹانے کو مٹاۓ عشق لیکن سوچ لے اتنا
 کہ تیرا بھی تشاں لاریب میرے ہی تشاں تک ہے
 میں اپنی جستجو میں آپ ہی خود کھو گیا ایسا
 سمجھ میں کچھ ہیں آتا مری ہستی کہا تک ہے
 تری ارجمند کے قدر آگل کی اور بھر طہارے
 کہ میری ازندگی یار ب اسی در سوز دہا تک ہے
 روزِ عاشقی سمجھانہ واعظ کونہ سمجھے گا
 وہ سمجھ گا وہیں تک کہ سمجھا سکی جہا تک ہے
 رسائی ہے اہمیں کی بارگاہ کبریادی میں
 رسانی ہے اہمیں کی بارگاہ کبریادی میں
 ازل سے سیہ ہستی کر رہا ہوں آج تک لیکن
 تہ سمجھا میں اسے اب تک می ہستی کہا تک ہے
 میں پی لیتا ہوں خم کا خم مگر سیری ہیں تو قی
 کہوں کیا جھکو ساتی خواہش مسی ہما تک ہے
 نہ دے چکے مجھ واقف ہوں میں تیری حقیقت
 یہ جوش عشق لے زاہد ترا خوار خان تک ہے
 ن سمجھا رازِ حقیقت بیچین سمجھ گا ہمیں کوئی
 سمجھتے ہیں وہیں تک سب سمجھ جنکی جہا تک ہے

مجھے عشق احمد کا سودا ہمیں ہے
 رموزِ محبت وہ سمجھا ہمیں ہے
 اگر قلب ہو رازِ معشوق سمجھے
 کہ آسان اس کا سمجھنا ہمیں ہے
 مری شکل دیکھو ہے شکلِ محمد
 سرمود را فرق ملتا ہمیں ہے
 نکاتِ حقیقت زمزد لقو و ف
 محمد سوا کوئی سمجھا ہمیں سے

وہ دل کیا بنے جونز دلبر کی صورت
 دہ یوسف نہیں جوز لینا نہیں ہے
 اسے جونز دیکھو وہ اندر چاہنیں ہے
 نہ سمجھو یہ پردا یہ پردا نہیں ہے
 جو تیر کی زگا ہوں کامرا نہیں ہے
 یہ سیستی مری میر انقشہ نہیں ہے
 علی ہے یہ وہ اس میں دھوکا نہیں ہے
 جو پچ پوچھئے تو سوائے محمد
 دہ یوسف نہیں مجھے اب کسی کامرا نہیں ہے

وہ کیا جانے بچین لطفِ محبت
 مزہ عشق کا جس نے چکھا نہیں ہے

بیان ہو و صرف کیا تیرا معین الدین اجمیری
 کہ تو ہے مظہر مولا معین الدین اجمیری
 تری گشان لاثانی تو، یہ سریز دانی
 بشکل مہر تو چکا معین الدین اجمیری
 وجود ذات حق ہے تو توہی موجود ہے ہر سو
 جہاں دیکھا تجھے دیکھا معین الدین اجمیری
 تو بکھر ترجمت کا زمانے کے لئے آتا
 زمین ہند پر آیا معین الدین اجمیری
 بہار گلشن خوبی فروع شیخ محبوبی
 خدا خود ہے ترا شیدا معین الدین اجمیری
 دو عالم میں کہاں تجھسا معین الدین اجمیری
 جمالِ مصطفیٰ ہے تو کمال کبریا ہے تو
 تو، یہ اول توہی آخر توہی باطن توہی ظاہر
 کہاں پھر غیر ہے ترا معین الدین اجمیری
 تو، یہ شیخ کامل میں توہی اکمل مکمل میں
 دل بچین میں کیسے گذر ہو غر کا یترے
 کہ اس پر ہے ترا قبضہ معین الدین اجمیری

سر اپا شمعِ ایمانی محی الدین جیلانی
 محی الدین جیلانی محی الدین جیلانی
 یہ کل اوصاکے معنی محی الدین جیلانی
 دکھانی راہ عرفانی محی الدین جیلانی
 ہے صور مرتفعہ ثانی محی الدین جیلانی
 رسول اللہ کے جانی محی الدین جیلانی
 تمہارا مصحفِ لخِ اصل میں قرآن ناطق ہے
 تمہارا مهد و مری ہستی کیلے ہیں کہاں ہوں اب
 کتم باقی ہوئیں فانی محی الدین جیلانی

تمہارا وصفِ کینا پیچیں سے ہوا شجنیاں
 کتم ہو پیر لاثانی محی الدین جیلانی

نر کیوں نہ ہو یاغ باغ دل درد حُسْن یار ہے
 آنکھوںیں جسکی ہے شیبیہ دل یہی نگار ہے
 عشق میں تیر سے دل ربا مجھ کو ملا ہے یہ صلہ
 آنکھوں کے سامنے ہے تو پھر بھی نہیں قرار ہے
 ساقی خوش دانہ پوچھ حالتِ منے پرست کچھ
 تو نے ازالہ میں دی کھنچی جواب تک ہی خمار ہے
 تیری اداونا ز پر تیری انگاہ شوخ پر
 صدقہ ہے جان تالاں دل بھی مرا نثار ہے
 مجھ بے ستم کر ستم اسیں کمی نہ ہو کجھی
 تیراستم بھی جان من میرے تو پیار ہے
 یہ نہ غلشن ہے خار کیا یہ نہ کھٹک ہے تیر کی
 روزہ کے جھبڑ ہی ہے جو یہ تو زگاہ یار ہے

جسکی تجھے تلاش تھی تو ز جب اس کو پالیا
 بیچیں کس لئے ہے تو کس کا اب انتظار ہے

مشکل ہے آئینہ مری اس میں جمال یار ہے
 دیکھوں نہ بار بار کیوں اسکی یہ یاد گار ہے

عاشق بیقرار کے حال کو پوچھتا ہے کیا
تو بھی ہے سامنے میں بھی ہوں سامنے تیرے
تیر پاکروں نہ کیوں جلا تو ہی بتا دے دربارا
چمکی ادھر ادھر سینے میں جھٹ اُتر کی
صلف ترے خیال یار آکے زابوں جا کہیں
تو ہی ہے چین دل مراثو ہی میرا قرار ہے
یچین شعریں اے خوئی شاعری نہیں

غور سے دیکھئے اگر ددد کی یہ پکار ہے

کیا تجھ سے بتاؤں میں یہ لذت مئے نوشی
اب ہوش کہاں مجھ کو جب آگئی بیہوشی
اس عشق کی منزل کا عالم، ہی نرالا ہے
خاموشی ہے گویا نی گویا نی ہے خاموشی
جلوے نے ترے مجھ کو پکھ جو کیا ایسا
شادی وال مکس کو کہتے ہیں یہ کیا جاں لوں
جب اس نے عطا کی گردی سے بسکدوشی
تصویر تری ہر دم پھرتی ہے لگا ہوں میں
تجھ سے مجھے حاصل اس طرح ہم آغوشی
جب اول و آخر تو اور طاہر و باطن تو
میں پر نے جھا بونکے مستی میں اللہاں لوں
یچین نزاںی ہے مجھ رند کی مئے نوشی

اس کیا بتاؤں اسکا جلوہ کیا ہے کس کو ہوش ہے
قطرے قطرے نالمحق کی صدا آنے لگی
دیکھئے خونِ دلِ عاشق میں کتنا بونشی
رب و انما لو مجھ کو یاد ہے ہوش رُبا
بعد اسکے کیا ہوا مجھ کو کہاں یہ ہوش ہے
اللہاں خاک غاشق میں بھی کتنا بخش ہے

غیر کی ہستی میں اسکو ڈھونڈنا بیکار ہے جب تری ہستی کے آئینے میں وہ پوش ہے
ایک دوسارے سے سیری اسکو ہونی بچال جبکہ اس ساقی تیرا مخوار دریا نوش ہے

یہ رموزِ معرفت بیچیں ہو کیسے بیاں
ہوش اپنا ہے جسے پھر اسکو کس کا ہوش ہے

یہ حذبِ محبت کی تاثیر نظر آئی ہر سمت ترمی صور اے پر نظر آئی
چتوں یہ ترمی ناطالم شمشیر نظر آئی مجروح ہوا سینہ ہر دیکھنے والے کا
تمیری ہی ہرشی میں تصویر نظر آئی سمجھایا محبت، ہی نے رازِ محبت جب
ہر ایک جگہ میری تنویر نظر آئی کعبہ کلیساں میں بخانہ و مسجد میں
جواب عدم میں کل آیا تھا نظرِ محکو کثرت یہ مجھے اسکی تعبیر نظر آئی
کثرت پر حقیقت کی جب میں نظر ڈالی اک لفظِ محبت کی تحریر نظر آئی

جب خاک کیا مجھکو بیچیں محبت نئے
تب اوج ترقی پر تقدیر نظر آئی

پلاکر آج سے ایسی مجھے دیوانہ تو کر دے
لے ہے مطلب کسی سے کچھ نہ یوں بیکار تو کر دے
نہ اتنا تو ابھر لے دردِ دل مجھکو یہ خطرہ ہے
کہ بزمِ عام میں مجھکو کہیں رسوانہ تو کر دے
شراب بخودی ساقی ہو یوں بتا ہے ہر کو کو
نہ حستِ حور و غلام کی ناخواہش تاجِ شہی کی
مجھے جب زید و تقویٰ پار سائی پکھن بنیں کھاتی
اگر سجدہ کرنا ہی بچھے منظور ہے مجھے سے
تو میرے روپ و بارب رُخ جانا نہ تو کر دے

جھنچیچین صدیقو نیں ہونا ہو اگر داخل
دل و جان دین ایمان یار کانڈ رانہ تو کردے

عشی کیا چیز ہے یہ کون بتا سکتا ہے
وصل اس کا تو یوں آسان ہنسیں کے طالب
نہ بنی ہے تنبنی گی یہ کسی سے ہرگز
کچھ گیا جسکی لگا ہو نیں تیر انقل جاں
تیر ہی فضل و کرم ہو تو یہ جی جائے ابھی
غیر کا ہو یہ کے خبر و تلوار سے کام
تو ہی کہم کہ سو ایترے لگا ہوں میں مری
تو اگر چاہے تو بندے کو بنا دے مولा
آش عشق مرے دل میں رکا کرنے چیز

اب وہ کہتے ہیں اسے کون بجا سکتا ہے

مست کیا جائے کہاں کعبہ و بختیانہ ہے
یہ تو دیوانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے
جبکے لے ساتھ بد مست پلاں تو نے
کیا بتاؤں کہ جواب حالت مستا ہے
اب مرے غیر کی کیونکر ہو رسانی مجھیں
چڑھ گئی ہے مئے عرقان کی ایسی مستی
کیا غرض مجھ کو بھلا دیر و حرم سے نا ہد
سر و ہی سر ہے کہ جس سر میں تیر اسودا ہے
دولو عالم میں کوئی اور کہاں یترے سوا
انہی حُسن رہ بختم را تداں کر

میری نظر و نہیں فقط جلوہ جانا نہ ہے
 شمع و شن ہے جہاں پر وہیں پر وانہ ہے
 میری صورت بخدا صورت جانا نہ ہے
 دیکھ لے پی کے تو زاہد یہ وہ پیانہ ہے
 جب کے پیش نظر جلوہ جانا نہ ہے
 ان کے شیدائی سکاندہ سب ہی جڈاگانہ ہے
 جس سمجھا ہے یہ نکتہ وہی فزانہ ہے
 دل کے کانوں سے ذرا سن یہ تیرا بیچیں !

سرتاپا تیری حقیقت کا یہ افسانہ ہے :

ددمدم جو یار کو دیکھا کرے
 دیکھتا چاہے اگر جادو کوئی
 یار کی آنکھوں کا تل تاکا کرے
 ہو مرض کوئی تو ہوا س کا علاج
 درد پنهان دل میں ہو تو کیا کرے
 یار سے صورت بدلنا ہو اگر
 اپنی صورت یار کی سمجھا کرے
 دیکھنا ہو جکور وے مصطفیٰ
 دیکھنا ہی ہے تو دیکھ آپ کو
 عیز سے بیچیں نفرت ہے اُسے
 کیوں نہ پھر عیزوں سے وہ پردہ کرے
 درد پہلو میں اٹھا کرے پر نہ ہرگز درد کا شکوہ کرے
 مار کر جو محبوکو پھر زندہ کرے میں صنم سمجھوں کر اس بت کو خدا

یار جب لپر مے قبضہ کرے
 کیوں نہ میں صدقے کروں قلبِ جگر
 اسکی پیشانی نہ کیوں چمکا کرے
 جسکو حاصل ہے تصور یار کا
 کیوں نہ پھروہ ہر گھڑی ترڑا پکرے
 اسکی آنکھوں کیا ہو جس پھوت
 سرد و منصور سے بڑھ جائے وہ
 جس کے دل پر یار گر القا کرے
 صدقے ان تظروں پہ ہوں یچین میں
 بوفقط دل ہی میرا تا کا کرے

دل میں سما کے میری آنکھوں میں چھاڑا ہے
 مجھکو خیالِ جاناں رہ رہ کے آ رہا ہے
 اب گوہر معانی ساتی لٹا رہا ہے
 لوٹو لو دامن دل پھیلا کے خوب لوٹو
 صورتِ مٹا کے میری اپنی بنارہا ہے
 صدقے خیالِ جاناں تیری مصوڑی کے
 دلکش نرای شکلیں ہر دم نئی ادائیں
 آنکھوں کے تیرے بل کوتا کا کروں نہ کیونکر
 دل بر دکھا دکھا کر مجھکو لبھا رہا ہے
 اے عاشقونِ اکھڑے دیکھو قدم تمہارا
 اس کا نظارہ مجھکو جباد و سکھا رہا ہے
 نیچین دیکھ اسکو تارِ نفس کی صورت
 وہ تجھ میں آ رہا ہے آ آ کے جا رہا ہے

بندے سے اسکو تو نے مولانا بنا دیا ہے
 ہستی کو جس نے اپنی تجھ پر مٹا دیا ہے
 آئینہ مجھکو اسے اپنا بنا دیا ہے
 کیا خوب دیکھنے کو اپنا جمال دلکش
 حق کا پتہ بتا کر حق سے ملا دیا ہے
 میرے کریم نے کیا مجھ پر کرم کیا ہے
 اب ہائے کس بلا میں مجھکو چنسا دیا ہے
 ایک چینِ خواب میں تھا پر عشق نے جگا کر
 تیری نوازشوں کے قربان جاؤں ساتی
 قطرے سے تو نے مجھکو دریا بنا دیا ہے

اعجاز عیسوی ہے یا شعبدہ ہے ترا
نظر وکلے تو نے مارالب سے جلا دیا ہے
ہوش و نواس میرے جانے کدھر سدھاگے
کسی شراب تو نے ساقی پلا دیا ہے
تیری عنائیتوں کا ادنی سے یہ کرشمہ
بندہ بنادے مجھ کو مولا بنا دیا ہے
جب میں ہوں تو ہمیں ہے تو ہے تو سی نہیں ہو
بے چین رازِ حق یہ تھکو بتا دیا ہے

میں سگ ہوں تیر در کا جب اے شہرِ جیلانی
سکیوں بخوبی کا ہو کیوں آئے پریشانی
چھر دل میں نہ روشن ہو کیوں شرحِ ایمانی
جب میرے تصور میں تو ہے شہرِ جیلانی
اپنی ہی حکومت اب کو نین میں پا گا ہوں
پھر کیوں نہ بھلا انکی چمک کا کرے پیشانی
جس جس کے تصور میں ہے روئے شہرِ جیلانی
گردیکھنا ہو دیکھو تم اپنی ہی صورت میں
آئینہ وحدت ہے یہ صورتِ انسانی
دنیا ہو کر عقیقی ہو سب سچے ہیں نظر و نہیں
آتا ہی نہیں خطرہ عیزوں کا مرے دل میں
بیچینِ محبت کی دنیا ہی نزاکی ہے
نادانی ہے دانانی ہے دانانی ہے نادانی

بیچین بیاں کیوں تکر ہو و صرفِ شہرِ جیلانی

وہ شمعِ حقیقت ہے اور مرشدِ لاثانی

پر درے یہ جا بلوں کے مرے دل اٹھا دے
صلوٰۃ تیرے ساقی تو مجھے مجھ سے ملا دے
اوے پر معان آج تو وہ حب م پلا دے
جو لگتے ہی منھ سے مجھے دیوانہ بنادے
مکن ہو تو اُمینہ بن اکر مری تو مجھ کو دکھا دے
بے پرداہ حقیقت مری تو مجھ کو دکھا دے
لے تیر نظر آتیرے صدقے تیرے قرباں
اگر تو مرا درد جگر اور بڑھا دے

وہ تھی نہیں لورگا میں جو تو اپنے سوادے
گھر مجھکو بنانا ہے تو اپنا سبنا دے
چاہے تو جسے مارے جسے چاہے جلانے
منظور ہے سب مجھکو جو تو چلے سزا دے
دنیا تو ہے کیا اس نے خدا کو مجھی بھلا کیا!
بیچین اداوں کو تیری کیوں نہ دعا دے

صورت کو مری صورتِ محظوظ بنادے
دکش و سریلی وہی آواز سنادے
میں کون ہوں کیا ہوں مجھے تنا تو بتا دے
ای شیخ مجھے تو وہی آئیتہ بنادے
گر بر ق نظر اور مرے دل پر گردے
مجھکو تو فقط اپنی محبت میں مٹا دے
رہ رہ کے جو آمد کا تیری مجھکو تپا دے
وہ تیر نظر یار جھٹاٹے تو حبگر میں
جو خاک بنادے مری ہستی کو جلا کر
تونے ہی تو بندے سے بتایا اسے مولا
کیونکر تیرا حسان یہ بیچین مجھلا دے

پڑھو صل علی تم سب محمد مصطفیٰ آئے
نہ تھرا و تھنگا رونہ ما یوس رحمت سے
کھٹا میں چھائیں کھیں کفر و قدالت کی نہ میں

نہاں جس سیئے ذات وحدہ ولاشیک لہ
 خوشالے درد مشتاقاں خوشالے روح بیاراں
 خدا آنام ہے لیکن وہ کیا ہے اور کیسا ہے
 نہ کیوں آئے نظم مشتاق دیداونکو رو حق
 خوشالے عاشق و وقت وصال آیا گئی فرق
 نظامِ دوجہاں جبا و نبیوں سے نہیں سنجلا
 منور و نون عالم کیوں نہ ایچین ہو چا
 نہ کیوں پھیں ہو کوئیں کا جلوہ لگا ہوئیں

دلوں میں مومن صدقیت کے ضیار آئے

کیوں تو اس کے واسطے دلگر ہے
 اپنی ہستی کو مٹا کر دیکھ لے!
 پھیکر کر سیدنا جنگر میں ججھ گئی!
 اے تصور تیرے ہی صدقہ میں یہ
 جب کہوا نکو بلاں میں مہیں
 کہہ کے کن اس نے جو کچھ پیدا کیا
 خاک پائے یار مل جائے اگر
 اے یار تجھے جس نے کہ پہچان لیا ہے
 پچھ بھی تو زاہد یہ میں عشق ذرا سی
 دل کیوں نہ جھکے دیکھ کے اس ہوش حربا کو

مبارک ہو ہی یہ نظر ہڑات خدا آئے
 محمد مصطفیٰ سبکے لئے بنکر دوا آئے
 ہمی تو راز سمجھانے یہاں خیر الور کی آئے
 کہ سترا پا جحمد اسکا بنکر آئینہ آئے
 وہ دلکھوبے حجا بانہ محمد مصطفیٰ آئے
 تو محبوب خلداد نون جہا کے پیشوآ آئے
 کہا کرنز مخفی سے یہاں بدر لدھی آئے

۱

اس لئے یزمانے میں بڑا کام کیا ہے
 چھٹ جائیکا زنگ بخوبیرے سینے من لگا
 پردیہ میں تو اس بست کوئی اور جھپڑا ہے

۱

مقصدِ مرا حاصل ہوا صدقے میں ترے شیخ تو مجھے ملا ہے مجھے حق تجویز سے ملا ہے
ہر شئی میں وہی ہے تو پھر تم کہاں بیچیں
پردے میں تمہارے بھی وہی بول رہا ہے

محمد ہیں کیا کوئی کیا جانتا ہے خدا کو وہ ان کو خدا جانتا ہے
فنا ہو گیا بوجمیت میں ان کی
محمد کا وہ مرتبہ جانتا نہ کے
حقیقت تو یہ ہے کہ مشرک وہی ہے
خدا سے جوان کو حبُّ اجانتا ہے
کوئی جانے کیا ان کی تیخِ ادا کو
پڑی جسی پروہی مزہ جانتا ہے
سو آپ کے سر در بر دو عالم
کہاں کوئی دل کی دوا جانتا ہے
جو شیدا ہے ان کا اہنیں کے وہ در پر
جھکا رہنا سرکار واجانتا ہے
رہوں کیوں نہ بیچیں و بتیاب ہر دم
جو ہے در دل میں خدا جانتا ہے

۲
یہ صدقہ ترے حسن و ناز و ادکے
تور کھلے مجھے اپنا بندہ بنا کے
نگاہوں سے شوخی سے ناز و ادے
کہ بھی درد کا ہم نہ شکوہ کریں گے
نہ ایسا کیا ہے نہ ایسا کریں گے
نقط تیری صورت کوتا کریں گے
میں تیری نگاہوں کا مارا ہوا ہوں
جوم رضی میں آئے تری وہ کے جبا
کہ تیرے ہیں ہم یہ را کہنا کریں گے
تیرے در پر سرلویں ہی پہکا کریں گے
مزہ درد کا تیرے چکھا کریں گے
چُجھا رہنے والے تیر مژگاں جسکریں گے

نحمدہ وصلی اللہ علی رسلہ اکرم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اسکی رحمت و کرم اور حضور ﷺ کے صدقہ اور طفیل سے ہمارے شیخ و پیر و مرشد حضرت مولانا وصوفی باصفا حضرت محمد محبت اللہ شاہ افتخاری قدس اللہ سرہ العزیز الموسوم بہ محمد چھوٹے خاں صاحب المخلص بنجین، کا کام ۱۹۹۲ء میں پہلی بار ”کلام بنجین“ کے نام سے شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہوا۔

اس سلسلے میں جن بزرگوں کا تعاون شامل حال رہا میں ان سب کا شکر گزار ہوں اور جن جن بزرگوں اور بھائیوں سے دعا و شفقت ملی، ان تمام خالصین کا تبدل سے منون ہوں، اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو جزا خیر سے نوازے آئیں۔ حق محمد وآل محمد ﷺ۔

چونکہ پہلی اشاعت کی تمام جلدیں بہت جلد ختم ہو گئی تھیں، اسلئے کئی سالوں سے اسکی دوبارہ اشاعت کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی، لیکن حدود کوشش کے باوجود یہ اہم کام اب تک نہ ہوا تھا، لیکن اس دفعہ سیدی دادا حضور قبلہ علیہ الرحمۃ کے ۶۲ ویں عرس کے موقع پر جب ہمیشہ کی طرح مجھے حاضری نصیب ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے اسباب پیدا فرمادیے الحمد للہ یہ بھی ہمارے دادا حضور کی محبت اور عنایت اور انکا تصرف ہی سمجھتا ہوں کہ ہمارے عزیز بھائی محمد تھی زکی اللہی افتخاری قادری چشتی نے اس ضروری کام کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ اور جسکے بعد میں نے ”کلام بنجین“ کا پرانا کتابت شدہ مسودہ اور چھ ہزار روپیہ (/- ۲۰۰۰) اُنکے حوالے کر دیا۔

اللہ تعالیٰ اُنکی مد فرمائے آمین۔ اور وہ دنوں کے بعد مجھے پانچ سو کا پیال اسکی چھپ کر بجا میں تو سرکار کی بڑی نوازش، بڑا ہی کرم ہو گا اور میں خود کو بہت خوش نصیب جانوں گا!۔ کیونکہ ایں سعادت پرور بازو نیست۔ اشاعت ثانی میں اشاعت اول ہی کا کتابت شدہ مسودہ استعمال کیا گیا ہے، چنانچہ سابقہ اشاعت کی جملہ خوبیاں اور عیوب تمام کی تمام من و عن جوں کی توں آپ کو نظر آئیں۔ مجلت کی بنابری اصلاح شدہ کتابت نہ ہو سکی ہے جسکے لئے میں آپ تمامی لوگوں سے مذکور خواہ ہوں!..... والسلام!

فقیر حقیر عبد مسکین: (ناشر) محمد عبدالحکیم خان محبت اللہی افتخاری قادری چشتی عفی عنہ
موضع: انگلش، پوسٹ: انگلش، ضلع: سیوان، بہار۔